e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ

روزنامہ LUCKNOW

avadhnama

یوپی میں پانچ سینئر آئی پی ایس افسران کا تبادلہ

لکھنؤ (یو این آئی) اترپردیش حکومت نے انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے پانچ سینئر افسران کا تبادلہ کر دیا ہے۔ پولیس ترجمان نے منگل کو بتایا کہ یوپی پاور کارپوریشن لمیٹیڈ کے ڈائرکٹر جنرل آف پولیس ایم کے بشال کو ڈائرکٹر جنرل آف پولیس ہوم گارڈ کے عہدے پر بھیجا گیا ہے جبکہ اڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس پی ٹی سی سیتاپور جے نارائن سنگھ کو یوپی پی سی ایل کے اڈیشنل ڈائرکٹر جنرل کے عہدے پر نامزد کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس پرشانت کمار دوم کو موجودہ ذمہ داری کے ساتھ ساتھ اڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس ہیڈ کوارٹر کا اضافہ چارج سونپا گیا ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس پی اے سی ہیڈ کوارٹر اپیندر کمار اگروال کا تبادلہ انسپکٹر جنرل آف پولیس نوٹیفکیشن انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر کے عہدے پر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹر جنرل آف پولیس ہیڈ کوارٹر میں ویٹنگ میں موجود ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس ستیندر کمار کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل پی اے سی سیکشن کے عہدے پر آگرہ بھیجا گیا ہے۔

آسام کے دھوبری میں درگا پوجا تک دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم

گوہاٹی (یو این آئی) آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنت بسوا شرما نے منگل کے روز کہا کہ ضلع دھوبری کے لئے جاری کردہ ”دیکھتے ہی گولی مارو“ کا حکم درگا پوجا کی تقریبات کے اختتام تک نافذ رہے گا۔ ہمنت شرما نے میڈیا کے نمائندوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا کہ حکم کے نافذ ہونے کے بعد سے دھوبری میں تشدد کا کوئی تازہ واقعہ نہیں ہوا ہے، لیکن اس ہدایت کو قبل از وقت واپس نہیں لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، ”جو بھی دھوبری میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کرے گا، اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سناتن دھرم کے لوگ یہاں اقلیت میں ہیں اور انتہا پسندوں سے ان کی حفاظت ہماری ترجیح ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ حکومت کا مقصد خوف و ہراس پھیلانا نہیں بلکہ آئندہ تہوار کے موسم میں ممکنہ بدامنی کو روکنا ہے۔ انہوں نے کہا ”یہ حکم احتیاطی اقدام کے طور پر نافذ رہے گا۔ ہم اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ درگا پوجا پرامن طریقے سے منایا جائے“۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۳۲۱) لکھنؤ، بروز بدھ ۲۷-اگست ۲۰۲۵ء مطابق ۳/ربیع الاول ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 321 Wednesday , August 27 2025 Pages -8

ہندوستان پر 50 فیصد امریکی ٹیرف، نوٹیفکیشن جاری

روزگار پر بڑھا خطرہ، سرکاری آمدنی گھٹے گی، دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات پر گہرا اثر پڑ سکتا ہے

واشنگٹن/نئی دہلی: (ایجنسی) امریکہ نے بھارت پر تجارتی دباؤ بڑھاتے ہوئے 50 فیصد تک ٹیرف عائد کرنے کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ یہ نیا ٹیرف کل سے نافذ العمل ہوگا۔ اس فیصلے کے بعد بھارت کی برآمدات کو شدید جھٹکا لگنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں روزگار کے مواقع کم ہوں گے اور حکومت کی آمدنی میں بھی کمی آئے گی۔ ماہرین کے مطابق شرح ٹیرف کا سب سے زیادہ اثر ان مصنوعات اور سیکٹروں پر پڑے گا جو براہِ راست امریکی منڈی پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ فیصلہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات پر بھی گہرا اثر ڈال سکتا ہے۔ امریکی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اقدام غیر منصفانہ تجارتی توازن کو درست کرنے کے لیے اٹھایا گیا ہے، تاہم ماہرین اقتصادیات کا ماننا ہے کہ اس کے براہِ راست منفی اثرات بھارتی صنعت اور عام ملازمین پر پڑیں گے۔

دہلی میں سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ حکومت اس فیصلے کے خلاف عالمی تجارتی تنظیم (WTO) میں اپیل پر غور کر رہی ہے۔ وزارتِ تجارت نے کہا ہے کہ یہ یکطرفہ اقدام عالمی تجارتی اصولوں کے خلاف ہے اور اس سے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات پر منفی اثر پڑے گا۔ یہ ٹیرف 27 اگست 2025 کو دوپہر 12:01 بجے (ای ایس ٹی) سے لاگو ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ اس اضافی ٹیکس کے نفاذ کا اعلان پہلے ہی کیا جا چکا تھا لیکن آج ہوم لینڈ سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ نے اس کا نوٹیفکیشن جاری کر کے اسے مؤثر بنانے کی حتمی تاریخ طے کی ہے۔ نوٹس کے مطابق یہ نیا ٹیکس ان تمام ہندوستانی مصنوعات پر لاگو ہوگا جو مذکورہ تاریخ اور وقت کے بعد امریکی مارکیٹ میں کھپت کے لیے رجسٹر ہوں گی یا گودام سے باہر نکالی جائیں گی۔ امریکی نوٹس میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ اقدام روسی حکومت کی جانب سے امریکہ کے خلاف جاری دھمکیوں کے ردعمل کے طور پر لیا جا رہا ہے اور روسی خام تیل خریدنے والے ممالک کو اس پالیسی کے تحت نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

واضح رہے کہ اس سے قبل بھی تجارتی خسارے کے حوالے سے ہندوستانی مصنوعات پر 25 فیصد ٹیکس عائد تھا۔ نئے ٹیرف کے بعد مجموعی طور پر ہندوستانی برآمدات پر ٹیکس کی شرح 50 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جس کے باعث نئی دہلی اور واشنگٹن کے تعلقات میں کشیدگی بڑھنے کے خدشات ہیں۔ اضافی ٹیکس کے نفاذ سے دو روز قبل وزیراعظم نریندر مودی نے احمد آباد میں ایک عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے بالواسطہ طور پر امریکی دباؤ کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان معاشی دباؤ کا مقابلہ کرنے کی اپنی صلاحیت بڑھاتا رہے گا اور کسی صورت چھوٹے صنعت کاروں، دکانداروں، کسانوں اور مویشی پروروں کے مفادات کو نقصان نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔

وزیراعظم نے کہا، ”احمد آباد کی سرزمین سے، گاندھی کی دھرتی سے وعدہ کرتا ہوں کہ چھوٹے صنعت کاروں، دکانداروں، کسانوں اور مویشی پروروں کا مفاد میرے لیے اولین ترجیح ہے۔ دباؤ کتنا ہی کیوں نہ ہو، ہم سہنے کی اپنی طاقت بڑھائیں گے۔“ انہوں نے موجودہ عالمی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا میں معاشی خودغرضی پر مبنی سیاست غالب ہے اور ہر ملک اپنے مفاد میں سرگرم ہے لیکن ہندوستان اپنے عوام اور اقتصادی خودمختاری کے لیے کھڑا رہے گا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق امریکی نوٹیفکیشن سے برآمدات متاثر ہو سکتی ہیں، تاہم مودی حکومت کا موقف ہے کہ وہ بیرونی دباؤ کے بجائے اپنی اقتصادی لچک اور اندرونی طاقت پر انحصار کرے گی۔

موسلا دھار بارش اور لینڈ سلائیڈ نے جموں و کشمیر سے ہماچل تک مچائی تباہی

جموں میں 6 یاتریوں سمیت 10 افراد ہلاک، متعدد زخمی، نشیبی علاقوں سے لوگوں کا فوری انخلا، ہماچل میں معمولات زندگی مفلوج

جموں/شملہ۔ ہندوستان کی کئی ریاستوں میں اس وقت مانسون کی بارش نے مشکل حالات پیدا کر دیے ہیں۔ خصوصاً جموں و کشمیر اور ہماچل پردیش میں بادل پھٹنے کے سبب بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے۔ جموں و کشمیر ایک بار پھر شدید قدرتی آفت کی زد میں آ گیا ہے۔ منگل کے روز شدید بارشوں کے باعث دریاؤں میں طغیانی، زمین کھسکنے اور سیلابی ریلوں نے جموں خطے میں تباہی مچا دی، جس کے نتیجے میں کم از کم 10 افراد جاں بحق جبکہ متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ ترکوٹا پہاڑی پر واقع ویشنو دیوی مندر کے 12 کلومیٹر طویل پیدل راستے پر، ادھکواری کے مقام پر منگل کی شام 3 بجے کے قریب پہاڑ کھسکنے کا واقعہ پیش آیا۔ اس حادثے میں 6 افراد جاں بحق اور 14 زخمی ہو گئے، جبکہ متعدد افراد کے ملبے تلے دبے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حکام کے مطابق ہمکوٹی والے راستے کو پہلے ہی صبح کے وقت بند کر دیا گیا تھا، جب کہ پرانے راستے پر یاترا دوپہر 1:30 بجے تک جاری تھی، جسے بعد ازاں حفاظتی تدابیر کے تحت بند کر دیا گیا۔ پنجاب کے موہالی کی رہائشی کرن نے بتایا، ’ہم درشن کر کے واپس آ رہے تھے کہ اچانک پہاڑ سے پتھر، درخت اور مٹی گرنے لگی۔ میں بمشکل بچی، لیکن زخمی ہو گئی ہوں۔‘ ریسکیو کے لیے فوج کی تین ٹیمیں کٹرا میں تعینات کی گئیں۔ فوج کے مطابق، وہ مقامی انتظامیہ کے ساتھ قریبی رابطے میں ہیں اور متاثرہ علاقوں سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ ڈوڈہ ضلع میں بارش کے باعث چار افراد جاں بحق ہوئے، جن میں سے تین دریا میں گر کر ڈوب گئے اور ایک شخص مکان گرنے سے جاں بحق ہوا۔ کشتواڑ، ریاسی، راجوری، رام بن اور پونچھ سے بھی انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ یہ آفت ایسے وقت میں آئی ہے جب صرف 12 دن قبل 14 اگست کو کشتواڑ کے چسوٹی گاؤں میں کلاؤڈ برسٹ سے 65 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ شدید بارشوں کے باعث موبائل نیٹ ورک، انٹرنیٹ اور بجلی کا نظام کئی علاقوں میں مفلوج ہو چکا ہے۔ فائبر آپٹک کیبلز کے متاثر ہونے سے لاکھوں لوگ رابطے سے محروم ہو گئے ہیں۔ تمام نیٹ ورک سروس فراہم کرنے والے اداروں نے فوری بحالی کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

ہماچل کے کئی مقامات پر شدید بارش کے سبب لینڈ سلائیڈ اور اچانک سیلاب آنے سے معمولات زندگی مفلوج ہو گئی۔ کئی عمارتیں منہدم ہو گئیں اور قومی شاہراہ سے رابطہ ٹوٹ گیا۔ منالی میں بیاس ندی کی آبی سطح اتنی بڑھ گئی کہ پانی منالی کے میدانی علاقوں میں گھس گیا، جس سے منالی-لیہہ قومی شاہراہ دھنس گیا۔ کنور ضلع کے پنوی کھڈ میں بادل پھٹنے سے اچانک سیلاب آ گیا۔ سیلاب کے ساتھ ملبے نے دریائے ستلج کا بہاؤ کچھ دیر کے لیے روک دیا۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ انتظامیہ نے ہوٹر بجا کر لوگوں کو وارننگ دینا شروع کر دی۔ کافی دیر تک بہاؤ رکا لیکن بعد میں بہاؤ اپنے آپ شروع ہو گیا۔ یہ راحت کی بات ہے کہ بادل پھٹنے اور سیلاب کے واقعے میں کسی جانی و مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ دریائے ستلج کے بہاؤ میں یقیناً اضافہ ہوا ہے۔ اس وجہ سے دریا کے آس پاس کے لوگوں کو الرٹ رہنے کو کہا گیا ہے۔ اسی طرح ٹپری کے قریب ایک نالے میں بھی پانی بھر گیا تاہم وہاں بھی کوئی نقصان نہیں ہوا۔ انتظامیہ نے پاگل نالہ کے قریب بلاک شدہ قومی شاہراہ (این ایچ) کو بحال کر دیا ہے۔

یوپی میں کام کرنے والے نوجوانوں کو ملے گی کم از کم اجرت کی گارنٹی

کمپنیاں اپنے ملازمین کا استحصال نہیں کر پائیں گی، یوپی کے ٹیلنٹ کی نہ صرف ملک بلکہ پوری دنیا میں مانگ ہے: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اتر پردیش میں کام کرنے والے ہر نوجوان کو کم از کم اجرت کی ضمانت دی جائے گی اور کوئی بھی کمپنی یا آجر ملازم کا استحصال نہیں کر سکے گا۔ لکھنؤ میں منعقدہ تین روزہ ”روزگار مہا کمبھ 2025“ کے آغاز کے موقع پر انہوں نے کہا کہ بھرتی کرنے والی کمپنیاں اپنے ملازمین کی کم از کم اجرت کو یقینی بنائیں گی، جبکہ اضافی چارجز کی ذمہ داری حکومت برداشت کرے گی۔ یہ نظام باعزت روزگار، ملازمت کے تحفظ اور نوجوانوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش ملک کی پہلی ریاست بن رہی ہے جہاں ہر کام کرنے والے نوجوان کو کم از کم اجرت اور کم از کم تنخواہ کی ضمانت کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ نوجوانوں کو بے پناہ توانائی کا ذریعہ بتاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش کی سب سے بڑی نوجوان آبادی اس ریاست کے لیے خوش قسمتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج یوپی کے ہنر کی ملک اور دنیا میں مانگ ہے اور جو ریاست کبھی روزگار کے لیے ہجرت کا درد سہتی تھی آج وہ روزگار فراہم کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کبھی پورے گاؤں روزگار کے لیے ریاست سے ہجرت کرتے تھے، لیکن آج وہی اتر پردیش اپنے اندر روزگار کے مواقع فراہم کر رہا ہے۔

یہ تبدیلی گزشتہ 8 سالوں میں کی گئی منصوبہ بند کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج یوپی کے ٹیلنٹ کی نہ صرف ملک بلکہ پوری دنیا میں مانگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تقریب وزیراعظم نریندر مودی کے روزگار کے مشن اور ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کا ایک حصہ ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہر نوجوان کو اس کی قابلیت کے مطابق کام ملے۔ ان نوجوانوں کو جہاں بھی موقع ملا، ان نوجوانوں نے اپنی صلاحیتوں اور ہنر سے اپنا لوہا منوایا ہے۔ یوگی نے کہا کہ ریاست میں ”ایک ضلع ایک پروڈکٹ“ (او ڈی او پی) اسکیم کے ذریعے روایتی کاروباری اداروں کو ایک نئی شناخت دی گئی ہے۔ ایم ایس ایم ای سیکٹر میں 96 لاکھ یونٹس کو بحال کیا گیا ہے۔ جب کورونا کی مدت کے دوران 40 لاکھ سے زیادہ تارکین وطن مزدور واپس آئے تو ان ایم ایس ایم ای یونٹوں نے ان میں سے 90 فیصد کو ملازمت دی، اور وہ اب بھی اسی نظام سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ایم ایس ایم ای یونٹوں کو رجسٹر کرنے والے کاروباریوں کو 5 لاکھ روپے کا حفاظتی بیمہ فراہم کیا ہے۔ اگر ہر یونٹ دو سے دس نوجوانوں کو روزگار دے رہا ہے تو ریاست میں لاکھوں کروڑوں لوگوں کو باعزت کام مل رہا ہے۔ اس سے وزیراعظم نریندر مودی کا ووکل فار لوکل اور خود کفیل ہندوستان کا خواب پورا ہو رہا ہے۔ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ روایتی کاریگروں اور دستکاروں کو اعزاز دینے کے لیے ”وشوکرما شرم سمان“ اور ”پی ایم وشوکرما“ اسکیمیں نافذ کی گئی ہیں۔ روایتی کارکنوں جیسے بڑھئی، مستری، لوہار، سنار، کمہار، موچی، حجام کو مفت ٹول کٹس، سستے قرضے اور تربیت دی جا رہی ہے۔ اس کے ذریعے لاکھوں لوگوں کو روزگار اور احترام ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 24 جنوری کو شروع کی گئی ”سی ایم یووا اسکیم“ کے تحت 21 سے 40 سال کی عمر کے نوجوانوں کو بغیر ضمانت کے سود کے قرضے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ یہ سہولت نوجوانوں کو ان کی ذات، مذہب، یا چہرے کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان کے مفادات کے مطابق فراہم کی جا رہی ہے۔ اب تک 70 ہزار سے زائد نوجوان اس اسکیم سے منسلک ہو چکے ہیں اور اپنے ادارے قائم کر چکے ہیں۔ یوگی نے کہا کہ گزشتہ 8 سالوں میں 8.5 لاکھ نوجوانوں کو شفافیت کے ساتھ سرکاری نوکریاں دی گئی ہیں۔ محکمہ پولیس، تعلیم، صحت، زراعت، پی ڈبلیو ڈی اور یونیورسٹیوں میں بھی بڑی تعداد میں تقرریاں کی گئی ہیں۔ اتنے کم وقت میں اتنی بڑی تعداد میں نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں فراہم کرنے والی اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست کے طور پر شمار کی جاتی ہے۔

سوربھ بھاردواج کے گھر ای ڈی کا چھاپہ

نئی دہلی: راجدھانی دہلی میں ہسپتالوں کی تعمیر سے متعلق مبینہ گھوٹالہ پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے منگل کی صبح عام آدمی پارٹی (عآپ) کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر سوربھ بھاردواج کے گھر چھاپہ مارا۔ یہ کارروائی 5590 کروڑ روپے مالیت کے بڑے ہسپتال پروجیکٹ میں بے ضابطگیوں کے الزامات کی بنیاد پر کی گئی۔ اسی معاملے کی تحقیقات دہلی پولیس کی اینٹی کرپشن برانچ (اے سی بی) بھی کر رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق سال 2018-19 میں دہلی حکومت نے 24 ہسپتال منصوبوں کی منظوری دی تھی، جن میں 11 نئے ہسپتالوں کی تعمیر اور 13 پرانے ہسپتالوں کی توسیع شامل تھی۔ ان منصوبوں کی لاگت تقریباً 5590 کروڑ روپے طے کی گئی تھی۔ تاہم الزام ہے کہ یہ منصوبے نہ تو مقررہ وقت پر مکمل ہوئے اور نہ ہی طے شدہ لاگت میں بن پائے۔ بلکہ ان کی لاگت کئی گنا بڑھ گئی اور بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگیوں کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ 22 اگست 2024 کو اس وقت کے اپوزیشن لیڈر وجیندر گپتا نے اے سی بی کو تحریری شکایت دی تھی، جس میں کہا گیا کہ تعمیراتی لاگت کو غیر ضروری طور پر بڑھا کر اور قواعد کو نظرانداز کر کے سرکاری خزانے کا غلط استعمال ہوا۔ شکایت میں براہِ راست سوربھ بھاردواج اور اُس وقت کے وزیر صحت ستیندر جین کا نام لیا گیا۔

سپریم کورٹ نے محفوظ فیصلوں میں تاخیر پر ہائی کورٹس کی سرزنش کی

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے سماعتوں کی تکمیل کے بعد ہائی کورٹس کی طرف سے فیصلے دینے میں تاخیر پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور اسے انتہائی حیران کن قرار دیا ہے۔ جسٹس سنجے کرول اور پرشانت کمار مشرا کی بنچ رویندر پرتاپ شاہی کی طرف سے 2008 سے زیر التواء ایک فوجداری معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ کے عبوری احکامات کو چیلنج کرنے والی اپیلوں کی سماعت کر رہی تھی۔ اس اپیل پر سماعت 24 دسمبر 2021 کو مکمل ہوئی اور اسے احکامات کے لیے محفوظ کر لیا گیا، لیکن کوئی حکم سنایا نہیں گیا، اس طرح یہ معاملہ دوسرے بنچ کے سامنے رکھا گیا۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ جلد نمٹانے کی بار بار درخواستوں کے باوجود ہائی کورٹ نے کوئی فیصلہ نہیں سنایا۔ بنچ نے کل کہا کہ ”یہ انتہائی حیران کن ہے کہ اپیل کی سماعت کی تاریخ سے تقریباً ایک سال تک فیصلہ نہیں سنایا گیا“۔ عدالت نے کہا کہ اسے بارہا ایسے ہی حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے جہاں مقدمے کی سماعت مکمل ہونے کے بعد بھی مہینوں اور بعض معاملات میں سالوں تک فیصلے نہیں سنائے جاتے ہیں۔ انیل رائے بمقابلہ ریاست بہار میں اپنے پہلے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے، عدالت نے اس بات کا اعادہ کیا کہ فیصلے کی بروقت فراہمی انصاف کی فراہمی کے نظام کا ایک لازمی حصہ ہے۔ سپریم کورٹ نے تازہ ہدایات جاری کرتے ہوئے ہر ہائی کورٹ کے رجسٹرار کو ماہانہ رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا جس میں ان مقدمات کی فہرست شامل ہو جس میں فیصلے محفوظ کر لیے گئے ہیں لیکن سنائے نہیں گئے۔

نائب صدر امیدوار سدرشن ریڈی کی لکھنؤ میں اکھلیش سے ملاقات

جو پارٹیاں انڈیا اتحاد میں نہیں، وہ بھی میرا ساتھ دیں: ریڈی

لکھنؤ: انڈیا اتحاد کے نائب صدر کے امیدوار اور سابق جسٹس بی سدرشن ریڈی کا منگل کو لکھنؤ پہنچنے پر اپوزیشن جماعتوں نے پُرجوش استقبال کیا۔ سماج وادی پارٹی کے دفتر میں ریڈی نے پارٹی سربراہ اکھلیش یادو کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ اس موقع پر کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے، راجیہ سبھا رکن پرمود تیواری، شیو پال سنگھ یادو سمیت کئی اپوزیشن رہنما موجود تھے۔ پریس کانفرنس میں سدرشن ریڈی نے واضح کیا کہ نائب صدر کا منصب ایک آئینی عہدہ ہے، کسی سیاسی جماعت کا نہیں۔ انہوں نے کہا، ”یہ انتخاب میری یا کسی جماعت کی جیت یا ہار کا نہیں بلکہ اصولوں اور نظریات کا معاملہ ہے۔ بی جے پی انتخاب کو نظریاتی بنیادوں پر بانٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انصاف کے حامی ارکان پارلیمان اپنی ضمیر کی آواز پر ووٹ دیں گے۔“ ریڈی نے بتایا کہ انہیں انڈیا اتحاد نے متفقہ طور پر امیدوار بنایا ہے اور وہ مختلف ریاستوں میں اراکین پارلیمان سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ”میں دہلی میں اروند کیجریوال اور چنئی میں ایم کے اسٹالن سے ملاقات کر چکا ہوں۔ یوپی کے قائدین سے حمایت حاصل کرنے کے لیے لکھنؤ آیا ہوں۔“

چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب میں وزیر اعظم اپوزیشن لیڈر کی نہیں سنتے: راہل گاندھی

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے وزیراعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ووٹ چوری ان کے سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے، اس لیے وہ من مانی کرتے ہیں جبکہ چیف الیکشن کمشنر اور قائد حزب اختلاف کی تقرری کے دوران ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ ”وزیراعظم فیصلہ کرتے ہیں کہ الیکشن کمشنر کون بنے گا۔ وہاں اپوزیشن لیڈر کی بات بالکل نہیں سنی جاتی۔ سال 2023 میں بی جے پی نے نیا قانون بنایا کہ الیکشن کمشنر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں کیا جا سکتا۔ اس قانون پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسا قانون کیوں بنایا گیا؟

’الرٹ ہو جایئے، اپنے حقوق کی چوری مت ہونے دیجیے‘

ووٹ چوری کے دَم پر امت شاہ نے 40-50 سالوں تک بی جے پی کی حکومت کا کیا دعویٰ، مدھوبنی میں جم غفیر سے راہل - پرینکا کا خطاب

مدھوبنی (ایجنسی) بہار میں کانگریس کی ’ووٹر ادھیکار یاترا‘ اپنے شباب پر ہے۔ آج اس یاترا میں پرینکا گاندھی کی شرکت سے چار چاند لگ گئی۔ راہل گاندھی کی قیادت میں جاری اس یاترا میں پہلے سے ہی لوگوں کی زبردست بھیڑ جمع ہو رہی تھی، اور آج تو ہر جگہ لوگ کھچا کھچ بھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مدھوبنی میں پرینکا گاندھی نے ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کی اس محبت اور حمایت کے لیے شکریہ بھی ادا کیا۔ اس موقع پر انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی پر طنز اور تلخ انداز میں حملہ بھی کیا۔ اپنے خطاب میں پرینکا گاندھی نے لوگوں سے ووٹ چوری کے تئیں بیدار اور محتاط رہنے کی تلقین کی۔ انھوں نے کہا کہ ”ووٹ آپ کی پہچان ہے، آپ کی شہریت کی بنیاد ہے۔ اگر آپ ووٹ چوری ہونے دیں گے تو آپ کی کوئی شناخت نہیں رہے گی۔ آپ کے سبھی حقوق صلب ہو جائیں گے اور آپ کی شہریت بھی ختم ہو جائے گی۔“

وہ التماس والے انداز میں عوام سے مخاطب ہو کر کہتی ہیں کہ ”الرٹ ہو جایئے اور اپنے حقوق کی چوری مت ہونے دیجیے۔“ کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ایک پرانے بیان کو یاد کرتے ہوئے کچھ طنزیہ انداز بھی اختیار کیا۔ انھوں نے عوام سے کہا کہ ”نریندر مودی نے لوک سبھا انتخاب میں آپ سے کیا کہا تھا؟ کہا تھا کہ کانگریس آپ کی بھینس چرا لے گی۔ لیکن ہمیں کیا پتہ تھا، یہ تو خود ووٹ چرا رہے تھے۔ بھینس چھوڑیے، یہ تو آپ کی ووٹ چوری کر رہے تھے۔“ جب پرینکا نے یہ تبصرہ کیا تو وہاں موجود جم غفیر ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے دکھائی دیے۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے مودی حکومت کے ذریعہ کی گئی کچھ دیگر چوریوں کی طرف بھی اشارہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ”مودی حکومت نے آپ کے روزگار چرائے، آپ کے پی ایس یو چرائے، آپ سے ہر سطح پر چوری کی۔ لیکن آپ انہیں اپنا ووٹ مت چوری کرنے دیجیے گا۔“ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے بہار میں جاری ’ووٹر ادھیکار یاترا‘ کے دوران مدھوبنی میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے وزیر داخلہ امت شاہ کے ایک پرانے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے بی جے پی کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ’امت شاہ نے کئی بار کہا ہے کہ بی جے پی حکومت 40-50 سال تک رہے گی۔ پہلے یہ بیان مجھے عجیب لگا، امت شاہ کو کیسے پتہ کہ 40-50 سال تک حکومت چلے گی۔ اب سچائی سامنے آ گئی ہے۔ امت شاہ ایسا اس لیے کہہ پا رہے تھے، کیونکہ یہ لوگ ووٹ چوری کرتے ہیں۔“ راہل گاندھی نے کہا کہ ووٹ چوری کا سلسلہ سالوں سے جاری ہے۔ یہ چوری گجرات (اسمبلی انتخاب) سے شروع ہوئی، پھر پارلیمانی انتخاب میں ووٹوں کی چوری ہوئی۔

یوگی آدتیہ ناتھ پر مبنی فلم، بامبے ہائی کورٹ نے دے دی ریلیز کی اجازت

ممبئی (یو این آئی) بامبے ہائی کورٹ نے پیر کے روز ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی زندگی پر مبنی فلم کی تھیٹر میں نمائش کی اجازت دے دی اور سنٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن کو ہدایت دی کہ وہ فلم The Monk Who Became Chief Minister کو کسی بھی ترمیم یا کٹوتی کے بغیر سرٹیفکیشن جاری کرے۔ جسٹس ریوتی موہتے ڈیرے اور جسٹس نیلا کے گوکھلے پر مشتمل ڈویژن بنچ نے فلم دیکھنے کے بعد اپنے حکم میں کہا کہ ہم نے فلم کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور ہر اعتراض کے نشاندہی والے حصے کو بغور دیکھا ہے لیکن ہمیں کوئی بھی چیز قابل اعتراض نہیں ملی اور نہ ہی کسی ایڈیٹنگ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ عدالت نے سنٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن کے ان احکامات کو بھی کالعدم قرار دیا جن میں فلم میں کٹوتی اور ترمیم کی سفارش کی گئی تھی۔

"او آئی سی" کا اقوام متحدہ میں اسرائیل کی رکنیت معطل کرنے کا مطالبہ

اسرائیل کی جانب سے غزہ پر قبضے اور مکمل فوجی کنٹرول کے اعلان اور کسی بھی بہانے سے فلسطینی عوام کو بے گھر کرنے کی کسی بھی سازش کو سختی سے مسترد کردیا

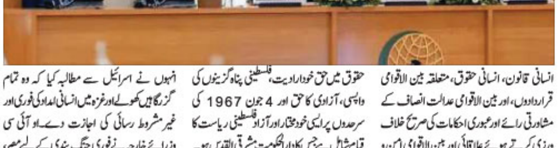

ریاض، 26 اگست (یو این آئی) قابض اسرائیلی افواج کی طرف سے غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف جاری نسل کشی کے جرائم کے پیش نظر اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے وزرائے خارجہ نے اسرائیل کی اقوام متحدہ کی رکنیت کی مطابقت کا مطالعہ کرنے کا مطالبہ کردیا اور کہا ہے کہ اسرائیل رکنیت کی شرائط کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔انہوں نے اقوام متحدہ میں اسرائیل کی رکنیت کو معطل کرنے کے لیے مشترکہ اقدامات کرنے پر بھی زور دیا۔او آئی سی کے وزرائے خارجہ نے اسرائیل کی جانب سے غزہ پر قبضے اور مکمل فوجی کنٹرول کے اعلان اور کسی بھی بہانے سے فلسطینی عوام کو بے گھر کرنے کی کسی بھی سازش کو سختی سے مسترد کردیا اور اس کی شدید مذمت کی۔او آئی سی کے وزرائے خارجہ نے اسرائیلی وزیر اعظم کے ان غیر ذمہ دارانہ اور متکبرانہ بیانات کو بھی سخت الفاظ میں مسترد کردیا جن میں وہ گریٹر اسرائیل کے تصور کا ذکر کرتے ہیں۔ ان بیانات کو انتہا پسندی، اشتعال انگیزی اور ممالک کی خودمختاری پر حملہ قرار دیا گیا جو بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی اور علاقائی و بین الاقوامی امن وسلامتی کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔او آئی سی کے وزرائے خارجہ نے اسے ایک خطرناک اور نا قابل قبول شدت قرار دیا جو غیر قانونی قبضے کو مضبوط کرنے اور طاقت کے ذریعے حقائق مسلط کرنے کی کوشش ہے۔او آئی سی نے کہا یہ غیر قانونی اقدامات بین الاقوامی قانون، بین الاقوامی انسانی قانون، انسانی حقوق، متعلقہ بین الاقوامی قراردادوں، اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے مشاورتی رائے اور عبوری احکامات کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے علاقائی اور بین الاقوامی امن و سلامتی کو خطرہ ہیں۔ یہ تمام نکات او آئی سی وزرائے خارجہ کونسل کے 21 ویں غیر معمولی اجلاس کے اختتامی بیان کے اہم مندرجات کا حصہ تھے۔ یہ اجلاس جدہ میں تنظیم کے جنرل سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا جہاں اسرائیل کی فلسطینیوں پر جاری جارحیت کے نتائج پر بحث کی گئی۔او آئی سی وزرائے خارجہ نے سلامتی کونسل سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ آئندہ ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں میں فلسطینی عوام کے خلاف اسرائیلی جارحیت کے حوالے سے ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کرے۔ اس سلسلے میں کونسل کے رکن ممالک کے وفود کو فلسطین کے ساتھ رابطہ کاری کی ذمہ داری بھی سونپی گئی۔ مسلم وزرائے خارجہ نے پوری مسلم امہ کے لیے فلسطینی مسئلے کی مرکزیت اور فلسطینی عوام کے ناقابل تقسیم حقوق کی تائید کی۔ فلسطینی عوام کے حقوق میں حق خود ارادیت، فلسطینی پناہ گزینوں کی واپسی، آزادی کا حق اور 4 جون 1967 کی سرحدوں پر ایسی خودمختار اور آزاد فلسطینی ریاست کا قیام شامل ہے جس کا دارالحکومت مشرقی القدس ہو۔

او آئی سی کی وزرائے خارجہ کی کونسل کے بیان کے مطابق اجلاس کے شرکا نے غزہ میں شہری بنیادی ڈھانچے کو جان بوجھ کر اور منظم طریقے سے نشانہ بنانے کی شدید مذمت کی۔اسرائیلی قابض افواج کی جانب سے خوراک کی سپلائی چھین، پانی کی سہولیات اور طبی خدمات کی تباہی کی مذمت کی گئی جس کی وجہ سے قحط اور ایک انسانی ساختہ تباہی پیدا ہوئی۔او آئی سی وزرائے خارجہ کے بیان میں تمام فوجی کارروائیوں کو فوری طور پر روکنے اور بین الاقوامی قانون اور انسانی وقار اور انصاف پر مبنی اسلامی اصولوں کے مطابق فوری انسانی امداد کی بلا معاوضہ رسائی کے لیے محاصرہ مکمل اور غیر مشروط طور پر اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔جدہ میں شریک ہونے والوں نے اسرائیل کو نسل کشی کے جرائم، بے مثال انسانی تباہی اور غزہ میں قحط کی مکمل ذمہ داری ٹھہرائی۔ انہوں نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ تمام گزرگاہیں کھولے اور غزہ میں انسانی امداد کی فوری اور غیر مشروط رسائی کی اجازت دے۔او آئی سی وزرائے خارجہ نے فوری جنگ بندی کے لیے مصر، قطر اور امریکہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کی حمایت کی تاکہ قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ ہو سکے۔ اس معاہدے سے بے گھر افراد کو ان کے گھروں یا جو کچھ ان میں سے بچا ہے وہاں واپس آنے میں سہولت ہوگی۔ اسرائیلی قابض افواج غزہ سے مکمل طور پر پیچھے ہٹ جائیں گی اور قاہرہ میں مقررہ تعمیر نو کانفرنس کا انعقاد ہوگا تاکہ غزہ کی امداد اور تعمیر نو کے لیے عرب-اسلامی منصوبہ شروع کیا جا سکے۔اجلاس میں شرکاء نے اپنے بیان میں زور دیا کہ اسرائیل کے جرائم جنگی کا محاسبہ اور جوابدہی ضروری ہے۔ان جرائم میں ننگی جارحیت، نسل کشی، نسلی صفائی، غزہ کا غیر قانونی محاصرہ، بھوک کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا، دیگر نو آبادیاتی آبادکاری کی پالیسیاں، آبادکاروں کی دہشت گردی اور انتہا پسندی، زمینوں پر قبضہ، گھروں کو مسمار کرنا، مسلم اور مسیحی مقدس مقامات پر بار بار حملے، مشرقی القدس اور مغربی کنارے میں فلسطینی زمین کو ضم کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔اجلاس کے شرکاء نے قابض طاقت اسرائیل کی مسلسل ہٹ دھرمی اور دو سال سے غزہ پر جاری جارحیت کے باوجود ثالثوں کی طرف سے جنگ بندی کی کوششوں کو مسترد کرنے کی مذمت کی۔ انہوں نے غزہ میں مجرمانہ فوجی کارروائیوں کو بڑھانے پر اصرار اور جنگ بندی کی اپیلوں کو نظرانداز کرنے کی بھی مذمت کی۔ انہوں نے فلسطینی فریق کی رضامندی کے باوجود ثالثوں کی تازہ ترین تجویز کو اسرائیل کے مسترد کرنے کی شدید مذمت کی۔انہوں نے جارحیت کے تسلسل اور جنگ بندی کی پہل کو جان بوجھ کر نظرانداز کرنے کی مکمل ذمہ داری اسرائیل پر ڈالی جس کے نتیجے میں انسانی بحران مزید سنگین ہو رہا ہے۔جدہ میں او آئی سی کے وزرائے خارجہ کے بیان میں زور دیا گیا کہ قابض اسرائیل کا یہ بڑھتا ہوا رویہ ایک فوری تصفیے تک پہنچنے کے مواقع کو کمزور کر رہا ہے اور خطے کے امن و استحکام کو مزید خطرات سے دوچار کر رہا ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ ان پالیسیوں کو روکنے کے لیے اپنی قانونی، سیاسی اور انسانی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔شرکا نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عالمی برادری کے لیے ضروری ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی طرف سے منظور شدہ انٹیگریٹڈ فوڈ سیکورٹی فیز کلاسیفکیشن (IPC) کے بارے میں ذمہ داری سے کام کرے۔آئی پی سی میں پہلی مرتبہ غزہ میں باضابطہ قحط کا اعلان کردیا گیا ہے۔

غزہ اور دیر البلح پر اسرائیل کی شدید بم باری

درجنوں افراد جاں بحق اور زخمی

غزہ، 26 اگست (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے آج منگل کی صبح غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر شدید فضائی حملے کیے، جن کی سب سے زیادہ شدت غزہ شہر اور دیر البلح میں محسوس کی گئی۔ ان حملوں میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔مقامی ذرائع کے مطابق اسرائیلی لڑاکا طیاروں نے غزہ شہر کی الجلاء اسٹریٹ پر ایک رہائشی فلیٹ کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ایک خاتون اور اس کی شیر خوار بچی جاں بحق ہوگئیں، جبکہ متعدد افراد زخمی ہوئے۔اسی دوران مغربی غزہ کے علاقے الشاطی میں بھی ایک گھر پر بم باری کی گئی۔اس کے ساتھ ہی فضائیہ کی جانب سے شدید فائرنگ کی گئی جس کے باعث مزید ہلاکتیں اور زخمی ہونے کے واقعات پیش آئے۔ لاشوں اور زخمیوں کو مختلف اسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔مشرقی غزہ میں الصبرہ محلے کی ایک رہائشی عمارت پر فضائی اور زمینی گولہ باری کی گئی جس میں کم از کم سات فلسطینی جاں بحق ہوگئے، جبکہ کئی افراد اب بھی ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔شمالی غزہ میں اسرائیلی افواج نے جبالیا میں عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے کا سلسلہ جاری رکھا، اور اس کے ساتھ ہی وسطی و جنوبی غزہ میں بھی فضائی اور توپ خانے کے حملے جاری رہے۔"العربیہ/ الحدث" کی نامہ نگار نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں اسرائیلی بم باری کے نتیجے میں غزہ میں ہلاکتوں کی تعداد 100 تک پہنچ گئی ہے۔مقامی ذرائع کے مطابق اسرائیلی طیاروں نے جبالیا اور التفاح میں متعدد فضائی حملے کیے، اور کچھ مقامات پر بارودی روبوٹ بھی دھماکے سے اڑائے گئے۔ العربیہ/ الحدث کے نامہ نگار نے مزید بتایا کہ جبالیا النزلہ کے علاقے میں ایک گھر اور وسطی غزہ میں ایک مکان کو نشانہ بنایا گیا جس میں مزید شہری جاں بحق ہوئے۔طبی ذرائع کے مطابق گزشتہ چند گھنٹوں میں 92 فلسطینی ہلاک ہوئے ہیں جن میں 6 صحافی بھی شامل ہیں جو جنوبی غزہ کے ناصر میڈیکل کمپلیکس میں ایک عمارت پر حملے میں مارے گئے۔اسرائیلی افواج ان مقامات کو بھی نشانہ بنا رہی ہیں جہاں شہری امدادی سامان کے انتظار میں جمع ہوتے ہیں۔دوسری جانب خان یونس کے ساحل پر قائم بے گھر افراد کے خیمے سمندر کے پانی میں ڈوب گئے، جس سے ان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگیا۔اسرائیلی فضائیہ نے صبح سے ہی غزہ کے مختلف علاقوں پر شدید بم باری اور توپ خانے کے حملے جاری رکھے۔ اس سے پہلے خان یونس کے علاقے المواصی میں بے گھر افراد کے ایک خیمے پر بم باری کی گئی تھی جس میں درجنوں لوگ ہلاک ہوئے۔اسرائیلی فوج نے جنوبی اور مشرقی الصبرہ اور مشرقی التفاح میں بارودی روبوٹ دھماکے سے اڑائے اور جنوب مشرقی غزہ کے الزیتون محلے میں کئی گھروں کو تباہ کیا۔اسی دوران جبالیا کیمپ میں بھی بڑے پیمانے پر مکانات کو اڑایا گیا۔یاد رہے کہ اکتوبر 2023 سے تباہ حال غزہ اسرائیلی محاصرے کی لپیٹ میں ہے۔اگرچہ چند ہفتے قبل اسرائیل نے محدود تعداد میں امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت دی تھی لیکن ان کی تقسیم "غزہ ہیومنٹیرین فاؤنڈیشن" کے تحت کی جا رہی ہے۔اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کو اس عمل سے دور رکھا گیا ہے جس پر عالمی سطح پر تنقید ہوئی۔علاوہ ازیں، عالمی ادارہ صحت کے نمائندے رک پیپرکورن نے چند روز قبل کہا تھا کہ غزہ میں غذائی قلت مشرق وسطی میں پہلی باضابطہ قحط کی صورت اختیار کر چکی ہے۔اسی طرح اقوام متحدہ کی حمایت یافتہ فوڈ سیکورٹی مانیٹرنگ باڈی "انٹیگریٹڈ فوڈ سیکورٹی فیز کلاسیفکیشن" کے ماہرین نے بھی پہلی مرتبہ شمالی غزہ کے حالات کو باضابطہ طور پر قحط قرار دیا ہے۔

اسرائیلی مظاہرین کا کابینہ کے اجلاس سے قبل قیدیوں کی رہائی کے معاہدے کا مطالبہ

تل ابیب، 26 اگست (یو این آئی) غزہ جنگ کے خاتمے اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کرنے والے مظاہرین منگل کی صبح سویرے اسرائیل میں سڑکوں پر نکل آئے۔ ان کا یہ مظاہرہ شام کو ہونے والے سکیورٹی کابینہ کے اجلاس سے قبل سامنے آیا۔اے ایف پی کے صحافیوں نے مظاہرین کو تل ابیب میں سڑکیں بلاک کرتے، اسرائیلی پرچم لہراتے اور قیدیوں کی تصویریں اٹھائے ہوئے دیکھا۔اسرائیلی میڈیا نے اطلاع دی کہ شہر میں امریکی سفارت خانے کی شاخ کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں مختلف وزراء کے گھروں کے باہر بھی ریلیاں نکالی گئیں۔"ایک پیشکش موجود ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ہمارے رہنما مذاکرات کی میز پر بیٹھیں اور کوئی معاہدہ طے ہو جانے تک نہ اٹھیں"، قیدیوں کے خاندانوں کے ایک نمائندہ فورم کے جاری کردہ بیان کے مطابق یہ بات ہیگیٹ چن نے کہی جن کا بیٹا قیدیوں میں شامل ہے۔سکیورٹی کابینہ کے اجلاس کا ایجنڈا باضابطہ طور پر ظاہر نہیں کیا گیا ہے لیکن مقامی اطلاعات ہیں کہ اس میں جنگ بندی اور قیدیوں کی رہائی کا معاہدہ کرنے کے لیے از سر نو مذاکرات ہو سکتے ہیں۔کابینہ نے اگست کے اوائل میں غزہ شہر پر فوجی قبضے کا منصوبہ منظور کیا تھا جس سے قیدیوں کی حفاظت کے لیے نئے خدشات پیدا ہوئے اور حالیہ ہفتوں میں دسیوں ہزار افراد ملک کی سڑکوں پر نکل آئے۔نیتن یاہو نے گزشتہ ہفتے فوری مذاکرات کا حکم دیا تھا جن کا مقصد غزہ میں موجود بقیہ تمام اسیروں کی رہائی کو یقینی بنانا تھا جبکہ غزہ شہر پر قبضے کے لیے ایک نئی جارحیت کے منصوبے پر بھی زیادہ شدت سے زور دیا۔حماس نے اس سے چند دن قبل کہا تھا کہ اس نے ثالثین کی پیش کردہ ایک نئی جنگ بندی تجویز قبول کرلی تھی جس میں ابتدائی 60 دن کی مدت میں اسرائیل کے زیرِ حراست فلسطینیوں کے بدلے اسرائیلی قیدیوں کی رہائی عمل میں آئے گی۔

ہتھیار نہیں ڈالیں گے، اسرائیل جنگ بندی کرے: حزب اللہ

بیروت، 26 اگست (یو این آئی) حزب اللہ نے کہا کہ اسرائیل فوری جنگ بندی کرے، ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔عرب میڈیا کے مطابق حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل نعیم قاسم کا کہنا ہے کہ لبنان کی خودمختاری صرف اسرائیلی جارحیت کے خاتمے کی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے۔نعیم قاسم نے لبنانی حکومت سے کہا کہ وہ اسرائیل کو 2024ء کے جنگ بندی معاہدے کی تکمیل کو یقینی بنانے کو کہے۔ ہماری مزاحمت ایک مضبوط رکاوٹ کے طور پر موجود رہے گی اور اسرائیل کو اس کے مقاصد کے حصول کے لیے روکے گی۔انہوں نے حزب اللہ کو ضم کرنے کا حکومتی اور غیر ملکی مطالبہ مسترد کردیا اور کہا کہ پہلے اسرائیل لبنان کی سرزمین سے جائے، ہمارے قیدیوں کو رہا کرے اور حملے بند کردے۔

غزہ کے ہسپتال پر اسرائیلی حملے کی عالمی مذمت، ٹرمپ بھی ناراض

غزہ، 26 اگست (یو این آئی) متعدد مغربی اور عرب ملکوں اور اقوام متحدہ کی تنظیموں نے غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع خان یونس کے ناصر میڈیکل کمپلیکس پر اسرائیلی حملوں پر غصے اور صدمے کا اظہار کیا ہے ان حملوں کے نتیجے میں 20 افراد شہید ہوگئے جن میں پانچ صحافی بھی شامل ہیں۔العربیہ کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی غزہ کے ایک ہسپتال پر اسرائیلی حملے پر اپنی ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اس کی اطلاع نہیں تھی۔ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں اسے نہیں دیکھنا چاہتا۔لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا ہمیں اس ڈراؤنے خواب کو ختم کرنا ہے۔برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ لامی نے تباہ شدہ پٹی کے جنوب میں ناصر ہسپتال پر اسرائیلی بمباری پر اپنی خوف کا اظہار کیا۔ لامی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ناصر ہسپتال پر اسرائیلی حملے کی وجہ سے مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے۔انہوں نے فوری جنگ بندی اور عام شہریوں، صحت کی دیکھ بھال کے کارکنوں اور صحافیوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔فرانسیسی صدر میکرون نے بھی ہسپتال پر اسرائیلی بمباری کو ناقابل برداشت قرار دیا اور کہا کہ صحافیوں اور عام شہریوں کی حفاظت ہونی چاہیے۔ جرمنی نے بھی پیر کو غزہ پٹی میں ناصر ہسپتال پر اسرائیلی فضائی حملے میں کئی صحافیوں، امدادی کارکنوں اور دیگر عام شہریوں کی ہلاکت پر اپنے صدمے کا اظہار کیا۔مصر نے بھی خان یونس میں ناصر میڈیکل کمپلیکس پر اسرائیلی فوج کے حملے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی اور اسے بین الاقوامی انسانی قانون کی اسرائیلی خلاف ورزیوں کی ایک طویل سیریز کا نیا حصہ قرار دیا۔ قاہرہ نے صحافیوں، طبی اور انسانی کارکنوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنانے پر سخت ناراضی کا اظہار کیا اور غزہ کی پٹی میں فلسطینی عوام کے خلاف اسرائیل کی نسل کشی کے جرائم کو مسترد کرتے ہوئے سلامتی کونسل اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اس خطرناک رویے کو روکنے کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور غزہ پر اسرائیلی جنگ کو روکنے کے لیے مؤثر طور پر مداخلت کریں۔اسرائیل میں فارن پریس ایسوسی ایشن نے غزہ میں ایک ہسپتال پر اسرائیلی حملوں میں بین الاقوامی میڈیا کے لیے کام کرنے والے پانچ صحافیوں کے جاں بحق ہونے کے بعد اپنے غصے اور صدمے کا اظہار کیا۔"ایکس" پر شائع ایک بیان میں ایسوسی ایشن نے کہا کہ یہ واقعہ غزہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے بین الاقوامی میڈیا کے لیے کام کرنے والے صحافیوں پر سب سے خونخوار اسرائیلی حملوں میں سے ایک ہے۔ایسوسی ایشن نے مزید کہا کہ حملوں میں ہسپتال کی بیرونی سیڑھیوں کو نشانہ بنایا گیا جہاں صحافی اکثر اپنے کیمرے لگاتے تھے اور یہ بغیر کسی پیشگی انتباہ کے ہوا تھا۔

اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی (UNRWA) کے ہائی کمشنر فلپ لازارینی نے بھی پیر کو غزہ میں جنگ کے حوالے سے حیران کن عالمی غفلت کی مذمت کی۔ یہ وہ غفلت ہے جو ناصر ہسپتال پر اسرائیلی بمباری کے بعد سامنے آئی۔لازارینی نے "ایکس" پر ایک پوسٹ میں کہا کہ اس بمباری کا مقصد ان آخری آوازوں کو خاموش کرنا ہے جو خاموشی سے بھوک کی وجہ سے بچوں کی اموات کی اطلاع دے رہی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ دنیا کی بے حسی اور غفلت حیران کن ہے۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ترجمان سٹیفن دوجارک نے کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے غزہ میں ناصر ہسپتال کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی حملے میں فلسطینیوں کی اموات کی شدید مذمت کی ہے اور فوری اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔دوجارک نے صحافیوں کو بتایا کہ سیکرٹری جنرل یاد دلاتے ہیں کہ عام شہریوں جن میں طبی کارکن اور صحافی بھی شامل ہیں کا ہر وقت احترام اور تحفظ ضروری ہے۔وہ ان ہلاکتوں کی فوری اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریسس نے غزہ پٹی میں صحت کی دیکھ بھال کے مراکز پر حملے روکنے کا مطالبہ کیا۔ گیبریسس نے "ایکس" پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جبکہ غزہ کے لوگ بھوک کا شکار ہیں، صحت کی دیکھ بھال تک ان کی پہلے سے ہی محدود رسائی بار بار حملوں کی وجہ سے مزید محدود ہو رہی ہے۔ہم صرف اس بات پر زور دے سکتے ہیں کہ صحت کی دیکھ بھال پر حملے بند کریں اور ابھی جنگ بندی کریں۔مرنے والے والے صحافی رائٹرز، ایسوسی ایٹڈ پریس اور دیگر کے لیے کام کر رہے تھے۔ اسرائیلی فوج نے ناصر ہسپتال کے قریب بمباری کا اعتراف کیا اور کہا کہ چیف آف جنرل سٹاف نے تحقیقات کا حکم دیا ہے۔فوج نے مزید کہا کہ وہ صحافیوں کو اس لیے نشانہ نہیں بناتی کہ وہ صحافی ہیں۔فلسطینی پٹی میں سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے فرانس پریس کو بتایا کہ عمارت کو دو مسلسل اسرائیلی فضائی حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔انہوں نے مزید کہا کہ ناصر ہسپتال کے اندر الیاسین میڈیکل عمارت کو ایک اسرائیلی خودکش ڈرون سے نشانہ بنایا گیا اور ہلاک اور زخمی ہونے والوں کو منتقل کرنے کے دوران اس جگہ کو دوسری بار فضائی حملے سے نشانہ بنایا گیا۔مرنے والے صحافیوں میں مریم ابودقہ (ایسوسی ایٹڈ پریس)، معاذ ابو طہ (ایک فری لانس صحافی جنہوں نے رائٹرز سمیت کئی نیوز اداروں کے ساتھ کام کیا)، احمد ابو عزیز، حسام المصری اور محمد سلامہ شامل ہیں۔رائٹرز کے ایک اور کنٹریکٹر فوٹوگرافر حاتم خالد بھی زخمی ہوئے ہیں۔رائٹرز کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ ہمیں غزہ کے ناصر ہسپتال پر آج اسرائیلی حملوں میں ہمارے کنٹریکٹر حسام المصری کی موت اور ہمارے ایک اور کنٹریکٹر حاتم خالد کے زخمی ہونے کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا ہے۔ترجمان نے مزید کہا کہ ہم مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم نے غزہ اور اسرائیل کے حکام سے حاتم کو فوری طبی امداد فراہم کرنے میں ہماری مدد کرنے کی درخواست کی ہے۔ایسوسی ایٹڈ پریس نے بھی ابودقہ اور دیگر صحافیوں کی موت کی خبر پر صدمے اور غم کا اظہار کیا اور کہا کہ ابودقہ ہسپتال میں اکثر واقعات کی کوریج کے لیے موجود رہتی تھیں۔کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس اور رپورٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے اس مہینے کے شروع میں بتایا تھا کہ 22 مہینے سے زیادہ کی اس جنگ میں غزہ میں تقریباً 200 صحافیوں کو مار دیا گیا ہے۔

برازیل نے نئے اسرائیلی سفیر کو مسترد کردیا

برازیلیا، 26 اگست (یو این آئی) برازیل نے اسرائیل کے نئے سفیر کی تقرری کی منظوری دینے سے انکار کر دیا ہے۔اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق برازیل کے، نئے اسرائیلی سفیر کی تقرری مسترد کرنے کے بعد اسرائیل نے اس لاطینی امریکی ملک کے ساتھ اپنے تعلقات کو کم کردیا اور صدر لوئز اناسیو لولا داسلوا کو "ناپسندیدہ شخصیت" قرار دے دیا ہے۔ ان پیش رفتوں نے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی بحران کو مزید گہرا کردیا ہے۔لولا داسلوا کی طرف سے، بروز پیر، کولمبیا کے لئے سابق اسرائیلی سفیر گالی ڈاگان کی برازیل میں تعیناتی کو مسترد کیے جانے کی وجہ سے یہ عہدہ خالی رہ گیا ہے۔ٹائمز آف اسرائیل نے اسرائیلی وزارت خارجہ کے حوالے سے جاری کردہ بیان میں اعلان کیا ہے کہ برازیل کے ساتھ تعلقات اب نچلی سطح پر چلائے جا رہے ہیں۔اسرائیلی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ برازیل نے معمول کے برعکس سفیر ڈاگان کی درخواست کا جواب دینے سے گریز کیا ہے جس کے بعد اسرائیل نے درخواست واپس لے لی ہے اور اب دونوں ممالک کے باہمی سفارتی تعلقات زیریں سطح پر چلائے جا رہے ہیں"۔یہ پیش رفت، غزہ میں اسرائیل کی طرف سے جاری نسل کشی کی وجہ سے، پہلے سے ہی کشیدہ برازیل۔تل ابیب تعلقات میں ایک نئی گراوٹ کی نشاندہی کر رہی ہے۔برازیل نے گذشتہ سال، اسرائیل کی غزہ میں مچائی ہوئی تباہ کاریوں کے خلاف بطور احتجاج، اپنے سفیر کو اسرائیل سے واپس بلا لیا تھا اور اس کے بعد سے کوئی نیا سفیر مقرر نہیں کیا۔برازیل کے صدر لولا داسلوا نے غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں کو نازی کارروائیاں قرار دیا تھا جس کے جواب میں اسرائیل نے انہیں "ناپسندیدہ شخصیت" قرار دے دیا تھا۔صدر لولا داسلوا نے کہا تھا کہ "غزہ کی پٹی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ جنگ نہیں نسل کشی ہے۔یہ دو فوجوں کے درمیان جنگ نہیں ہے بلکہ ایک تربیت یافتہ فوج کی عورتوں اور بچوں کے ساتھ جنگ ہے"۔پیر کے روز، اسرائیل نے لولا داسلوا کی "ناپسندیدہ شخصیت" حیثیت کی دوبارہ تصدیق کی ہے۔برازیل، 2023 سے ہی غزہ میں اسرائیل کی طرف سے جاری نسل کشی کی مخالفت کر رہا اور فلسطین کی حمایت میں آواز بلند کر رہا ہے۔جولائی میں جاری کردہ بیان میں برازیل نے اعلان کیا تھا کہ وہ، بین الاقوامی عدالتِ انصاف آئی سی جے میں اسرائیل کے خلاف جاری نسل کشی مقدمے میں جنوبی افریقہ کی طرف سے شامل ہوگا۔برازیل نے 5 دسمبر 2010 کو فلسطین کو، 1967 کی سرحدوں کے ساتھ، باضابطہ طور پر تسلیم کیا تھا۔

روس سے نیوکلیئر ہتھیار کم کرنے پر بھی بات ہوئی: ٹرمپ

واشنگٹن، 26 اگست (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے روس کے صدر سے نیوکلیئر ہتھیار کم کرنے کے اشو پر بھی بات کی تھی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ وہ روس سے میزائل، نیوکلیئر ہتھیاروں اور دیگر امور پر بھی بات کر رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ اس چیز پر بات کی جا رہی ہے کہ نیوکلیئر ہتھیاروں کو کم کیا جانا چاہیے، اس میں چین کو بھی شامل کیا جائے گا۔

پاکستان اور ترکیہ کا غزہ میں فوری انسانی امداد کی فراہمی کا مطالبہ

اسلام آباد، 26 اگست (یو این آئی) پاکستان اور ترکیہ نے مشترکہ طور پر فلسطینی عوام سے اظہار یکجہتی اور غزہ میں فوری انسانی امداد کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان شفقت علی خان نے بتایا کہ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار کی ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان سے او آئی سی وزرائے خارجہ کونسل اجلاس کی سائیڈ لائنز پر ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں برادر ممالک کے رہنماؤں نے فلسطینی عوام سے یکجہتی کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ غزہ میں فوری انسانی امداد کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔اس موقع پر اسحاق ڈار نے کہا کہ پاکستان ترکیہ سے تعلقات کو وسیع البنیاد شعبوں میں فروغ دینے کا خواہاں ہے۔ گزشتہ روز سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں مسئلہ فلسطین کے حل اور غزہ کی صورتحال کے حوالے سے او آئی سی وزرائے خارجہ کونسل کا 21 واں ہوا جس میں تمام رکن ممالک کے وزرائے خارجہ نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے کہا کہ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ ناقابل قبول اور عالمی امن کیلئے خطرہ ہے، پاکستان اس منصوبے کو سختی سے مسترد اور عالمی برادری سے اسرائیل کے خلاف سخت اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے، اسلام آباد عرب ممالک کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کی حمایت کرتا ہے۔اسحاق ڈار نے کہا کہ 2 سال سے معصوم فلسطینیوں کو بدترین بربریت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور انہیں اجتماعی سزا دی جا رہی ہے، فلسطین میں قحط کی صورتحال ہے اور فوری اقدامات ناگزیر ہیں۔

جرمن حکومت سے پاکستان میں پھنسے افغانوں کی مدد کا مطالبہ زور پکڑ گیا

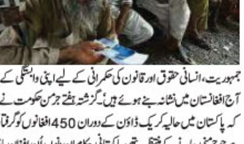

برلن، 26 اگست (یو این آئی) جرمن حکومت پر درجنوں تنظیموں نے زور دیا کہ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے، وہ اُن ہزاروں افغانوں کی مدد کرے جنہیں پاکستان سے جبری طور پر واپس بھیجنے کا خطرہ ہے، حالانکہ برلن نے ماضی میں انہیں پناہ دینے کی پیشکش کی تھی۔ڈان میں شائع رپورٹ کے مطابق جرمن بار ایسوسی ایشن کی جانب سے منظم کی گئی اس اپیل پر 50 سے زائد گروپوں اور اداروں نے دستخط کیے ہیں، ان کا کہنا تھا کہ فوری کارروائی کی ضرورت ہے تاکہ 2 ہزار سے زائد افغان باشندوں کو طالبان کے زیر انتظام افغانستان واپس بھیجے سے بچایا جا سکے۔یہ افغان اُس گروپ کا حصہ ہیں جنہیں جرمنی میں پناہ دینے کی پیشکش کی گئی تھی، مگر اب وہ چانسلر فریڈرک مرز کی سخت امیگریشن پالیسی اور پاکستان میں جاری افغانوں کی ملک بدری کی لہر کے درمیان پھنس گئے ہیں۔ایمنسٹی انٹرنیشنل، رپورٹرز ود آؤٹ بارڈرز اور چرچ کی فلاحی تنظیم کیریتاس سمیت دیگر اداروں نے کہا کہ جرمن حکومت کو اُن افراد کے سیکیورٹی چیکس کے عمل کو 'انتہائی تیز' کرنا ہوگا جنہیں اس اسکیم کے تحت قبول کیا گیا ہے۔بیان میں مزید کہا گیا کہ جن افغانوں کی منظوری ہو چکی ہے انہیں 'فوری طور پر منتقل' کیا جائے، ان تنظیموں کے مطابق خطرے میں وکلا، جج، انسانی حقوق کے کارکن، صحافی اور خاص طور پر کمزور اقلیتوں کے ارکان شامل ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ 'جرمنی ان افراد کے حوالے سے خصوصی ذمہ داری رکھتا ہے جنہوں نے ہم پر اعتماد کیا اور جمہوریت، انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کے لیے اپنی وابستگی کے باعث آج افغانستان میں نشانہ بنے ہوئے ہیں'۔گزشتہ ہفتے جرمن حکومت نے بتایا تھا کہ پاکستان میں حالیہ کریک ڈاؤن کے دوران 450 افغانوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو جرمنی جانے کے منتظر تھے، پاکستانی حکام ان دنوں اُن افغان باشندوں کے خلاف کریک ڈاؤن کر رہے ہیں جن کے پاس قانونی رہائشی دستاویزات نہیں ہیں۔جرمن وزارتِ خارجہ نے پیر کو کہا کہ وہ ان میں سے 200 سے زائد افراد سے رابطے میں ہے جو افغانستان واپس بھیجے جا چکے ہیں۔یہ استقبالی پروگرام سابق چانسلر اولاف شولز کے دور میں 2021 میں طالبان کے قبضے کے بعد قائم کیا گیا تھا، اس کا مقصد اُن افغانوں کو پناہ دینا تھا جنہوں نے افغانستان میں جرمن افواج کے ساتھ کام کیا تھا یا جو طالبان سے خاص خطرے میں تھے۔

سوچھتا ابھیان کے لیے ایک جامع ایکشن پلان نافذ کیا گیا

سوچھتا ہی سیوا مہم پر کابینہ کے وزیر منوہر لال کھٹر کی صدارت میں ورچوئل میٹنگ اختتام پذیر

لکھنؤ:26اگست۔مرکزی ہاؤسنگ اور شہری امور کے وزیر، منوہر لال کھٹر کی صدارت میں کچرے کو ٹھکانے لگانے اور سوچھتا ہی سیوا ابھیان کے حوالے سے ایک اہم ورچوئل جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔میٹنگ میں اتر پردیش حکومت کے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرما نے ریاست میں جاری سوچھتا ہی سیوا سے متعلق سرگرمیوں، کامیابیوں اور اختراعات کے بارے میں تفصیلی معلومات بتائیں۔انہوں نے بتایا کہ ریاست میں سوچھتا ابھیان (صفائی مہم) کو عوامی تحریک کی شکل دینے کے لیے ایک جامع ایکشن پلان نافذ کیا گیا ہے۔ بلدیاتی اداروں کے تعاون سے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، کچرے کو ٹھکانے لگانے، سیوریج ٹریٹمنٹ اور سوچھتا پندرواڑہ جیسے پروگراموں کو مسلسل تیز کیا جا رہا ہے۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما نے بتایا کہ ریاست میں سوچھتا ہی سیوا پروگرام 17 ستمبر سے 2/اکتوبر 2025 تک چلایا جائے گا۔اس مہم کے دوران کئی اہم سرگرمیاں بھی کی جائیں گی۔جناب شرما نے بتایا کہ پچھلے سال سوچھتا ہی سیوا پروگرام 17 ستمبر سے 2/اکتوبر 2024 تک چلایا گیا تھا۔اس کے تحت اتر پردیش سوچھتا کی بھاگداری (شرمدان، جن بھاگداری) پروگرام میں قومی سطح پر پہلے نمبر پر رہا۔کل صفائی کے جزو کے تحت 155 گھنٹے کی مہا صفائی مہم چلائی گئی اور CTU کے تحت تقریباً ایک لاکھ بلیک دھبوں کی نشاندہی کی گئی، جس کی صفائی کے لیے 19 لاکھ سے زیادہ شہریوں نے حصہ لیا اور ان جگہوں کو صاف ستھرا بنایا گیا۔اس پروگرام میں اتر پردیش نے قومی سطح پر دوسرا مقام حاصل کیا۔اس کے ساتھ ساتھ صفائی مترا تحفظ کیمپ، ویسٹ ٹو آرٹ انسٹالیشن، سوچھ فوڈ اسٹریٹ، سوچھ بھارت کلچرل فیسٹ اور ایک پیڑ ماں کے نام جیسی مہم چلائی گئی اور ان سب میں اتر پردیش نے قومی سطح پر پہلا مقام حاصل کیا۔شہری ترقیات کے وزیر نے کہا کہ آج اتر پردیش کے شہروں میں کئی دہائیوں پرانے کچرے کے پہاڑوں کو مکمل طور پر صاف کر دیا گیا ہے اور وہاں پارک اور متاثر کن مقامات بنائے گئے ہیں۔ویسٹ ٹو ونڈر پارک کو میٹل اور ویسٹ میٹریل سے بنایا گیا ہے جو کہ میراثی ویسٹ پروسیسنگ کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔صفائی کے میدان میں اتر پردیش کے کئی شہروں نے پورے ملک میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور سوچھتا سروے 2024 میں ایوارڈ بھی حاصل کیے ہیں۔اس میں لکھنؤ نے تیسرا، آگرہ نے دسواں، غازی آباد کو گیارہواں، پریاگ راج کو بارہواں، کانپور نے تیرہواں، وارانسی نے سترھواں اور علی گڑھ کو چھبیسواں مقام حاصل ہوا۔ شہری ترقی کے وزیر نے بتایا کہ پچھلے سال ایک لاکھ سے زیادہ کوڑے کے خطرے سے دوچار پوائنٹس یا سی ٹی یو (روایتی یا پرانے کچرے کے ڈھیر) کی نشاندہی کی گئی تھی جنہیں وہاں باغات یا پارکس بنا کر مکمل طور پر صاف اور خوبصورت بنایا گیا ہے۔لکھنؤ شہر سے روزانہ پیدا ہونے والے دو ہزار ٹن کچرے کی روزانہ پروسیسنگ کے لیے اب سات سو ٹن صلاحیت کی تین یونٹ کام کر رہی ہیں، جس کی وجہ سے لکھنؤ روزانہ کی بنیاد پر صفر کچرے کا شہر بن گیا ہے۔مرکزی وزیر مسٹر کھٹر نے میٹنگ میں سوچھتا پندرواڑہ منانے کے تفصیلی خاکہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سوچھ بھارت مشن کی کامیابی کے لیے ہر شہری کی شرکت ضروری ہے۔انہوں نے تمام ریاستوں اور اداروں کو ہدایت دی کہ وہ آئندہ سوچھتا پندرواڑہ کو مہم کی شکل میں منائیں اور کچرے کے انتظام اور عوامی بیداری پر خصوصی زور دیا جائے۔اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ شہروں کو کچرے سے پاک اور صاف ستھرا بنانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور جدت کا ہر ممکن استعمال کیا جائے گا۔اس میٹنگ میں تمام ریاستوں کے شہری ترقی کے وزراء نے شرکت کی۔

پنچایتی راج نظام کو مضبوط بنانے کے لیے لیڈرشپ اور صلاحیت کی ترقی کے پروگرام کا عظیم الشان آغاز۔IIT کانپور میں پہلا تربیتی بیچ شروع ہوا

لکھنؤ:26اگست۔اتر پردیش کے پنچایتی راج نظام کو مزید موثر، موثر اور عصری انتظامی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی سمت میں ایک تاریخی پہل کے طور پر، ضلع پنچایت اور علاقائی پنچایت کے نمائندوں اور افسران کی قیادت اور صلاحیتوں کی ترقی" کے لیے پہلے تربیتی بیچ کا باقاعدہ آغاز انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، (آئی آئی ٹی) کانپور میں آج (26اگست کو(2026 کو کیا گیا۔ریاست کے مختلف علاقوں کے نمائندے اور افسران موجود تھے، جس میں قائدانہ صلاحیت، انتظامی کارکردگی، اختراع اور گڈ گورننس پر مبنی موضوعات پر ماہرین کی طرف سے تربیت کا آغاز کیا گیا۔معلوم ہوا ہے کہ جولائی 2025 میں حکومت اتر پردیش کے محکمہ پنچایتی راج اور ملک کے معروف ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ IIT کانپور کے درمیان ایک اہم مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے تھے، جس کے تحت ریاست کے ضلع پنچایت صدور، علاقہ پنچایت سربراہان اور ان کے ماتحت افسران کو سائنس، ٹیکنالوجی اور انتظام سے متعلق جدید طریقوں سے تربیت دینے کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا گیا ہے۔اس تربیتی پروگرام کا مقصد نہ صرف انتظامی کارکردگی کو بڑھانا ہے بلکہ جدت، شفافیت اور جوابدہی کی بنیاد پر مجموعی گاؤں اور علاقائی ترقی کو تیز کرنا ہے۔اس مشترکہ کوشش کے تحت مجموعی طور پر تقریباً 250 عوامی نمائندوں اور عہدیداروں کو مرحلہ وار تربیت دی جائے گی۔IIT کانپور کی طرف سے تیار کردہ یہ خصوصی تربیتی ماڈیول قیادت کی ترقی، پالیسی فیصلہ سازی، پروجیکٹ مینجمنٹ، ڈیٹا تجزیہ، تکنیکی مداخلت، ڈیجیٹل گورننس اور عوامی شرکت جیسے اہم موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔تربیت یافتہ افراد کو عملی تجربات، کیس اسٹڈیز اور انٹرایکٹو سیشن کے ذریعے جدید حکومتی انتظام کی باریکیوں سے آگاہ کیا جائے گا۔IIT کانپور جیسے اعلیٰ تعلیمی ادارے کے ساتھ یہ اشتراک پنچایتی راج اداروں کو نئے دور کے چیلنجوں سے آگاہ، قابل اور جوابدہ بنانے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔یہ ٹریننگ نہ صرف مقامی گورننس کے نظام کے معیار کو بلند کرے گی بلکہ گورننس اور ایڈمنسٹریشن کے آخری دور میں موثر خدمات کی فراہمی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں کے کامیاب نفاذ کو بھی یقینی بنائے گی۔یہ پروگرام "سشکت پنچایت، سمریدھ پردیش" کے اتر پردیش حکومت کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی سمت ایک ٹھوس قدم ہے، جو ریاست کو اختراع پر مبنی، ٹیکنالوجی سے چلنے والے اور عوام پر مرکوز حکومتی نظام کی طرف لے جائے گا۔

انجمن غنچۂ مظلومیہ کی شب داری

لکھنؤ۔انجمن غنچۂ مظلومیہ کی جانب سے امام باڑہ ابوطالب، حسن پوریا میں جاری شب داری کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا یاسوب عباس نے کہا کہ "جو حضرت امام حسین (علیہ السلام) کے دامن سے وابستہ ہو گیا، وہ بے مثال بن گیا"۔انہوں نے کہا کہ کربلا کی ہر قربانی اہم ہے اور ہر شہادت دل سوز ہے۔

اس شب داری میں انجمن معراج الاسلام، ناصر العزا، غلامانِ حسین، معصومیاں حسینیہ، شہیدِ فرات، غنچۂ مہدیہ اور شہیدانِ کربلا نے انجمن غنچۂ مظلومیہ کے شاعر اعجاز زیدی کی دی گئی طرز کی مصرع "شبیر کا غم سب کے مقدر میں نہیں ہے" پر اپنے سلام پیش کیے، جنہیں سن کر حاضرین نے خوب داد دی۔جب مختلف انجمنوں کے نوحے پڑھے گئے تو عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔شب داری کی نظامت اظہر حسین شمی نے انجام دی۔

چھوٹا امام باڑہ حسین آباد میں آج دوسری مجلس سے مولانا فیض عباس مشہدی نے خطاب کیا۔امام باڑہ محمد ڈپٹی عظیم، وزیر گنج میں انجمن شام غریباں کی شب داری کی مجلس سے مولانا تقی رضا نے خطاب کیا۔الوداعی مجلس سے مولانا ارشد حسین موسوی نے خطاب کیا۔مجلس کے بعد علم کی زیارت کرائی گئی۔عزاخانہ اشرف النساء، بنیاد باغ میں مولانا بلال کاظمی نے مجلس سے خطاب کیا۔روضۂ کاظمین میں "ایامِ عزا کی آخری راتیں" کے عنوان سے منعقد مجلس سے مولانا عبید الحسن نقوی نے خطاب کیا۔

انجمن تصویر العزا کی شب داری آج

عزاخانہ ارشاد نواب شاہی، خیرات خانہ، توریا گنج میں بدھ کو انجمن تصویر العزا کی شب داری کی مجلس سے مولانا حسن ظہیر رات 9 بجے خطاب کریں گے۔مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔امام باڑہ مقصدِ حسینی، میپر روڈ پر جوہر حیدر حسینی کی جانب سے منعقدہ مجلس سے مولانا گل رضا نقی بدھ کی شب 30:8 بجے خطاب کریں گے۔

کل کی مجلس: امام باڑہ قصرِ حسنین، کاظمین روڈ پر جمعرات کی شب 9 بجے مولانا صدف جونپوری مجلس سے خطاب کریں گے۔مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔عزاخانہ سکندر آغا، کشمیری محلہ میں مولانا ابوطالب م※دی رات 30:8 بجے مجلس سے خطاب کریں گے۔

انجمن سراج العزا کی شب داری 29 کو

لکھنؤ۔امام باڑہ لاڈو خانم، نخاس میں 29 اگست کو انجمن سراج العزا کی شب داری کی مجلس سے مولانا محمد عسکری رات 9 بجے خطاب کریں گے۔مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

الوداعی مجلس صبح 7 بجے ہوگی، جس سے مولانا فیروز حسین نقوی خطاب کریں گے۔

عزاخانہ حسن فراز میں سالانہ مجلس عزا و شب بیداری آج

لکھنؤ۔۲۶ راگست۔مشہور و معروف شاعر اہلبیت حسن فراز کی رہائش گاہ نزد سی ایم ایس اسکول قبضہ فیکٹری منصور نگر لکھنؤ میں ہر سال کی طرح امسال بھی انشاءاللہ بپابندی وقت شب میں ساڑھے آٹھ (۸:۳۰) بجے قاری فرقان کی تلاوت کلام پاک سے مجلس کا آغاز ہوگا بعدہٗ ممبئی سے آئے ہوئے مہمان شاعر اہلبیت سید مہدی رضوی مہدی بابا، بارگاہ مولا میں منظوم خراج عقیدت پیش کریں گے اور مجلس کو مولانا سید محمد دانش زیدی صاحب خطاب فرمائیں گے بعد مجلس انجمہائے ماتمی نوحہ خوانی وزنی کریں گی مجلس خواتین اسی عزاخانے میں چار ربیع الاول کو دس بجے صبح منعقد ہوگی۔یہ اطلاع حسن فراز کے فرزند حسن نصیر نے دی ہے۔

اگر مجھے اپنے محبوب کو خلق نہ کرنا ہوتا تو میں یہ دنیا ہی نہ بناتا: حدیث قدسی

سنی بورڈ آف انڈیا کے تحت محفل نور کا انعقاد

لکھنؤ پریس ریلیز۔سنی بورڈ آف انڈیا کے تحت محفل نور کا انعقاد بورڈ کے صدر شہاب الدین خاں کی سرپرستی و رفعت شیدا صدیقی کی صدارت میں ہوا اور نظامت عاصم کاکوروی نے کی سرپرست جلسہ شہاب الدین خاں نے ماہ ربیع الاول کی مبارکباد دیتے ہوئے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور روئے زمین پر بہترین اخلاق کو منزل تکمیل تک پہنچا گئے حدیث قدسی کا مفہوم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مجھے اپنے محبوب کو خلق نہ کرنا ہوتا تو میں یہ دنیا ہی نہ بناتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باعث تخلیق عالم ہے۔

پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

مرے سرکار نے جس عہد میں نظم جہاں بدلا
زمانے حشر تک نازاں رہیں گے اس زمانے پر
معید رہبر لکھنوی

ربیع اول کے دن آئے خوشی ہے ساری ملت میں
سجائی جارہی ہیں محفلیں آقا کی مدحت میں
رفعت شیدا صدیقی

مشکلیں دنیا کی اب ثابت کا کیا کر پائیں گی
راستہ فردوس کا جب اس کی منزل ہو گیا
ثابت لکھنوی

حرم کی محترم ہیں ساری چیزیں
کبوتر بھی وہاں کا محترم ہے
عاصم کاکوروی

کرکے فہمی وضو پڑھئے صل علی
لکھئے نعت نبی مصطفیٰ آ گئے
مسعود احمد فہمی

شرکاء میں بلال الدین خاں، شکیل احمد، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں جلسے کا اختتام دعا پر ہوا

ایک امّی نے یوں توڑا فکر کا تار جمود۔علم کے سورج اگائے جہل کی دیوار پر

فیض نبی ہال دوبگا میں جلسہ سیرت النبی و سیرت صحابہ کا انعقاد

لکھنؤ پریس ریلیز۔مرکزی سیرت صحابہ کمیٹی کے زیر اہتمام فیض نبی ہال وقف نور جہاں بیگم ہردوئی روڈ دوبگا میں حسب دستور سابق ماہ ربیع الاول کا دوسرا جلسہ سیرت النبی و سیرت صحابہ اور مشاعرہ نعت و منقبت کا انعقاد ہوا۔حسین الدین خان بلون کی سرپرستی میں ہونے والے آج کے پروگرام کی صدارت ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے کی۔ڈاکٹر مہدی حسن کی تلاوت کلام ربانی سے شروع ہونے اس جلسے میں مہمانان خصوصی کے طور پر صحافی و شاعر ڈاکٹر ہارون رشید نے شرکت کی نظامت کے فرائض خلیل اختر نے انجام دئے۔اس موقع پر خصوصی مقرر مولانا مہدی حسن فہمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ رسول اللہ کی سیرت سارے انسانوں کے لئے ایک نمونے کی حامل مثالی سیرت ہے آپ کی سیرت ہر گوشہ اپنے اندر ہدایت کا پیغام رکھتا ہے رسول کی سیرت کی اہمیت اس لئے بڑھ جاتی ہے کہ اس کے ذریعے بندے اللہ تک پہنچنے کا راستہ اور اس کی مرضی و خوشی پانے ذریعہ بنتی ہے۔

پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

حاجت روا نہیں ہے کوئی بجز خدا کے
حاصل نہ ہوگا کچھ بھی سر در بدر جھکا کے
ڈاکٹر مخمور کاکوروی

ایک امی نے یوں توڑا فکر کا تار جمود
علم کے سورج اگائے جہل کی دیوار پر
ڈاکٹر ہارون رشید

مسرتوں کے چراغوں میں دم عطا کر دے
مرے خدا مجھے آقا کا غم عطا کردے
عرفان لکھنوی

جب کوئی بے کسوں کا سہارا نہیں رہا
پھر رب نے مصطفیٰ کو اتارا زمین پر
معید رہبر لکھنوی

مقدس عرش سے آئی خبر ہے
جہاں میں آمد خیر البشر ہے
نصیر احمد نصیر

کہاں ہم کہاں خاک پائے پیمبر
نہیں ہم تھے لائق مگر دیکھ آئے
ڈاکٹر مہدی حسن فہمی

مجھے سیرت نبی سے یہاں جو بھی کچھ ملا ہے
اسے صدق دل سے اپنے میں عمل میں لا رہا ہوں
عقیل غازیپوری

خدا کی قسم میں اسے جانتا ہوں
ازل سے جسے خود خدا جانتا ہے
عبدالسمیع وفا

درودوں کی صدا گونجی مرے سرکار آتے ہیں
ملک نے مرحبا صل علی کے پھول برسائے
خلیل اختر لکھنوی

ان کے علاوہ محمد اسامہ، محمد شعیب اور جاوید قوال پارٹی نے بھی کلام پیش کیا شرکا میں، محمد عتیق عتیقے، یاسر، ارشد، راجا بابر، فیروز، طاہر، مٹرو، غالب، شہاب الدین، ونو، ظہیر حسن، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔آخر میں صدر مرکزی سیرت صحابہ کمیٹی حسین الدین خاں نے تبرک تقسیم کرتے ہوئے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

ایس پی اور انڈیا اتحاد کے لوگ صرف کرسی کے لیے لڑ رہے ہیں: پاٹھک

لکھنؤ:26اگست،(یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس پر سخت حملہ کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ دونوں پارٹیوں کا 11 ایم ایل سی سیٹوں پر الگ الگ الیکشن لڑنا انڈیا اتحاد کی حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی اور انڈیا اتحاد کے لوگ صرف کرسی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔کانگریس اور ایس پی دونوں ہی عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ایک طرف وہ اتحاد کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف 11 ایم ایل سی سیٹوں کے لیے الگ سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انڈیا اتحاد محض ایک دھوکہ ہے۔یہ اتحاد عوام کو گمراہ کرنے کی ایک اور کوشش ہے جس کا پردہ فاش ہو چکا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ اتحاد صرف موقع پرستی اور اقتدار کی ہوس پر مبنی ہے۔اس میں نہ تو کوئی نظریاتی وابستگی ہے اور نہ ہی عوام کے لیے کوئی سنجیدہ سوچ ہے۔بی جے پی اور این ڈی اے اتحاد کے امیدوار سی پی رادھا کرشنن بھاری مارجن سے جیتیں گے۔انہوں نے کہا کہ عوام کا اعتماد بی جے پی اور این ڈی اے کے ساتھ ہے اور یہی ہندوستانی جمہوریت کی اصل طاقت ہے۔پاٹھک نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کا بیان تضادات سے بھرا ہوا ہے۔انہیں کانگریس کی تاریک تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔اسی کانگریس نے ملک میں ایمرجنسی لگا کر پورے ہندوستان کو جیل میں تبدیل کر دیا۔یہی نہیں، کانگریس نے مختلف اوقات میں عوام کے ذریعے منتخب کی گئی 90 ریاستی حکومتوں کو برطرف کر کے جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستانی جمہوریت کا سیاہ ترین باب ہے، جسے ملک کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔انہوں نے کہا کہ اس دور میں پوری ریاست کہتی تھی کہ دیکھ سپائی۔بیٹیا گھبرائی۔یہی نہیں، ایس پی کے لوگ نعرہ لگاتے تھے "سماج واد کا نعرہ ہے، خالی پلاٹ ہمارا"۔اسمبلی اجلاس کے دوران مافیا اسلحہ سے لدی درجنوں گاڑیوں میں اسمبلی پہنچتا تھا۔اس دور میں اتر پردیش مجرموں کی چراگاہ بنا دیا گیا تھا۔پاٹھک نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارتیہ جنتا پارٹی سیاست میں ایمانداری اور شفافیت کی ایک مثال بن گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج بی جے پی نے خود کو دنیا کی سب سے بڑی پارٹی کے طور پر قائم کیا ہے۔انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ عوام سماج وادی پارٹی اور کانگریس جیسی موقع پرست پارٹیوں کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔

روڈ سیفٹی فرینڈ کے تحت یوپی کے 28 اضلاع کا انتخاب

لکھنؤ: 26 اگست (یو این آئی) مرکزی وزارت روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز اور نوجوانوں کے امور و کھیل کی وزارت کے اشتراک سے شروع کئے جا رہے روڈ سیفٹی فرینڈ پروگرام کے پہلے مرحلے میں اتر پردیش کے کل 28 اضلاع کو شامل کیا گیا ہے، جبکہ پورے ملک میں 100 اضلاع کا انتخاب کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں ٹرانسپورٹ کمشنر برجیش نارائن سنگھ نے منگل کو تمام ضلع مجسٹریٹس کو ایک خط جاری کیا ہے۔محکمہ کے حکام نے بتایا کہ اسی ضلع کے 18 سے 28 سال کے نوجوانوں کا انتخاب کیا جائے گا جن کے خلاف کوئی ٹریفک چالان زیر التوا نہیں ہے۔عام رضا کاروں کے لیے ایک ہفتہ کی تربیت (بشمول ابتدائی طبی امداد) مقرر کی گئی ہے اور سول انجینئرنگ کے گریجویٹس کے لیے 15 دن کی روڈ سیفٹی آڈٹ ٹریننگ تجویز کی گئی ہے۔اس میں، کریش سین کو آرڈینیشن، روڈ سیفٹی آڈٹ/بلیک اسپاٹ اسٹڈی، بیداری اور انگیزمنٹ جیسے آلات کا استعمال لازمی ہوگا۔عہدیداروں کا کہنا ہے کہ ڈسٹرکٹ روڈ سیفٹی کمیٹی سیکشن 215بی، موٹر وہیکلز ایکٹ، 1988 کے تحت ہر ضلع میں اس پروگرام کی نگرانی کرے گی۔

محنت کرنے والے طلبہ کے لیے کوئی ہدف ناممکن نہیں: نیرج کمار اگروال

بانسی/مشہور تعلیمی ادارہ و خانقاہ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر میں ضلع اقلیتی بہبود افسر جناب نیرج کمار اگروال کی آمد پر تعلیمی بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا اس پروگرام کی صدارت پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری، نائب سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و منیجر ادارہ نے کی جبکہ قیادت علامہ علی حسن علوی ازہری، پرنسپل ادارہ نے کی نظامت مولانا اشتیاق احمد قادری اور مولانا قمر عارف ازہری نے انجام دی

پروگرام کے آغاز میں طلبہ نے قرآن پاک کی تلاوت اور نعت شریف پیش کر کے ماحول کو روحانی بنا دیا

پروگرام میں طلبہ نے انگریزی اور عربی زبانوں میں تقاریر پیش کر کے صوبائی حکومت کی تعلیمی اسکیموں کی تعریف کی۔طلبہ نے کہا کہ ان اسکیموں سے تعلیمی معیار بلند ہو رہا ہے اور نئے مواقع فراہم ہو رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ جدید علوم اور زبانوں کا علم انہیں قومی و بین الاقوامی سطح پر مقابلہ کرنے کے قابل بنائے گا مہمان خصوصی نیرج کمار اگروال نے طلبہ کی محنت اور لگن کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایسے ادارے صرف تعلیم کے نہیں بلکہ تہذیب و اخلاق کے بھی مراکز ہیں انہوں نے کہا کہ ایسے مواقع بچوں میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں اور ان کے مستقبل کو سنوارتے ہیں محنت اور لگن سے پڑھائی کرنے والے طلبہ اپنی زندگی میں ہر منزل حاصل کر سکتے ہیں۔سخت محنت سے نہ صرف امتحانات میں کامیابی ملتی ہے بلکہ زندگی میں بڑے مقامات تک پہنچنا بھی ممکن ہے۔ وقت کا صحیح استعمال، باقاعدہ مطالعہ اور خود اعتمادی کامیابی کی کنجی ہیں، انھوں نے مزید کہا کہ

ہماری ترجیح یہ ہے کہ مدارس کے طلبہ بھی جدید تعلیم سے جڑیں اور اچھی تعلیم حاصل کر کے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں آج کا وقت متوازن تعلیم کا ہے، جہاں دینی علم کے ساتھ ساتھ سائنس ریاضی، کمپیوٹر اور دیگر مضامین کی سمجھ بھی طلبہ کو نئی بلندیوں تک لے جاتی ہے

پروگرام میں دار العلوم فیض الرسول کے پرنسپل علامہ علی حسن علوی ازہری نے ادارے کی شاندار تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہاں سے فارغ ہونے والے طلبہ آج دنیا کے مشہور تعلیمی اداروں میں اپنا پرچم لہرا رہے ہیں انہوں نے مزید بتایا کہ دار العلوم فیض الرسول نے ہمیشہ تعلیمی میدان میں بہترین خدمات انجام دی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کے طلبہ ملک و بیرون ملک اپنے علم و کردار سے سماج کا نام روشن کر رہے ہیں

اس موقع پر مفتی شہاب الدین نوری، مفتی نورانی شاہ بدری، مولانا اختر رضا ازہری، مفتی معین الدین ازہری، مولانا عقیل احمد ازہری، مولانا معین اختر جیلانی، مولانا نور الدین ازہری، مولانا مسعود رضا اشرفی، قاری زاہد علی یار علوی، قاری غیاث الدین، مولانا اظہار فیضی، مولانا آفتاب عثمانی، قاری عتیق فیضی، مولانا حسن علوی، سید عقیل احمد، مولانا عبدالرسول سبحانی، مولانا سہیل رضا، حافظ عبدالقادر وغیرہ موجود رہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیار و محبت اور انسانیت کی تعلیم دی: قاری محمد صدیق

لکھنؤ 26 اگست شہر کی تاریخی یکستارہ مسجد اکبری گیٹ میں مرکزی جمعۃ الحفاظ کی جانب سے قدیم سالانہ بارہ روزہ نبیٔ آخر الزماں کا دوسرا جلسہ استاذ الحفاظ حافظ عبدالرشید صاحب صدر مرکزی جمعۃ الحفاظ کی سرپرستی و سید محمد اقبال کے زیر انتظام منعقد ہوا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کے قاری محمد حنظلہ قاری محمد حسن کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارہ دار المبلغین پاٹانالہ چوک کے سینئر استاذ مولانا قاری محمد صدیق صاحب امام و خطیب مسجد سبحانیہ پاٹانالہ چوک نے کہا کہ نبیٔ آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیار و محبت اور انسانیت کی تعلیم دی ہے رسول صرف ایک قوم ذات یا علاقے کے لئے نہیں بلکہ سارے عالم اور ساری انسانیت کی رشد و ہدایت کے لئے مبعوث ک※گ※ قاری محمد صدیق صاحب نے کہا کہ رسالت اور نبوت کی دلیل ہیں حضرات صحابہ کرامؓ رسولؐ کے تمام اوصاف صحابہؓ میں موجود ہیں صداقت ابوبکر صدیقؓ میں عدالت عمر فاروقؓ میں سخاوت عثمان غنیؓ میں اور شجاعت علی مرتضیٰؓ میں لہٰذا محمد الرسول اللہ ﷺ کے طریقوں پر چلنے میں ہی انسانیت کی فلاح ہے قاری صدیق صاحب نے کہا کہ آج دنیا کی مغربی تعلیم و تہذیب مسلمانوں کے گھروں میں پنپ رہی ہے اور اسی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خیال غلط ہے مسلمانوں ہی کی کامیابی نہیں بلکہ سارے انسانوں کی کامیابی اسلامی تہذیب و تمدن میں ہے آج مسلمان اسلام سے بہت دور ہے یہی وجہ ہے کہ طرح طرح کی مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ جناب محمد کیف محمد وارث۔ قاری محمد طہٰ نے نعت و مدح صحابہ کا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا جلسے میں محمد علی خان حاجی حسین عیاض احمد صدیقی ابوبکر حافظ منصور محمد ذیشان وغیرہ موجود تھے جلسے کا اختتام قاری محمد صدیق صاحب کی دعا پر ہوا۔

روس اور امریکہ کے درمیان ہچکولے کھاتی خارجہ پالیسی

ڈاکٹر سلیم خان

یہ عجب تماشا ہے کہ روس سے تیل خریدنے کے سبب امریکہ ہندوستان سے ناراض ہے اور نہ صرف ٹیرف دوگنا کرچکا ہے بلکہ جرمانہ بھی لگا رہا ہے لیکن اسی کے ساتھ ٹرمپ خود پوتن سے ملاقات کرنے کی خاطر الاسکا کا سفر کرتے ہیں۔ یہ بظاہر حیرت انگیز بات ہے لیکن جیسا کہ کسی بچے کو کڑوی گولی کھلانے کی خاطر اس کی ناک دبا کر منہ کھلوانا پڑتا ہے اسی طرح روس کو مذاکرات پر مجبور کرنے کے لیے ہندوستان کو اس سے تیل خریدنے سے روکنا ضروری سمجھا گیا۔ یہ کوئی مفروضہ نہیں ہے بلکہ امریکہ کے نائب صدر وینس اعلان کرچکے ہیں کہ روس کو مذاکرات کی خاطر راضی کرنے کی خاطر ایسا کرنا امریکی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ اس طرح ہندوستان پر دباو ڈال کر پہلے امریکہ نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور اب روسی صدر پوتن ہندوستانی وزیر خارجہ جے شنکر کی پذیرائی کرکے ٹرمپ پر دباو ڈال رہے ہیں۔ ان دونوں ملاوں کے بیچ ہندوستانی خارجہ پالیسی حرام ہورہی ہے اور یہ لوگ فٹبال کی مانند ہمیں ایک دوسرے کی جانب اچھال رہے ہیں۔ یہ کھیل صدر ٹرمپ کے ذاتی عزائم و منصوبوں کے تکمیل کی خاطر ہورہا ہے۔ ان کا واحد ہدف عالمی امن انعام ہے۔ اس کے حصول کی خاطر انہوں نے جنگیں بند کروانے کا شوق پال رکھا ہے۔ وہ ابھی حال میں آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان مختصر ابیض مس ص جنگ بندی معاہدہ پر دستخط کرواکے اپنی پیٹھ تھپتھپا چکے ہیں۔

ٹرمپ بار بار ہندو پاک جنگ بند کروانے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ہندوستان اس کی توثیق نہیں کرتا اور یہی انکار دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کی وجہ بن گیا ہے۔ اس کے برعکس پاکستان اسے تسلیم کرکے ٹرمپ کی خاطر نوبیل امن انعام کی سفارش کردیتا ہے اس لیے جنرل عاصم منیر کو قلیل عرصے میں دوبارا امریکہ بلا کر پذیرائی کی جاتی ہے۔ ان کو عظیم انسان کہہ کر چڑھایا جاتا ہے اور امریکہ کی سرزمین پر ہندوستان کو دی جانے والی ایٹمی جنگ کی دھمکی کو بھی نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ ٹرمپ کے نزدیک ان کے اپنے اور چہیتوں کے سارے قصور قابل معافی ہیں۔ ٹرمپ منفرد شاہانہ مزاج کے حامل حکمراں ہیں۔ وہ اختلاف ہضم نہیں کرپاتے اس لیے ہندوستان اور یوکرین سے ناراض ہیں۔ اس کے برعکس پاکستان اور روس ان کی تعریف کرکے اپنا الو سیدھا کرلیتے ہیں۔ پاکستان کی طرح پوتن نے بھی یہ کہہ کر ٹرمپ کو خوش کردیا کہ اگر وہ پچھلا انتخاب جیت جاتے تو 2022 میں جنگ نہ ہوتی حالانکہ یہ تنازع 2014 سے جاری ہے ساڑھے تین سال قبل تو بس اس میں شدت آئی۔ صدر بننے سے قبل ٹرمپ 24 گھنٹے کے اندر جنگ بند کروانے کا دعویٰ کررہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے پوتن کو 8/اگست تک جنگ بند کرنے کی ڈیڈ لائن بھیدی تھی مگر جنگ تو بھڑکتی ہی چلی گئی۔

ٹرمپ پوتن کے درمیان حالیہ مذاکرات میں بظاہر پوتن فائدے میں نظر آتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کامیابی تو یہ ہے کہ انہوں اپنے اولین دشمن یوروپ اور امریکہ کے درمیان دراڑ ڈال دی۔ ان کا دوسرا ہدف امریکہ کو یوکرین کی پشت پناہی سے محروم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ٹرمپ سے زیلنسکی کی ملاقات کرنے پر راضی کرلیا۔ وہاں ان کے سامنے نہایت مشکل شرائط رکھی گئیں۔ وہ اگر ان کو قبول کریں گے تو ایسا کرنا 9/سالہ جنگ میں شکست کے مترادف ہوگا اور اگر انکار کریں گے تو امریکہ اس کے سر سے اپنا ہاتھ کھینچ لے گا۔ ان شرائط کو منظور کروانے کی خاطر یوکرینی صدر زیلنسکی کو وائٹ ہاؤس مس گ بلایا گیا۔ انہوں نے امریبا صدر ٹرمپ کے ساتھ مٹنگر کے بعد کہا، ''مس یٰ نے تصدیق کی، اور تمام یورپی رہنماؤں نے مربی حمایت کی، کہ ہم پوتن کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کے لے تارہس م۔'' یوکرینی رہنما نے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ ''کسی بھی فارمٹ'' مس ابغیر کسی پیشگی شرط کے پوتن کے ساتھ ملاقات کی خاطر راضی ہس ے''۔ یہ پوتن سمیت ٹرمپ کی بہت بڑی کامیابی ہے اس لیے امریبس صدر بولے کہ ان کی زیلنسکی اور یورپی رہنماؤں کے ساتھ ملاقات ''انتہائی کامیاب'' رہی۔

صدر ٹرمپ نے یہ مژدہ بھی سنا دیا کہ ملاقات کے بعد انہوں نے صدر پوتن کو فون کا ی اور ان کے ساتھ صدر زیلنسکی کے درماکن ملاقات کا انتظام شروع کردیا گیا ہے۔ ان مذاکرات کے انتظامات کرنے ذمہ داری انہوں نے امرلی نائب صدر جے ڈی وینس، وزیر خارجہ مارکو روبیو اور خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف کو سونپ دی۔ ٹرمپ نے یہ اعلان بھی کارکہ ''اس ملاقات کے بعد ہم ایک سہ فریقی اجلاس کریں گے، جس مس دونوں صدور کے ساتھ مس دبھی شامل ہوں گا۔'' یوکرین اور روس کے درمیان امن معاہدہ چونکہ یوروپ کے لیے قابل قبول نہیں ہے اس لیے یورپی ممالک کی جانب سے یوکرین کے لے ان سلامتی کی ضمانتوں پر بھی بات چھڑگئی۔ جرمن چانسلر فریڈرش مرکس نے انکشاف کار کہ روسی صدر ولادیرفت پوتن اور یوکرین کے صدر وولودیری زیلنسکی کی ملاقات آئندہ دو ہفتوں کے اندر ہونے والی ہے۔ لیکن ملاقات کا مقام ابھی طے نہس ان ہوا ہے۔ ان اعلانات کو ٹرمپ کی بے پر کی کہہ کر اڑایا نہیں جاسکتا کیونکہ یورپی کمشنم کی صدر ارزولا فان ڈیر لاین نے بھی واشنگٹن میں یوکرین امن کے لے ان ہونے والے مذاکرات ایک اہم لمحہ قرار دے کر سراہا اور اپنا تعاون پیش کیا۔

ارزولا فان ڈیر لاین نے یورپی رہنماؤں کے ساتھ وائٹ ہاؤس میں یوکرین کی جنگ ختم کرنے کے مقصد سے مذاکرات مس س شرکت کی۔ انہوں نے اس بابت ایکس پر لکھا کہ، ہم یوکرین اور یورپ مس ب امن کے لے ریہاں (امریکہ میں) اتحادی اور دوست کے طور پر، موجود ہس ک۔'' امریکہ کی جانب سے یوکرین کے سامنے رکھی جانے والی تجاویز کا اندازہ ٹرمپ کے اس بیان سے ہوتا ہے جو انہوں نے الاسکا میں پوتن کے ساتھ ملاقات کے بعد دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ 'روس نے یوکرین کے بہت سے علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ہم اس مس سے کچھ علاقہ یوکرین کو واپس کروانے کی کوشش کریں گے۔' اس جملے میں 'کچھ' اور 'کوشش' اہم الفاظ ہیں۔ 'کچھ علاقہ' سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت روس نے یوکرین کے جن علاقوں پر قبضہ کا وہ ہے، ٹرمپ اس کا ایک بڑا حصہ روس کو دینے کے حامی ہس اور 'کوشش' عدم اعتماد کی چغلی کھاتا ہے۔ ٹرمپ کا اعلان کچھ علاقوں کا لنا دین ہوگا اشارہ کرتا ہے کہ مستقبل قریب میں طے ہونے والے معاہدے کے تحت یوکرین کو جملہ پانچ صوبے روس کے حوالے کرنا پڑیں گے۔ یہ پانچ مشرقی صوبے یوکرین کے تقریباً 20 فصد حصے پر محیط ہیں۔

یوکرین صدر ولودی مرر زیلنسکی نے ماضی میں یوکرین کی سرزمین کے حصے بخرے کے تمام منصوبوں کو مسترد کردیا تھا۔ یورپی یونین بھی علاقوں کے 'تبادلے' کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی میں ٹرمپ کو کوئی بڑی سفارتی کامیابی نہیں ملی تھی اور امن کے نوبل انعام کا راستہ صاف نہیں ہوسکا تھا۔ اب تو ٹرمپ کھلے عام روس کے ذریعہ یوکرین پر سب سے بڑے اعتراض کی حمایت کررہے ہیں۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ یوکرین کو یوروپی یونین میں شامل ہونے کی درخواست نہیں کرنی چاہیے۔ وہ بولے یوکرین دراصل یوروپ اور روس کے درمیان ایک بفر زون ہے اور اس کی وہی حیثیت ہونی چاہیے۔ یہی تو روس کا سب سے بڑا مطالبہ تھا مگر چونکہ یوکرین نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کرکے یوروپی ممالک سے پینگیں بڑھائی اس لیے روس نے اس کے بیس فیصد علاقے کو الگ کرکے نیا بفر زون بنادیا۔ یوکرین اگر اس شرط کو قبول کرلے تو جھگڑا ہی ختم ہوجائے گا لیکن روس اب ان نام نہاد آزاد علاقوں کو پھر سے یوکرین میں شامل نہیں ہونے دے گا۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ زیلنسکی کو اس کے لیے راضی کرلیا گیا ہے۔

الاسکا میں یوکرین کے حوالے ٹرمپ اور پوتن کے بیانات کو غور سے دیکھا جائے ان میں ایک خاص قسم کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ چند چھوٹے نکات کے سوا ایک اہم نکتہ باقی ہے۔ اس سے مراد ظاہر ہے علاقوں کا لین دین ہوگا۔ اس کے بالمقابل پوتن امید ظاہر کیکہ 'ہم جس سمجھوتے پر پہنچے ہیں وہ یوکرین میں امن کی راہ ہموار کرے گا۔' قصر ابیض میں یوکرین کے صدر ولودی میرر زیلنسکی کے ساتھ ٹرمپ نے نہایت سخت لب ولہجہ اختیار کیا تھا لیکن الاسکا چوٹی کانفرنس میں ان کا رویہ یکسر مختلف تھا۔ امریکہ اور یوکرین کے درمیان وائٹ ہاؤس کی مجوزہ ملاقات میں ٹرمپ نے پھر سے یہ گیند صدر زیلنسکی کے پالے میں اچھال کر کہہ دیا تھا کہ 'اب یہ زیلنسکی پر منحصر ہے کہ وہ معاملے کو تکمیل تک پہنچائیں۔' الاسکا چوٹی کانفرنس کے بعد پوتن تو خیر ٹرمپ کو اپنے کام میں لگا کر لوٹ گئے مگر اس ملاقات کے بعد امریکی صدر کو واپسی پر واشنگٹن میں تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کو ہدف تنقید بنانے کی اہم وجہ یہ تھی کہ وہ مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں کوئی خاص پیش رفت نہیں کرسکے اور اگر اندر خانے کچھ طے بھی ہوا ہوتو اسے اعلان کے قابل نہیں سمجھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ الاسکا کی مذاکرات کے بعد ہندی فلموں کی مانند خوشی کے شادیانے نہیں بجے اور ٹرمپ کے ڈرامہ کولی یا سانوریہ جیسی کامیابی نصیب نہیں ہوئی بلکہ وہ اودے پور فائلس کی مانند فلاپ ہوگیا۔ ٹرمپ کی امن کے سوداگروالی شبیہ ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئی اور اب اسے سنوارنے کی سعی چل رہی ہے۔ الاسکا چوٹی کانفرنس پر ٹرمپ کے حوالے سے آتش کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

ہندوستانی نظام علم کی عصری معنویت

پروفیسر مشتاق احمد

عالمی تاریخ کے اوراق اس حقیقت کے شواہد پیش کرتے ہیں کہ ہمارا وطن عزیز ہندوستان دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے جس نے علم و فن کے تمام شعبے میں اپنی انفرادیت قائم کررکھی تھی۔ انڈین نالج سسٹم (Indian Knowledge System) یعنی ہندوستانی نظامِ علم دراصل اس عظیم ورثے کا نام ہے جو ہمارے ہزاروں برس کے تجربات، مشاہدات اور فلسفیانہ افکار کے مجموعے ہیں۔ ہندوستان کے قدیم دستاویزات یہ ثبوت پیش کرتے ہیں کہ ہماری درسگاہوں میں صرف روایتی تعلیم کا چلن نہیں تھا بلکہ وہاں زندگی جینے کے جامع طریقہ کار سے واقف کرانے کے اسباق پڑھائے جاتے تھے۔ عصرِ حاضر میں جب عالمی سطح پر ہندوستانی نظامِ علم کی معنویت اور اہمیت پر بحث ہورہی ہے تو اس کی قدر و قیمت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت عالمی سطح پر علمی بحران، ماحولیاتی مسائل اور ذہنی تناؤ جیسے چیلنجز کا سامنا ہے تو ایسے وقت میں ہندوستان کی قدیم ترین درسگاہیں نالندہ، وکرم شیلا اور تکشلا جیسے یونیورسٹی کا درجہ حاصل تھا اور اس عہد میں پوری دنیا کے لئے مثالی ہندوستانی نظامِ علم کا تعلیمی ادارہ تھا، آج اس کی تعلیمات کی عصری معنویت پوری دنیا کے لئے چشم کشا ثابت ہورہی ہے۔ واضح ہو کہ اس وقت پوری دنیا میں ہندوستانی تہذیب و تمدن اور ثقافت کو جاننے کی نہ صرف کوشش ہورہی ہے بلکہ ویدوں، اُپنیشدوں، بدھ اور جین متوں کی تصانیف کے ساتھ ساتھ چانکیہ کے ارتھ شاستر، ناٹیہ شاستر اور مختلف فلسفیانہ مکاتبِ فکر کی گہرائی و گیرائی تک رسائی حاصل کرنے کی جد وجہد جاری ہے۔ قدیم نالندہ اور تکشلا کے نصابات کا تجزیہ کیا جارہا ہے اور اس وقت کے علم و تحقیق کے طریقہ کار پر سنجیدگی سے غور و فکر کیا جارہا ہے۔ ہندوستانی علم فلکیات میں آریہ بھٹ اور علم ریاضی میں برہما گپت کے علاوہ علم طب میں چرک اور سشرت جیسے مفکرین کی تحریروں کا ازسرنو مطالعہ کیا جارہا ہے۔ ایسے وقت میں ہندوستانی نظامِ علم پر اندرونِ ملک بحث و مباحثہ ہونا ایک فطری تقاضہ ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ قدیم ہندوستان کا نظریۂ زیست یہ رہا ہے کہ ''بسودیو کٹمبھ کم''، یعنی ساری دنیا ایک خاندان ہے۔ اس نظریے نے پوری دنیا کو اپنی طرف نہ صرف متوجہ کیا ہے بلکہ یہ سبق بھی دیتا ہے کہ اس وقت عالمی سطح پر جس طرح مذہبی انتہا پسندی پروان چڑھ رہی ہے، حقوق انسانی کی پامالی ہورہی ہے اور انسانی معاشرے میں سماجی ہم آہنگی کے تانے بانے ٹوٹ رہے ہیں، عالمی امن کا شیرازہ بکھر رہا ہے ایسے بحرانی وقت میں ہندوستان کا درسِ حیات پوری دنیا کے لئے مشعلِ راہ بن سکتا ہے۔ ایک غلط فہمی جو اندرونِ ملک عام ہے کہ قدیم ہندوستان میں صرف مذہبی تعلیم کا زور تھا اور گروکل کی تعلیم صرف اور صرف مذہبی افکار و نظریات کو فروغ دینے کا مرکز تھا اب اس غلط فہمی کا ازالہ ہورہا ہے اور یہ حقیقت عام ہورہی ہے کہ قدیم ہندوستان میں نہ صرف مذہبیات بلکہ ریاضی، فلکیات، زرعی سائنس، علم معاشیات اور دیگر سماجی علوم کی تعلیم دی جاتی تھی اور اس کا ایک منظم نظام تھا۔ علم طب کے معاملے میں بھی ہندوستان کے قدیم تعلیمی مراکز اپنی ایک منفرد شناخت رکھتے تھے۔ آیوروید، یوگا، سدھا کے ساتھ ساتھ غیر ملکی یونانی طریقہ علاج کو بھی یہاں فروغ ملا۔ آج جب سائنس اور ٹکنالوجی کے ذریعہ طب کے شعبے میں انقلابات پیدا ہوئے ہیں اور جدید ترین آلات کے ذریعہ سرجری کے کام کو انجام دیئے جارہے ہیں لیکن قدیم ہندوستان میں قدرتی طریقہ علاج کا رواج عام تھا اور اس وقت کی تمام جان لیوا بیماریوں کا علاج ہمارے وید اور حکیم ہی کرتے تھے۔ آج سائنسی ایجادات کے ذریعہ مہلک سے مہلک بیماری کا علاج تو ممکن ہوسکا ہے لیکن یہ علاج اتنا گراں ہے کہ عام لوگوں کے لئے آسان نہیں ہے اور جس کا نتیجہ ہے کہ ہر روز لاکھوں افراد مہلک بیماری کے نہ صرف شکار ہورہے ہیں بلکہ علاج نہیں ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہورہے ہیں۔ ایسے وقت میں قدیم طبی طریقہ کار عام لوگوں کے لئے نہ صرف مفید بخش ثابت ہوسکتے ہیں بلکہ ان کے لئے ارزاں بھی ہے۔

ہم جب ہندوستانی نظامِ علم پر گفتگو کرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ قدیم ہندوستان میں تعلیم کا مقصد صرف روزگار حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ ہمارے تعلیمی اداروں میں شخصیت سازی کا چلن تھا، طلبا کو ایسی تربیت دی جاتی تھا کہ وہ اخلاقی قدروں کا علم بردار ہو اور اپنی سماجی زندگی میں مثالی شخص ثابت ہو۔ اس کے اندر یہ شعور پیدا کیا جاتا تھا کہ اس کی تعلیم دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو اور وہ انسانی جذبات سے ہمیشہ لبریز رہے۔ اس لئے اب ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ ہم اپنے طلبا کی ذہن سازی کے لئے اپنے قدیم نسخۂ تعلیم کی طرف بھی رجوع کریں جیسا کہ نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020ء میں وکالت کی گئی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس پالیسی پر ایماندارانہ عمل ہو اور پورے ملک میں اس کے نفاذ کے وقت اس بات کا خیال رکھا جانا چاہئے کہ ہمارا ملک کثیر المذاہب، کثیر اللسان، کثیر التہذیب و تمدن کا ملک ہے اس لئے کسی بھی طبقے کی دل آزاری نہ ہو اور نہ کسی زبان کو حاشیے پر پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

قدیم ہندوستان میں سنسکرت، پراکرت کے ذخائر موجود ہیں لیکن دیگر علاقائی زبانوں میں بھی علم و ہنر کے خزانے کم نہیں ہیں۔ ادبیات کے مطالعے سے حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ عہدِ قدیم میں بھی ہندوستان میں تحقیق و تنقید کا شعبہ موجود تھا اور خصوصی طور پر سماجی علوم، تہذیب و تمدن کے مطالعے کو اہمیت دی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہندوستانی نظامِ علم میں سنسکرت اور پراکرت جیسی قدیم زبانوں کے فروغ کو اہمیت دی جارہی ہے اور اس کی تعلیم کو مستحکم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میرے خیال میں اس کوشش کو کسی خاص نظریے کی وکالت نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ علم جہاں سے بھی مل سکے اسے حاصل کرنے کی کوشش ہر شخص کو بلا امتیازِ مذہب و فکر و فلسفہ کرنی چاہئے۔ قدیم ہندوستانی صحائف کے مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ہندوستان میں مطالعۂ فطرت کو مقدس علم سمجھا جاتا تھا۔ ویدوں اور اُپنیشدوں میں پہاڑوں، سمندروں، درختوں کو دیوی اور دیوتا کا درجہ دیا گیا تھا۔ سندھ تہذیب کے جو نشانات دستیاب ہیں اس میں بھی اس کی نشاندہی ملتی ہے۔ موہن جوداڑو اور ہڑپہ کی جب کھدائی کی گئی تو وہاں بھی اس طرح کے نشانات عیاں ہوئے ہیں جس میں پیڑ پودوں کی پوجا کی جارہی ہے۔ غرض کہ اس وقت جب پوری دنیا ماحولیاتی بحران کی شکار ہے ایسے وقت میں ہندوستانی نظامِ علم پوری عالمی برادری کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہورہا ہے۔

اس عالمیت کے دور میں ہندوستان اپنے قدیم تعلیمی ورثے کو نہ صرف عام کرنے کی جدوجہد کررہا ہے بلکہ یہ ثابت کررہا ہے کہ عالمی سطح پر ہندوستان کا قدیم ہندوستانی نظامِ علم انسانی معاشرے کے لئے کس قدر مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں یوگا انٹرنیشنل ڈے کا اہتمام، نالندہ کی قدیم یونیورسٹی کی جدید کاری، آیوروید ریسرچ سنٹر کا قیام، یونانی طب کو فروغ دینے کی کوشش جیسے اقدامات ہندوستانی نظامِ علم کی شناخت کو مستحکم کرنے کی کوشش ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں ماضی کی بازیافت کے ساتھ ساتھ حال میں تعلیمی طریقہ کار کو سائنسی ایجادات کے قریب کرنے کی کوشش ہورہی ہے تاکہ ہمارا مستقبل روشن ہو سکے۔ ہندوستان ایسے چیلنج کو قبول کرنے کے لئے نہ صرف تیار ہے بلکہ اپنے ہندوستانی نظامِ علم کے ذریعہ اپنے طریقۂ تعلیم کی اہمیت و افادیت سے پوری دنیا کو باور کرانا چاہتا ہے بلکہ اس سے استفادہ کے لئے اپنے دروازے بھی کھول رہا ہے۔ کیوں کہ ہندوستانی نظامِ علم صرف ماضی کی وراثت نہیں ہے بلکہ حال کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ مستقبل کو روشنی بخشنے والا بھی ہے مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہم اپنے قدیم نظامِ درس کو عصری تقاضوں سے لیس کرکے سائنس اور ٹکنالوجی کی مدد سے پوری دنیا کے لئے ایک مثالی طریقۂ زیست بنا سکتے ہیں۔ بلا شبہ ہندوستانی نظامِ علم میں انسان کو انسانیت کے اسباق سکھانے، فطرت سے ہم آہنگی پیدا کرنے اور سماجی سروکار کا علمبردار بنانے کے اسباق موجود ہیں اور آج پورے انسانی معاشرے کے لئے اسی طرح کی تعلیم کی ضرورت ہے کہ جس سے انسانی معاشرہ انسانی ہمدردی اور اخلاقی قدروں کی پاسداری کا آئینہ بن سکے۔

☆☆☆

موبائل:9431414586

کیا مسلمان اپنی ہی کمزوری کو بنیاد بنا کر کامیابی حاصل کرسکتے ہیں؟

غلام غوث، بنگلور

جن لوگوں نے مولانا لاجمال الدین افغانی کی سوانح حیات اور انکے خیالات کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ انکے دل میں ملت مسلمہ کا اتنا درد اور اتنی فکر تھی کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی ملت مسلمہ اور ساری انسانیت کی بھلائی اور بہبودی کے لئے وقف کر دی۔ انہوں نے انگریزوں کے قبضہ اور ظلم کے خلاف ایسی زوردار آواز اٹھائی کہ انگریزوں نے اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال کر کے انہیں جینے نہیں دیے اور مسلم ممالک نے بھی انہیں استعمال تو کیا مگر انکا ساتھ نہیں دیا۔ سب سے پہلے وہ افغانستان کے وزیراعظم بنائے گئے، پھر ہندستان آئے اور کہا کہ اس ملک کے کروڑوں انسان اگر مکھی کی طرح بھنبھناہٹ شروع کر دیے تو انگریز یہاں ایک دن بھی نہ رک سکیں گے۔ یہاں سے وہ ترکی جسے مرد بیمار کہا جاتا تھا وہاں گئے۔ اس وقت پہلی جنگ عظیم کے بعد سلطنت عثمانیہ زوال پزید تھی اور مصر، مراکش، الجزائر، عراق، شام اور موجودہ سعودی عرب میں ترکی کے خلاف بغاوت کی آگ لگی ہوئی تھی اور مغربی طاقتیں اسکے حصہ بخرے کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ وہاں آپکی خوب آو بھگت ہوئی اور آپ مجلس معارف کے رکن بنکر کئی تجاویز پیش کئے مگر ان پر عمل نہیں ہوا تو وہاں سے مصر چلے آئے۔ آپ آفاقی اسلامیت (Pan Islamism) کا منصوبہ تراش کر مسلمانوں کی ڈوبتی کشتی کو طوفان سے بچانا چاہا مگر مریض (مسلم ممالک) کی کم ظرفی اتنی تھی کہ اس علاج کو پسند نہیں فرمایا۔ مریض ہی خودکشی پر تل جائے تو کون کیا کرے؟۔ (آج یہی حالت ہم میں موجود مسلم دانشوروں اور مذہبی حضرات میں ہے)۔ آپکا مشن جمہوری نظام حکومت تھا جسے بادشاہوں اور ڈکٹیٹروں نے اپنے اقتدار کے کھو جانے کے ڈر سے پسند نہیں کیا۔ آپ مسلم ممالک میں اتفاق و اتحاد چاہتے تھے جسے لوگوں نے کامیاب ہونے نہیں دیا۔ آپ تمام مسلم ممالک کا ایک وفاق آج کے یوروپ اور امریکہ کے North Atlantic Treaty (Organization) کی طرح چاہتے تھے جو ہو نہیں سکا۔ آپکی پلاننگ وقت سے بہت پہلے کی ہوتی تھی۔ آپ اپنے آخری وقت میں حسرت و یاس سے امتی امتی پکارتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئے۔ انکے بعد اتنا بڑا عالم اسلام کی ملت مسلمہ کا درد رکھنے والا اور جدوجہد کرنے والا آج تک پیدا نہیں ہوا۔ انکے حالات پڑھنے اور اس پر کافی غور و فکر کرنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ کوئی بھی صاحب اقتدار (چاہے وہ بادشاہ ہو یا، ڈکٹیٹر، یا منسٹر یا ایم ایل یے یا مسجد کا صدر و سکریٹری) یہ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے اقتدار کو دھکا لگے یا اسکی طاقت بٹ جائے۔ اس وقت تمام مسلم ممالک میں بادشاہ اور ڈکٹیٹر تھے جو کسی بھی عوامی مجلس مشاورت کو برداشت نہیں کرتے تھے بلکہ اسے اپنی طاقت کے بٹ جانے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ انہیں انا، ضد اور طاقت کا نشہ تھا۔ اسلئے وہ اور انگریز دونوں جمال الدین افغانی کے خیالات اور مشوروں سے خائف تھے۔ افغانی کی ناکامی اور مایوسی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں آئندہ اسی ناکامی کو بنیاد بنا کر اور اسی کمزوری پر اور انہیں خیالات پر ایک عمارت قائم کرنا ہے۔ بادشاہوں، ڈکٹیٹروں اور امیروں کے خیالات بدلنے کی کوشش کرنے اور اپنی طاقت بیکار صرف کرنے کے بجائے انہیں کے خیالات، انا، ضد اور طاقت کے نشہ کو بنیاد بنا کر انہیں کے ذریعہ ملت مسلمہ کی بھلائی اور کامیابی کے لئے راستے نکالنا ہے۔ ملکوں کو چھوڑ خود ہمارے اطراف موجود کسی بھی مسجد کو لے لو تو وہاں کے صدر سکریٹری اور ممبر کسی بھی دباو میں اقتدار چھوڑنے تیار نہیں ہوتے۔ ایسے میں انہیں بدلنے کی کوشش کرنے کے بجائے انہیں کے ذریعہ مسجد کے اطراف رہنے والے مسلمانوں کی بھلائی کے کام کروا سکتے ہیں۔ انہیں ہٹانے اور بدلنے کی کوشش کرنے کے بجائے انہیں سے انکے مرنے تک فلاحی کام لیا جاسکتا ہے۔ کئی برسوں تک ایران اور سعودی عرب میں رسہ کشی تھی مگر دونوں مسلم ممالک ہیں اور دونوں بھائی بھائی ہیں۔ دونوں خود کفیل ہیں اور دونوں کا کوئی سرحدی تنازعہ بھی نہیں ہے۔ تو پھر ہر مسلہ چاہے وہ یمن کا ہو یا شام کا یا فلسطین کا اسے بات چیت کے ذریعہ ایک سوچ کے تحت لایا جاسکتا ہے۔ آج حالت یہ ہے کہ سعودی عرب ایران کے ڈر سے کھربوں ڈالر کے ہتھیار خرید چکا ہے اور ایران خود اپنی طاقت بڑھانے کے لئے کھربوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ اگر ایران، عراق، مصر، شام اور سعودی عرب میں مفاہمت ہوجاتی ہے تو پھر اسرائیل سے بھی مفاہمت کی بات ہوسکتی ہے۔ جب اسرائیل یہ دیکھتا ہے کہ عرب ممالک ایک ہوگئے ہیں تو وہ بھی اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ کر میز پر آنے کے لئے تیار ہوجائے گا۔ اسرائیل یہ کبھی نہیں چاہے گا کہ اسکی ایک کروڑ سے بھی کم آبادی تحس نحس ہوجائے کیونکہ یہ ایٹمی بموں، میزائلوں اور کیمیکل ہتھیاروں کا زمانہ ہے۔ اور ویسے بھی ایران آج نیوکلیر پاور بن چکا ہے اور اس کی میزائل کی طاقت، بہت بڑھ گئی ہے۔ کونسا ملک چاہے گا کہ اس کی کم سے کم آدھی آبادی خاک و خون میں مل جائے۔ مغربی ممالک اپنے ذاتی فائیدے کے لئے اس اتحاد کو ضرور توڑنے کی کوشش کریں گے مگر مسلم ممالک کی ہوشمندی اور دور اندیشی کے سامنے انکی ایک نہیں چلے گی۔ آج دنیا میں جتنے بھی سرحدی جھگڑے ہیں اور دوسرے متنازعہ مسلے ہیں وہ سب کے سب مغربی ممالک کے پیدا کردہ ہیں۔ انکا حل صرف بات چیت اور تھوڑا لے اور دے ہے ورنہ یہ مسلے اور پچاس سال بھی جیسے کے ویسے رہیں گے اور کروڑوں ڈالر اور ہزاروں جانیں ضایع ہوتی رہیں گی۔ فلسطین کا مسلہ۔ کشمیر کا مسلہ اور چین و ہندستان کا سرحدی مسلہ اسی طرح آسانی کے ساتھ حل کیا جاسکتا ہے۔ امریکہ افغانستان میں سولہ سال تک دنیا کی سب سے لمبی جنگ لڑا مگر نہ وہ جیت سکا اور نہ ہی طالبان کو ہرا سکا۔ اسکا حل بھی بات چیت رہا جنگ نہیں۔ عرب ممالک اتنے کمزور، بے غیرت اور بے حس ہیں کہ وہ بیت المقدس کو اور پچاس سالوں میں بھی آزاد نہیں کرا سکیں گے اور مغربی ممالک انمیں عربوں کی مدد بھی نہیں کریں گے۔ عرب چاہے اپنے آپکو کتنے ہی طاقتور، با اثر اور اہم سمجھنا چاہے سمجھ لیں مگر وہ دنیا کی نظر میں بیوقوف اور کم عقل ہی ہیں۔ اس حالت کے مدنظر ایک یوروپی دانشور نے مشورہ دیا کہ عرب ممالک بیت المقدس کو اسرائیل سے چھوڑانے کی کوشش ترک کردیں اور بیت المقدس کو اقوام متحدہ کے کنٹرول میں دے دینے کی کوشش کریں اور اسے تینوں مذہبوں کے لئے کھلا اور آزاد رکھ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تجویز کسی بھی مسلمان کو قابل قبول نہیں ہوگی مگر دوسرا راستہ بھی تو نظر نہیں آتا۔ آج وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ عرب ممالک مغربی ممالک کے پندرہ ممالک کے ملٹری اتحاد NATO کی طرح اٹھائیس مسلم ممالک کا METO (Middle east Treaty Organization) بنالیں اور کھربوں ڈالر کے ہتھیار خریدتے رہنے کے بجائے ایران اور مصر یا سعودی عرب نیوکلیر طاقت بن جائیں یا شمالی کوریا اور روس سے نیوکلیر بم خرید کر رکھ لے۔ اب پھر یاد کرو مولانا سید جمال الدین افغانی کو اور انکے مشوروں کو۔ جب یوروپی ممالک ہزاروں نیوکلیر بم رکھ کر بھی اپنے آپکو فرشتہ صفت کہتے نہیں تھکتے تو شمالی کوریا اور ایران کیسے فرشتہ صفت نہیں کہلا سکتے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ شمالی کوریا نے کس ملک پر نیوکلیر بم گرائے؟ سچ بات تو یہ ہے کہ جس ملک کے پاس نیوکلیر ہتھیار ہیں اس پر کوئی دوسرا ملک حملہ نہیں کرتا۔ ایسے میں عرب ممالک اگر ایسے ہتھیار رکھنے کی کوشش کریں تو دوسروں کو کیوں اعتراض ہوگا۔ فلسطینی عوام جنکے پاس جنگی ساز و سامان نہیں ہے وہ مرنے اور مارنے کے سوائے اور کچھ نہیں کرسکتے اور کوئی ان کی مدد نہیں کرسکتا۔ فلسطینیوں نے 7.10.2023 کو جنگ اس لئے چھیڑی تھی کہ وہ اسرائیل کو دو ریاستی حل مان لینے پر مجبور کریں گے اور فلسطینی قیدیوں کو رہا کروائیں گے۔ مگر افسوس کے 60,000 فلسطینی بچے، بوڑھے اور عورتوں کے شہادت کے باوجود بھی یہ دو مقاصد حاصل نہیں ہوئے۔ نہ امریکہ نے اور نہ ہی اسرائیل نے دو ریاستی حل پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ تو پھر ایسی جنگ شروع ہی کیوں کی گئی؟ ایسی جنگ لڑنا ہی کیوں جس سے ہمارا مقصد حل نہیں ہوتا۔ اگر جنگ بندی ہوئی تو کیا ہم اسے فلسطینیوں کی جیت کہہ سکتے ہیں جس میں صرف 1650 اسرائیل میں قید فلسطینیوں کی رہائی کے لئے ہم نے 60,000 فلسطینیوں کی قربانی دے دی۔ آج اگر جنگ بندی ہوئی تو بھی سال دو سال کے اندر پھر جنگ شروع ہوگی اور ہزاروں فلسطینی دوبارہ مارے جائیں گے اور یہ اس وقت تک چلتے رہے گا جب تک دو ریاستی حل عمل میں نہیں آتا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فلسطین کو اردن کے حوالے کردیا جائے جیسے کے وہ 1967 کی جنگ سے پہلے تھا۔ شاید اسرائیل اسے مان لے کیونکہ اسرائیل اور اردن کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ آج امریکہ اور اسرائیل کو جھکانے کے لئے جنگ کی نہیں عرب ممالک کے اتحاد اور عزم و عقلمندی کی ضرورت ہے۔ یہ تمام ایسے الجھے ہوئے مسائل ہیں جن پر ہم سب کو غور کرنا چاہیے۔ (یہ میرا تجزیہ اور نظریہ ہے جو غلط بھی ہوسکتا ہے مگر غور و خوض کرنے پر مجبور ضرور کرے گا)۔

(کیا مسجدوں میں لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے جمعہ کے بیان میں ایسے موضوع بھی شامل کیے جاسکتے ہیں؟)

فون:9980827221

چلتے چلتے

ایوان پارلیمان کے مانسون اجلاس کے اختتامی دن وزیراعظم نریندر مودی کے ایوان میں داخل ہوتے ہی ان کا استقبال ایسے نعروں کے ساتھ کیا گیا جو اخلاقی طور پر درست نہیں کہے جاسکتے، وزیراعظم کا وقار بہر حال لائق احترام ہوتا ہے بھلے ہی ان سے آپ کتنے ہی نظریاتی اختلاف رکھتے ہوں یا ان کے کام کرنے کے طریقے سے آپ اتفاق نہ رکھتے ہوں لیکن ایک وزیراعظم کا پارلیمنٹ کے اندر وقار ہر حال میں محفوظ خاطر رہنا چاہئے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ ابا ہماری سیاست میں سے اخلاقی اقدار کا پوری طرح خاتمہ ہوچکا ہے جس کو جہاں موقع ملتا ہے وہ اپنی حدیں پار کرجاتا ہے۔ پارلیمنٹ کے اندر ووٹ چور گدی چھوڑ' کے نعرے لگانا اخلاقی طور سے قطعی درست نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ہمارے وزیراعظم اور ان کی پارٹی کا جو رویہ رہا ہے اس نے بھی بہت دلوں کو مجروح کیا ہے۔ اور بہتوں کی امیدوں کو توڑا ہے۔ ان کے اس رویہ کو حزب اختلاف ان کی رعونت سے تعبیر کرتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وزیراعظم پارلیمانی کارروائی کے دوران بھی ادائے بے نیازانہ کے ساتھ ملک کے اندر یا باہر کے دوروں میں مصروف رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دہلی میں ہوکر بھی وہ اپنے دفتر کے اندر تقریر کی مشق کررہے ہوتے ہیں لیکن مخالفین کی تقریر سننے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے۔

آخری دن ان کا آنا بہر حال ضروری تھا وہ آئے اور کیمرے کی آنکھ نے جو کچھ دیکھا اسے محفوظ کرکے دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ اس طرح کے استقبال کے بعد انہوں نے اپنی 75/ویں سالگرہ پر ایک بار ہی سہی، سبکدوشی کے بارے میں ضرور سوچا ہوگا۔ بات یہیں تک نہیں رکی بلکہ وزیراعظم کے جانشیں سمجھے جانے والے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی ایوان بالا میں تقریر کے دوران 'تڑی پار، گو بیک' کے نعرے لگے۔ ماضی میں ان کے لیے یہ لقب بہت عرصے تک استعمال ہوتا رہا ہے، لیکن ۱۱/سال قبل پارٹی کا صدر بن جانے اور آگے چل کر وزیراعظم نے ان کو وزیر داخلہ کے عہدے پر فائز کردیا اور وہ ای ڈی وسی بی آئی کا بے دریغ استعمال کرنے لگے تو لوگ خوف کے مارے اس نعرے کو بھول ہی گئے، مگر ایک ایسے وقت میں جبکہ وہ ہر دن وزیراعظم کی کرسی پر براجمان ہونے کے سپنے سجا رہے ہیں 'تڑی پار' کے لقب کی واپسی ان کے لیے بہت بری خبر ہے۔ ایک زمانے میں ایوان بالا میں وزیراعظم نے سینہ ٹھونک کر کہا تھا 'ایک اکیلا سب پر بھاری ہے' لیکن آج کل وہ راجیہ سبھا کے قریب نہیں پھٹکتے۔ آپریشن سیندور اور پہلگام جیسے سنگین مسئلہ پر بحث کا جواب دینے کی خاطر وہاں جانے کی ہمت نہیں جٹا سکے ایسے میں یہ بوجھ ان کے جانشین کو ڈھونا پڑتا ہے مگر اس بار اس کی اجرت 'تڑی پار واپس جاؤ' کے نعرے سے ملی جو نہایت شرمناک صورتحال ہے۔

جب کوئی اقتدار عروج کی جانب رواں دواں ہوتا ہے تو وہ مشکلات کو بھی اپنے لیے مواقع میں بدل دیتا ہے۔ وزیراعظم کا نعرہ 'آپدا میں اوسر' اسی حقیقت کا غماز ہے اور انہوں نے کورونا جیسی وباء کے دوران بھی اسے استعمال کیا تھا لیکن کسی زوال پذیر اقتدار کا معاملہ اس کے برعکس ہوجاتا ہے۔ حالیہ مانسون اجلاس میں شروع سے ہی حکومت کے ستارے گردش میں رہے۔ پہلے جسٹس یشونت سنہا کے مواخذے کی خاطر حزب اختلاف کی تحریک کو جگدیپ دھنکر نے ایوانِ بالا میں بحث کے لیے منظور کرلیا۔ اس جرم عظیم کی انہیں دوہری سزا ملی یعنی استعفیٰ دینے کے باوجود ہنوز لاپتہ کردیئے گئے۔ اس کے بعد پہلگام میں حفاظتی کوتاہی اور آپریشن سیندور میں جہازوں کی تباہی کا جواب دینے میں حکومت ناکام ہوگئی۔ درمیان میں آپریشن مہادیو کے نام پر پہلگام کے حملہ آوروں کو ہلاک کردینے کا امیت شاہ نے اعلان تو کردیا مگر اس پر بھگتوں نے بھی اعتبار نہیں کیا ہوگا۔ ٹرمپ کی جنگ بندی کو لے کر راہل گاندھی کے چیلنج کا جواب دینے کے بجائے وزیراعظم مودی پانی کے کڑوے گھونٹ پیتے نظر آئے۔ بہار کی ایس آئی آر پر الیکشن کمیشن کے خلاف سپریم کورٹ کے تبصروں نے حکومت و کمیشن دونوں کا وقار خاک میں ملا دیا۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

آغاز رسالت سے استحکام ملت و تکمیل دین تک

ذکی نور عظیم ندوی۔ لکھنؤ

ربیع الاول ہجری سال کا تیسرا مہینہ ہے، یہ محض ایک تقویمی حقیقت نہیں بلکہ تاریخ انسانیت کی متعدد عظیم ساعتوں کا امین ہے، وہ مہینہ جس کے دامن کو عظمت و احترام کے متنوع و عظیم لحوں نے ہمیشہ کیلئے یادگار اور ناقابل فراموش بنادیا، تاریخ کے اوراق نے عظیم کرداروں اور ناقابل انکار عظمتوں سے نکھارا اور محفوظ کیا، جس کی صبح وشام کو مختلف ومتنوع اسلامی حقائق نے سدا کے لیے روشن کردیا۔ اس ماہ کے ساتھ وہ مقدس لمحات، واقعات اور کردار جڑے ہیں جنہوں نے کائنات کی تسخیر کے راستے دکھائے، ملت کے عروج کی داستانیں لکھیں، امت کے استحکام کی بنیادیں متعین کیں اور دین کی تکمیل تک کا سفر مکمل کرتے ہوئے امت کو منزل مقصود پر پہنچادیا۔

عام طور پر ربیع الاول کا سب سے بڑا اعزاز یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس میں وہ مبارک صبح نمودار ہوئی جب عام الفیل 571ء کو پیر کے دن نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی۔ جن کی تعلیمات کے ذریعہ مکہ کی فضاؤں کا منور ہونا، کعبہ کی وادیوں کا جگمگا اٹھنا، اور خود تاریخ کا اپنی رُت بدل کر کعبہ کے حقیقی کردار کو عیاں کرنا مقدر کیا گیا تھا، جن کی کاوشوں سے ایوانِ کسریٰ کا منہدم ہونا، پرانے آتش کدوں کا سرد ہونا اور کفر و ضلالت کی بنیادوں کا لرزنا یقینی بنا دیا گیا۔ زمین و آسمان بھی شاداں و فرحاں تھے کہ ہدایت کا سورج اب دنیا میں طلوع ہوچکا اور زندگی کی شاہراہ چہار طرفہ تاریکیوں کو مٹا کر پوری طرح واضح اور عیاں ہوگئی۔

لیکن ماہ ربیع الاول کا یہی ایک امتیاز نہیں، بلکہ ہجرتِ مدینہ بھی اسی ماہ کی برکتوں میں ہے۔ جب آپ ﷺ نے مکہ کی تنگ و تاریک فضاؤں کو چھوڑ کر مدینہ میں قدم رکھا۔ ہاں وہی 12 ربیع الاول جس کو ہجرت کے حوالے سے لوگ کم، اور تاریخ پیدائش ووفات کے نام سے ہی جانتے و مانتے اور اب تو ایک بڑی تعداد میں مناتے بھی ہیں۔ حالانکہ 12 ربیع الاول کو یوم ولادت ہونا متعین نہیں اور دوسری تاریخیں زیادہ راجح وقرین

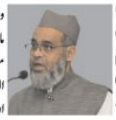

قیاس، جبکہ 12 ربیع الاول کو ہجرت کر کے مدینہ پہنچنا، اس کی حسین وادیوں کو منور کرنا، اور پھر سلسلہ رسالت کی کڑیوں کو لپیٹ کر اور نزول وحی کے مرحلہ کی تکمیل کے بعد خود نبی اکرم ﷺ کا اپنے مالک حقیقی سے جا ملنا یقینی اور قطعی ہے۔

ہجرت دراصل تاریخِ اسلام کا وہ ٹرننگ پوائنٹ ہے جس نے دینِ مبین کو نئی جہت عطا کی۔ یہ صرف ایک مقام سے دوسرے مقام کی نقل مکانی نہ تھی بلکہ تجدیدِ حیات کا اعلان تھی، جہاں مکہ کی سنگلاخ زمین پر دبے، کچلے اور مظلوم لیکن مخلص وفرمانبردار نفوس قدسیہ کو مدینہ کی نرم فضاؤں میں تازہ ہوا میسر ہوئی۔ اس نے بکھرے ہوئے افراد کو جوڑ کر ایک لڑی میں پرودیا، انہیں ایک باقاعدہ قوت میں ڈھال دیا، یہی وہ لمحہ تھا جس میں تشکیلِ امت کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے نتیجے میں دین کو نہ صرف آزادی نصیب ہوئی بلکہ اس کے پاؤں جمتے گئے، اور یوں ہجرت کا یہ سفر استحکامِ دین کا ذریعہ بنا۔

مدینہ کی گلیوں میں جب برابری اور عدل کی صدا گونجی تو وہاں ایک ایسا سماج وجود میں آیا جو ہر طرح کے ظلم و تفاوت کو مٹا کر ایک نئے انقلاب معاشرہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اور پھر یہیں سے حق کا پیغام قافلوں کی صورت میں دُور دُور تک پھیلنے لگا، جس نے دلوں کو مسخر اور نگاہوں کو خیرہ کردیا؛ یوں ہجرت مدینہ کے آغوش سے ایک عظیم تر اشاعتِ حق کا سفر پوری انسانیت تک جا پہنچا۔ اور تکمیل دین کی سواری اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوگئی۔

اسی ربیع الاول کی برکتوں میں آپسی ہمدردی اور تعلق باہمی کا وہ تاریخی کردار اور عظیم اقدام بھی دنیا میں عملی شکل میں ظہور پذیر ہوا جسے "مواخات" کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو اخوت کے رشتے میں پرو کر ایک ایسا مثالی معاشرہ تشکیل دیا جو فقط زبانی وعدے نہیں، بلکہ ایثار، قربانی، ہمدردی اور محبت کی زندہ مثال تھی، جس نے امت کو جوڑ کر دکھا دیا۔ انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کو نہ صرف مال و دولت، بلکہ دل میں بھی حصہ دیا۔ یہ اخوت ہی تھی جس نے مدینہ میں عدل، برابری، امن، اور معاشرتی توازن کی فضا پیدا کی، اور اسلام کو زندہ، چلتا پھرتا، جیتا جاگتا نظام بنادیا۔

وہ لمحہ بھی ربیع الاول ہی کی گھڑیوں میں آیا جب مدینہ کے قریب وادی قبا کی خاک نے آپ ﷺ کے قدموں کو چوما اور پھر وہ شرف پایا کہ وہاں تقویٰ کی بنیاد پر سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جو اسلامی عبادت گاہوں کی اولین کڑی، ایمان کی پہلی اینٹ، اور اخوت کا پہلا مرکز بنی۔ جس پر امت کی اجتماعی عبادت کا محل کھڑا ہوا اور اس کی فضاؤں سے آج بھی یہ پیغام جاری ہے کہ دین کی بنیاد تقویٰ ہے، نہ کہ نمود ونمائش۔

قبا کے بعد اسی مہینے کی اٹھارہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی۔ یہ صرف مسجد نہیں، بلکہ انسانیت کی سب سے عظیم درسگاہ، عدل ومساوات، علم وحکمت، مشاورت وقیادت اور سیاست ومعاشرت کا مرکز بھی تھی، جہاں غلام و آقا، عرب وعجم، امیر وغریب سب ایک صف میں کھڑے ہوتے، ایک دوسرے کے شانہ بشانہ بیٹھتے، اور امت کے اجتماعی معاملات پر غور وخوض کیا جاتا۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں سے قرآن کے فیض کے چشمے پھوٹے، خلفائے راشدین کی حکمتوں کو جلا ملی، اور اسلامی تہذیب نے اپنی اصل رنگت پائی۔ مسجد نبوی دراصل ایک ایسی دانش گاہ اور تربیت گاہ تھی جس نے صحابہ کرام کو دنیا کا سب سے عظیم قافلہ بنادیا۔ جہاں سے مساوات وعدل کا پیغام عام ہوا اور ایک ایسی نسل تیار ہوئی جو دنیا کی قیادت پر مامور ہوئی۔

ربیع الاول کے اوراق ہمیں متعدد روشن منظر بھی دکھاتے ہیں، جن میں پانچ ہجری میں اسی مہینے کی پچیس تاریخ کو غزوہ دومۃ الجندل کا وقوع بھی ہے۔ یہ غزوہ اس بات کی علامت تھا کہ کبھی کبھی تلوار کے بغیر بھی فتح حاصل ہوتی ہے۔ حکمت اور امن کی قوت نے دشمن کے دلوں کو مسخر کیا اور ایک اور پہلو سے اسلام کی عظمت ظاہر ہوئی۔

ربیع الاول دراصل امت کو یہ پیغام دیتا ہے کہ محمد ﷺ کی سنت ہی اصل زندگی، آپ کی اطاعت ہی اصل کامیابی ہے اور کسی قسم کا جشن نہیں بلکہ آپ کا مشن ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ مہینہ ہمیں عشقِ رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ عمل کی دعوت دیتا ہے۔ یہ سکھاتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو مصطفیٰ ﷺ کی محبت سے منور کریں اور اپنی زندگیاں اس چراغ کی روشنی میں بسر کریں جو مکہ کی وادی میں روشن ہوا اور جس کی کرنیں آج بھی کائنات کو منور کیے ہوئے ہیں۔ ربیع الاول امت کو اطاعت و فرمانبرداری، بیداری، وفاداری، محبت، قربانی اور قیادت کے سبق سناتا ہے۔

zakinoorazeem@gmail.com

کوثر سنبھلی: اہل نظر کے واسطے اہل نظر ہو تم

محمد اویس سنبھلی

مغربی اتر پردیش کا تاریخی شہر سنبھل صدیوں سے علم وادب کا مرکز رہا ہے۔ یہ سرزمین علماء، شعراء، اور ادباء کی آماجگاہ رہی ہے، جنہوں نے دینی و دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ اردو شاعری اور نثر نگاری میں بھی اپنا لوہا منوایا۔ سنبھل کی ادبی روایت آج بھی زندہ ہے۔ اسی روایت کے تسلسل میں کوثر سنبھلی کا شعری مجموعہ ''نوائے درد'' ایک اہم اضافہ ہے، جو سنبھل کے ادبی منظرنامے کو مزید روشن کرتا ہے۔

شاعری ایک فطری جذبہ ہے، جو دل کی گہرائیوں سے پھوٹتا ہے۔ یہ کسی مخصوص علاقے یا طبقے تک محدود نہیں۔ کوثر سنبھلی اسی فطری جذبے کے حامل شاعر ہیں، جنہوں نے اپنی شاعری سے سنبھل کی ادبی فضا کو معطر کیا ہے۔ جس طرح خوشبو کی مختلف قسمیں عود، مشک، عنبر، خس، گلاب، یاسمین وغیرہ اپنی منفرد مہک اور معیار رکھتی ہیں، اسی طرح شاعری کی بھی اپنی منفرد خوشبو اور معیار ہوتا ہے۔ کوثر سنبھلی کی شاعری نے سنبھل کے ادبی منظرنامے کو بہرحال رونق بخشی ہے، لیکن ان کی شاعری کتنی بامعنی اور گہری ہے اس کا فیصلہ قاری کے ہاتھ میں ہے۔ حالانکہ ان کی شاعری کا سفر ڈاکٹر نسیم الظفر جیسے ارباب نظر کی رہنمائی میں پروان چڑھا ہے، جس وجہ سے ان کی شاعری میں گہرائی اور پختگی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ''نوائے درد'' کا انتساب بھی ڈاکٹر نسیم الظفر کے نام منسوب ہے۔ استاد کے اعتراف میں کوثر سنبھلی کے دو اشعار ملاحظہ کیجئے ؎

بن جائے ہر غزل مری معراج فن اگر
شامل مری غزل میں نسیم الظفر رہے
استاد کی دعاؤں کا کوثر ہے یہ صلہ
ہم بے ہنر جہان میں بھی باہنر رہے

کوثر سنبھل نے اپنی زندگی محنت اور جدوجہد میں گزاری۔ وہ پیشے کے اعتبار سے حجام ہیں اور لوگوں کی زلفیں سنوارنے کے ساتھ ساتھ غزل کی خوبصورت تخلیقات سے بھی شاعری کی دنیا کو سجاتے ہیں۔ بچپن سے ہم نے انہیں اسی طرح دیکھا، جب وہ ہمارے والد کے بلانے پر داڑھی کا خط بنانے آتے، داڑھی تراشتے اور ساتھ ساتھ اپنے اشعار سناتے۔ انجم رہبر کا مشہور شعر ہے ؎

دفنا دیا گیا مجھے چاندی کی قبر میں
میں جس کو چاہتی تھی وہ لڑکا غریب تھا

کوثر سنبھلی از راہِ مذاق کہا کرتے تھے کہ وہ غریب لڑکا دراصل وہ خود تھے، اور پھر اپنا یہ شعر سناتے ؎

سونے کے اس کے بال، چاندی کا تھا بدن
مہنگی بہت تھی گڑیا، خریدی نہ جاسکی

کوثر سنبھلی کی شاعری ایک ایسی آواز ہے جو دل کی گہرائیوں سے نکل کر سماج کے زخموں کی عکاسی کرتی ہے۔ ان کے اشعار میں سادہ بیانی اور فطری روانی نمایاں ہے، جو قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ان کا ایک شعر ملاحظہ کریں ؎

میں آفتاب یقیں ہوں کوئی چراغ نہیں
مقابلہ تو کریں آکے آندھیاں مجھ سے

یہ شعر ان کے عزم، خودداری، اور زندگی کے طوفانوں سے مقابلہ کرنے کی ہمت کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں غزل کی روایتی خوبصورتی کے ساتھ جدید علامات اور تشبیہات کا امتزاج ملتا ہے، جو ان کے کلام کو ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے نیز ان کے اشعار سماجی ناانصافیوں، رشتوں کی ناپائیداری، اور زندگی کی تلخیوں کو بیان کرتے ہیں۔ وہ اپنے ذاتی تجربات کو عالمگیر سچائیوں سے جوڑتے ہیں، جیسا کہ اس شعر میں دیکھا جاسکتا ہے ؎

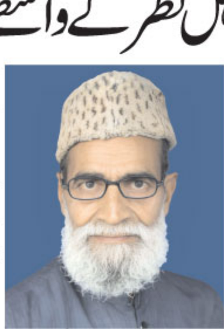

دنیا سے گلہ اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن
کچھ زخموں کو ہم خود بھی تو بھرنے نہیں دیتے

یہ شعر سماجی و معاشرتی شعور کے ساتھ ساتھ خودشناسی کی گہرائی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں تنہائی اور کنارہ کشی بھی ایک اہم موضوع ہے، لیکن وہ اس تنہائی سے نکل کر امید اور روشنی کی بات کرتے ہیں۔

کوثر سنبھلی کی شاعری میں حسن وعشق اور فطرت کے گہرے مشاہدات بھی شامل ہیں۔ ان کے اشعار میں محبت کی تازگی اور فطرت کی رعنائی ایک جاں گداز کیفیت پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ؎

گھٹا تو شرم سے پہلے ہی پانی پانی ہے
تمہاری زلف جو لہرا گئی تو کیا ہوگا

یہ شعر ان کی شاعری کی شگفتگی اور رومانوی رنگ کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کے کلام میں محبت کے ساتھ ساتھ زندگی کی مجبوریوں اور تلخیوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے، جو ان کی شاعری کو ایک ہمہ جہت انداز دیتا ہے ؎

جینا کوثر کا کردیا مشکل
یہ شرافت بھی دردِ سر ٹھہری

کوثر سنبھلی کی شاعری میں حمد ونعت اور سلام و منقبت کی تقدیس بھی جھلکتی ہے۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

پہلے تو پاک زمزم وکوثر سے ہو دہن
پھر اس سے گفتگو کا ارادہ کرے کوئی

یہ شعر ان کی روحانی وابستگی اور پاکیزہ فکر کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ان کی شاعری سماجی ناانصافیوں کے خلاف ایک آواز بھی ہے، جو ظلم اور بے انصافی کے خلاف بے چینی کو بیان کرتی ہے۔ ان کا یہ شعر اس جذبے کی عکاسی کرتا ہے ؎

کوثر بتا رہے تھے سراپا خلوص ہیں
ہاتھوں میں ان کے آگئی تلوار کس لیے

یہ شعر ان کی سچائی اور خلوص کے ساتھ ساتھ سماجی مسائل کے خلاف مزاحمت کی علامت ہے۔

''نوائے درد'' کوثر سنبھلی کی زندگی کے درد، تجربات، اور مشاہدات کا نچوڑ ہے۔ اس مجموعے کی اشاعت سنبھل کے ادبی منظرنامے میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ کتاب پر ڈاکٹر طارق قمر، ملکہ نسیم، شبینہ ادیب، اور منظر بھوپالی کی تقریظات شامل ہیں، یہ تمام تقریظات اس مجموعے کے معیار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

استاد کی دعاؤں کا کوثر ہے یہ اثر
اہل نظر کے واسطے اہل نظر ہیں ہم

زندگی کے مسائل کے باوجود کوثر سنبھلی نے ادب سے اپنا رشتہ مضبوط رکھا اور بے لوث خدمت کی۔ امید ہے کہ ان کا شعری مجموعہ ''نوائے درد'' ادبی حلقوں میں پذیرائی حاصل کرے گا اور ان کی شاعری کا چراغ روشن رہے گا۔

دھوپ کیا جلائے گی دیکھنا اسے کوثر
جو ادب کا پرکھوں نے یہ شجر لگایا ہے

☆☆☆

رابطہ: 7905636448

اردو صحافت کا ملک کی ترقی اور پیش رفت میں کردار

نازش احتشام اعظمی

اردو صحافت کی تاریخ، دراصل ہندوستان کی اجتماعی شعور کی تاریخ ہے۔ یہ محض اخباروں اور رسالوں کی داستان نہیں بلکہ اس پورے عہد کی فکری بیداری کا مرقع ہے جس نے غلامی کی زنجیروں کو توڑا، قوم کو اپنے وجود کا احساس دلایا اور جدید ہندوستان کی بنیاد رکھی۔ اردو صحافت، اپنی ہمہ جہتی اور وسعتِ دامن کے سبب صرف خبروں کی ناقل نہیں رہی بلکہ خیالات وافکار کی ترجمان، قوم کے جذبات کی نباض اور سیاسی وسماجی شعور کی معمار بھی بنی۔ برصغیر کی وسیع وعریض سرزمین پر جب انگریز سامراج اپنی جڑیں مضبوط کررہا تھا، اس وقت اردو صحافت نے عوام کو بیدار کیا اور انہیں احساسِ غلامی سے نجات کی طرف مائل کیا۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اردو زبان نے ہندوستان کی تمام برادریوں یعنی ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کو ایک لڑی میں پرونے کا کام کیا اور صحافت اس رشتے کو مزید گہرا کرتی رہی۔ پہلا اردو اخبار ایک ہندو برہمن نے شائع کیا، جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ زبان کسی ایک طبقے کی نہیں بلکہ پورے ہندوستان کی مشترکہ میراث ہے۔ یوں اردو صحافت ہندوستانی عوام کی روح کی صدائے بازگشت ہے، جو آج بھی قومی ترقی اور فکری افزائش میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

اردو صحافت کی ابتدائی جڑیں

اردو صحافت کی بنیاد 1822ء میں کلکتہ سے شائع ہونے والے اخبار "جام جہاں نما" سے پڑی۔ اگرچہ یہ ابتدا فارسی میں ہوئی مگر بہت جلد اردو نے اپنی جگہ بنالی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے برصغیر میں صحافتی سرگرمیوں کا محور بن گئی۔ اس کے پندرہ برس بعد 1837ء میں "دہلی اردو اخبار" منظر عام پر آیا جسے مولوی محمد باقر نے جاری کیا۔ یہی اخبار آگے چل کر تحریکِ آزادی کی ایک عظیم الشان آواز ثابت ہوا اور اس کے ایڈیٹر کو 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران انگریزوں نے توپ کے دہانے پر باندھ کر شہید کیا۔

یوں اردو صحافت کی تاریخ خون اور قربانی سے لکھی گئی ہے۔ انیسویں صدی کے وسط تک جب ہندوستان سیاسی وسماجی انتشار کا شکار تھا، اردو اخبارات عوامی رائے کی تشکیل اور اصلاحی تحریکوں کے فروغ کا ذریعہ بنے۔ "اودھ اخبار" لکھنؤ سے نکلتا تھا اور اپنے ادبی وسیاسی مضامین کے سبب بے حد مقبول ہوا۔ یہ وہی زمانہ تھا جب صحافت نے محض خبر رسانی سے آگے بڑھ کر عوام کی زبان بننے کا فریضہ سنبھالا۔

تحریک آزادی میں اردو صحافت کا کردار

اردو صحافت کی سب سے تابناک اور درخشندہ پہچان اس کا تحریک آزادی میں کردار ہے۔ انگریز سامراج کے خلاف یہ اخبارات ہی تھے جو عوام کے دلوں میں بغاوت کی آگ بھڑکاتے اور ان کے اندر آزادی کی تڑپ پیدا کرتے۔

مولانا محمد باقر کا دہلی اردو اخبار: 1857ء میں اس اخبار نے برطانوی مظالم کے خلاف ایسی بے باک تحریریں شائع کیں کہ ایڈیٹر کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ یہ قربانی اردو صحافت کے ماتھے کا جھومر ہے۔

مولانا ظفر علی خان کا زمیندار: اگرچہ لاہور سے نکلتا تھا لیکن پورے ہندوستان میں اس کی گونج سنائی دیتی تھی۔ اس کے اداریے عوامی جوش وخروش کو مہمیز دیتے اور سیاسی شعور بیدار کرتے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا الہلال اور البلاغ: یہ اخبارات محض صحافت نہیں بلکہ فکری انقلاب کی آواز تھے۔ ان میں اسلامی احیاء، قومی اتحاد اور انگریز مخالف جذبہ ایک ساتھ جھلکتا تھا۔ انگریز حکومت نے بارہا انہیں بند کیا مگر مولانا کے قلم کی گھن گرج نے پورے ہندوستان کو ہلا کر رکھ دیا۔

مولانا محمد علی جوہر کا کامریڈ: ان میں ایسی بے باک تحریریں شائع ہوئیں جنہوں نے ہندوستانی عوام کو متحد کرنے میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔

یوں آزادی کی جنگ میں اردو صحافت ایک ہتھیار تھی جس نے بندوق کے بغیر معرکہ آرائی کی۔ یہ اخبارات قلعۂ آزادی کے مینار تھے جن کی گونج سے عوامی بیداری کی لہریں اٹھیں اور غلامی کی زنجیریں ڈھیلی ہوئیں۔

عوامی شعور اور سماجی اصلاحات

اردو صحافت نے صرف سیاست تک اپنے دائرے کو محدود نہیں رکھا بلکہ سماجی اصلاحات کی تحریک میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

تعلیم: اخبارات نے قوم کو تعلیم کی اہمیت بتائی، مدارس واسکول قائم کرنے پر زور دیا اور خواتین کی تعلیم کے دروازے کھولے۔

اصلاح معاشرت: رسالہ "تہذیب الاخلاق" (سرسید احمد خان) نے ہندوستانی معاشرے میں علمی وفکری بیداری پیدا کی، جہالت، توہم پرستی اور سماجی برائیوں کے خلاف محاذ بنایا۔

ہندو مسلم اتحاد: اردو اخبارات میں اکثر مضامین ایسے شائع ہوتے جن میں دونوں برادریوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی جاتی۔ یہ صحافت کی وسیع النظری اور شمولیت پسندی کا روشن ثبوت ہے۔

ادبی اور فکری خدمات: اردو صحافت نے ادب وثقافت کے فروغ میں بھی یادگار کردار ادا کیا۔ اخبارات کے ادبی صفحات نے نئی شاعری اور افسانہ نگاری کو فروغ دیا۔ فنون، ادب لطیف، نقوش جیسے رسائل نے اردو ادب کو ایک نئی جہت بخشی۔

اس کے علاوہ اردو صحافت نے فلسفیانہ اور فکری مباحث کو بھی عوامی سطح پر عام کیا۔ سیاست، تاریخ، فلسفہ، سائنس اور مذہب پر لکھے گئے مضامین نے قوم کے ذہنی ارتقا میں بنیادی کردار ادا کیا۔ یوں اردو صحافت محض خبروں کا دفتر نہ رہی بلکہ دانش وحکمت کا خزانہ ثابت ہوئی۔

ہندوستان کی تعمیر نو میں اردو صحافت

آزادی کے بعد بھی اردو صحافت ہندوستان کی ترقی میں شریکِ سفر رہی۔ جمہوریت کی جڑیں مضبوط کرنے، عوام کو حکومت کی پالیسیوں سے باخبر رکھنے اور اقلیتوں کے مسائل اجاگر کرنے میں اس نے فعال کردار ادا کیا۔

اردو اخبارات جیسے سیاست (حیدرآباد)، منصف، رہنمائے دکن، انقلاب (ممبئی) اور دیگر نے نہ صرف خبروں کی فراہمی کی بلکہ اقلیتوں کے لیے انصاف، تعلیم اور روزگار کے مواقع کے حصول میں آواز بلند کی۔ آج بھی جنوبی ہند سے شمالی ہند تک اردو اخبارات عوامی مسائل کو اجاگر کرنے اور جمہوری اقدار کو زندہ رکھنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

چیلنجز: جدید دور میں اردو صحافت کو کئی چیلنجز درپیش ہیں:

1۔ ڈیجیٹل انقلاب: انگریزی اور ہندی میڈیا کے دباؤ کے سبب اردو اخبارات اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

2۔ معاشی مشکلات: اشتہارات کی کمی اور اشاعتی اخراجات میں اضافہ بڑی رکاوٹ ہے۔

3۔ سنسنی خیزی وزرد صحافت: معیار پر سمجھوتہ کر کے محض مقبولیت کے حصول نے اردو صحافت کو نقصان پہنچایا ہے۔

4۔ قومی سطح پر پالیسی کی کمی: اردو زبان کو وہ سرکاری سرپرستی حاصل نہیں جو ہندی یا انگریزی کو ہے۔

مستقبل کی جہات: مستقبل میں اردو صحافت کے سامنے امکانات کی نئی دنیا کھلی ہوئی ہے۔ اگر یہ زبان ڈیجیٹل میڈیا سے ہم آہنگ ہو، آن لائن پلیٹ فارم اپنائے اور نوجوان نسل کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اس کا دائرہ مزید وسیع ہوسکتا ہے۔ اردو پوائنٹ، بی بی سی اردو، اور جنگل نیوز جیسی ویب سائٹس اس بات کی مثال ہیں کہ اردو قارئین آج بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں اور علمی وتحقیقی مواد پڑھنے کے متمنی ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو صحافت اپنی سنجیدگی، غیر جانبداری اور اخلاقی قدروں کو برقرار رکھتے ہوئے نئے تقاضوں کے مطابق ڈھل جائے۔ یوں یہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں اردو پڑھنے والوں کے لیے ایک موثر آواز بن سکتی ہے۔

نتیجہ: اردو صحافت ہندوستان کی ترقی اور پیش رفت میں محض ایک شریک نہیں بلکہ ایک رہنما قوت ہے۔ اس نے آزادی کی جنگ میں عوامی شعور جگایا، سماجی اصلاحات کو فروغ دیا، ادب وثقافت کو نئی جہت دی اور آج بھی جمہوریت کی بقا اور عوامی مسائل کے حل میں سرگرم عمل ہے۔ اگرچہ اسے کئی چیلنجز کا سامنا ہے مگر اس کی جڑیں اتنی گہری ہیں کہ وقت کی آندھیاں بھی اسے متزلزل نہیں کرسکتیں۔

یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اردو صحافت ایک دریائے حیات ہے جس کی روانی ہندوستان کے فکری، سماجی اور ثقافتی منظرنامے کو سیراب کرتی رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

□□□□□□

امت شاہ نے آبادیاتی تبدیلی کو تشویش کا بڑا سبب قرار دیا

پی ایم مودی نے 'ملک کے آخری گاؤں کو پہلا گاؤں' قرار دے کر سرحدی گاؤوں کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر یکسر بدل دیا ہے

نئی دہلی (یو این آئی) امور داخلہ کے مرکزی وزیر امت شاہ نے آبادیاتی تبدیلی کو تشویش کا بڑا سبب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وائبرنٹ ولیج پروگرام (وی وی پی) میں شامل ضلع کلکٹروں اور پولیس کو اسے سنجیدگی سے لینا ہوگا کیونکہ اس سے ملک اور سرحدوں کی سلامتی براہ راست متاثر ہوتی ہے اپنے خطاب میں مسٹر امت شاہ نے کہا کہ وائبرینٹ ولیجز پروگرام تین نکات، سرحدی گاؤں سے نقل مکانی کو روکنا، ہر شہری کو مرکزی و ریاستی حکومت کی اسکیموں کے سو فیصد فوائد کی فراہمی یقینی بنانا اور قومی و سرحدی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے ان گاؤوں کو اسٹریٹیجک مراکز کے طور پر تیار کرنے پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب وزیر اعظم نریندر مودی نے وائبرینٹ ولیجز پروگرام کا تصور پیش کیا تو یہ طے کیا گیا کہ اسے مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ اس کے تحت نہ صرف ہر سرحدی گاؤں کو بنیادی و جدید سہولیات سے آراستہ کیا جائے گا بلکہ وہاں رہنے والے ہر شہری کو حکومت ہند اور ریاستی حکومتوں کی تمام اسکیموں کے فوائد فراہم کیے جائیں گے، تاکہ ان کی زندگیوں کو بہتر بنایا جاسکے۔ اس کے علاوہ ان گاؤوں کو ملک اور اس کی سرحدوں کی سلامتی کے لیے مضبوط قلعوں کے طور پر استوار کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے "ملک کے آخری گاؤں کو پہلا گاؤں" قرار دے کر سرحدی گاؤوں کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر یکسر بدل دیا ہے۔ مسٹر امت شاہ نے کہا کہ آئندہ چند برسوں میں وائبرینٹ ولیجز پروگرام کے تحت منتخب کیے گئے گاؤں ملک اور اس کی سرحدوں کی سلامتی کے لیے ایک اہم ستون ثابت ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کے ذریعے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو فروغ دینا، ثقافت کو محفوظ کرنا اور آگے بڑھانا، سیاحت کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور کثیر جہتی و کثیر شعبہ جاتی ترقی کے وژن کے ساتھ دیہی زندگی کو ہر طرح سے متحرک بنانا حکومت کا مقصد ہے۔ امور داخلہ اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر نے کہا کہ ریاستی حکومتوں کے چیف سکریٹری، وی وی پی میں شامل گاؤں کے ضلع کلکٹر اور تمام مرکزی مسلح پولیس فورسز (سی اے پی ایف) اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ خود کو صرف وی وی پی کی حدود تک محدود نہ رکھیں بلکہ یہ اس بات پر بھی غور کریں کہ پروگرام کے مقاصد کے حصول کے لیے اور کون سے اضافی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ وی وی پی کے اہداف کے حصول کے لیے حکومتِ ہند کے تمام محکموں اور ریاستی حکومتوں کا یکجا ہو کر کام کرنا ضروری ہے، تاکہ ان سرحدی گاؤوں کو واقعی قومی سلامتی کے مضبوط مراکز میں بدلا جا سکے۔ مسٹر امت شاہ نے کہا کہ وائبرینٹ ولیجز پروگرام کے وژن کو پورا کرنے کے لیے سرکاری اسکیموں کی 100 فیصد تکمیل، سیاحت کے فروغ کے لیے عوامی سہولیات کی دستیابی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے کوآپریٹو اداروں کی حوصلہ افزائی نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہوم اسٹے جیسی سرگرمیوں کو سرحدی گاؤوں تک وسعت دی جائے اور ریاستی سیاحت کے محکمے بکنگ کے موثر انتظامات کریں تو ان گاؤوں کے ہر گھر کو روزگار میسر آسکتا ہے۔ مسٹر شاہ نے زور دیا کہ ریاستوں کے دیہی ترقی کے محکمے ان گاؤوں کی شان و وقار کو بڑھانے کے لیے کام کریں اور اس کوشش میں ضلع کلکٹروں کا رول نہایت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر گاؤوں میں تمام سہولیات اور روزگار کے مواقع دستیاب ہوں گے تو مقامی باشندے ہجرت نہیں کریں گے۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ نوجوان ضلع کلکٹروں کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ مشکل جغرافیائی حالات کے باوجود شہری اپنے گاؤں کو نہ چھوڑیں، نقل مکانی کو روکا جائے اور گاؤں کی آبادی میں اضافہ ہو۔

امور داخلہ کے مرکزی وزیر نے کہا کہ اروناچل پردیش میں وائبرینٹ ولیجز پروگرام کے نفاذ کے بعد کئی سرحدی گاؤں کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے، جو ایک مثبت پیغام ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ ان علاقوں میں ریورس ہجرت کا رجحان صحیح سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ وزیر داخلہ نے یاد دلایا کہ یومِ آزادی کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے لال قلعہ کی فصیل سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ آبادیاتی تبدیلیاں تشویش کا باعث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وائبرینٹ ولیجز پروگرام میں شامل اضلاع کے کلکٹروں کو اس مسئلے کو پوری سنجیدگی اور توجہ سے حل کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ سرحدی علاقوں میں آبادیاتی تبدیلیاں براہ راست قومی سلامتی سے جڑی ہوئی ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ محض جغرافیائی حالات کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک منظم منصوبہ بندی کا حصہ ہے، اس لیے ریاستوں کے چیف سکریٹریوں اور سی اے پی ایف کو بھی اس پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ مسٹر امت شاہ نے کہا کہ سرکاری اسکیموں کی 100 فیصد تکمیل کے لیے ضلع کلکٹروں کو یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا وہ سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف) کے ساتھ بہتر ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی اے پی ایف صحت، کھیل اور تعلیم کے شعبوں میں اہم تعاون فراہم کر سکتے ہیں۔ مسٹر شاہ نے مثال دی کہ اروناچل پردیش میں آئی ٹی بی پی نے مقامی گاؤوں سے دودھ، سبزیاں، انڈے اور اناج جیسی ضروری اشیاء خرید کر ایک کامیاب تجربہ کیا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اس ماڈل کو ہر سرحدی گاؤں میں عملی سطح پر نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

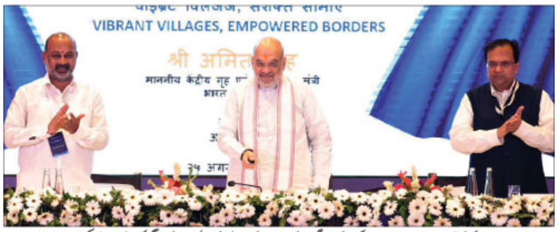

ہندوستان توسیع پسندی میں یقین نہیں رکھتا لیکن کسی کے سامنے نہیں جھکے گا: راجناتھ

نئی دہلی (یو این آئی) بحریہ کو ملک کی سمندری طاقت کی علامت قرار دیتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ ہندوستان جارحانہ توسیع پسندی پر یقین نہیں رکھتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ملک ہمیں نقصان پہنچانے والوں کے سامنے جھک جائے گا۔ منگل کو وشاکھاپٹنم میں دو مقامی انتہائی جدید جنگی جہازوں آئی این ایس اودیگیری اور آئی این ایس ہمگیری کو بحریہ کے بیڑے میں شامل کرنے کے موقع پر مسٹر سنگھ نے کہا کہ بحریہ ہندوستان کی سمندری طاقت کی علامت ہے کیونکہ یہ بحیرہ عرب سے مشرق وسطیٰ اور مشرقی افریقی ساحلی پٹی تک ملک کے مفادات کی حفاظت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جیو اسٹریٹجک صورتحال ایسی ہے کہ یہ ہماری اقتصادی ترقی کو براہ راست متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہماری توانائی کی ضروریات، تیل اور قدرتی گیس کا زیادہ تر انحصار اس خطے کی سلامتی پر ہے۔

ہماری بحریہ ہماری قومی اقتصادی سلامتی کے ایک بڑے ستون کے طور پر ابھری ہے۔ آپریشن سندور کے دوران تیز رفتار منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد کے لیے ہندوستانی بحریہ کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "دشمن ہماری بحریہ کی طاقت اور صلاحیتوں کو سمجھتا ہے۔" انہوں نے آپریشن کے دوران تینوں افواج اور دیگر سیکیورٹی اداروں اور محکموں کے درمیان ہم آہنگی کو اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت قرار دیا کہ قوم ہر چیلنج کا متحد ہو کر مقابلہ کرتی ہے اور اس سے موثر انداز میں نمٹتی ہے۔

چیف منسٹر بریک فاسٹ اسکیم کوئی خرچہ نہیں، یہ ایک سماجی سرمایہ کاری ہے: اسٹالن

چنئی (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے منگل کو کہا کہ دیہی اور شہری علاقوں میں سرکاری اور امداد یافتہ پرائمری اسکولوں میں پہلی سے پانچویں جماعت کے طلباء کے لئے ریاستی حکومت کی چیف منسٹر بریک فاسٹ اسکیم کوئی خرچ نہیں ہے بلکہ ایک سماجی سرمایہ کاری ہے۔ شہری علاقوں میں سرکاری امداد یافتہ پرائمری اسکولوں تک اس اہم اقدام کو وسعت دینے کے بعد مسٹر اسٹالن نے اپنے پنجاب کے ہم منصب بھگونت مان کی بطور مہمان خصوصی موجودگی میں کہا کہ اس اسکیم کو 600 کروڑ روپے کے سالانہ بجٹ کے ساتھ لاگو کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا میں اسے خرچ نہیں کہوں گا... یہ ایک بہت بڑی سماجی سرمایہ کاری ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ ایک ایسی سرمایہ کاری ہے جو تمل ناڈو کے سماج کو کئی گنا فائدے دے گی، جس کا مستقبل میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ریاست کے طلباء کے معیار، ہنر اور ذہانت پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سرمایہ کاری کی ہے۔ اس اسکیم کی اصل جیت یہ ہے کہ طلبا اچھی طرح سے سیکھیں اور تمل ناڈو کی ترقی کے لیے کوشش کریں۔ مسٹر اسٹالن نے کہا کہ وہ اس اسکیم کے آغاز سے ہی اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور اسکیم کے نفاذ کے بعد اسکولوں میں طلباء کی حاضری میں اضافہ ہوا ہے، بچوں کی سیکھنے کی صلاحیتوں میں بہتری آئی ہے اور ان کی یادداشت بھی بہتر ہوئی ہے۔ اس اسکیم کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ دسمبر 2023 سے دسمبر 2024 تک سرکاری اسکولوں میں طلباء کی صحت میں بہتری آئی ہے، غذائی قلت اور انفیکشن میں کمی آئی ہے۔ مسٹر اسٹالن نے مزید کہا کہ اس اسکیم سے اسپتال کے اخراجات میں بھی کمی آئی ہے، اس کے علاوہ اسکولوں میں حاضری اور سیکھنے کے ہنر میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس اسکیم کے بہت سے غیر متوقع فائدے بھی ہوئے ہیں۔ اسکولوں میں طلباء کے لیے ناشتے کی سہولت فراہم کرنے سے خاندان کا بوجھ کم ہوا ہے جہاں ماں اور باپ دونوں کام پر جاتے ہیں اور اس سے امید، اعتماد اور اطمینان پیدا ہوا ہے کہ ان کے بچوں کو اچھا کھانا مل رہا ہے۔

انسانی حقوق کمیشن نے مزدوروں کی موت پر دہلی حکومت سے جواب طلب کیا

نئی دہلی (یو این آئی) قومی انسانی حقوق کمیشن نے قومی راجدھانی دہلی کے دریا گنج علاقے میں عمارت گرنے کے واقعہ میں تین مزدوروں کی موت کا از خود نوٹس لیا ہے اور دہلی کے چیف سکریٹری، میونسپل کارپوریشن کمشنر اور ڈپٹی کمشنر آف پولیس سے اس معاملے میں دو ہفتوں کے اندر رپورٹ طلب کی ہے۔ کمیشن نے اس خبر کا از خود نوٹس لیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 20 اگست کو یہاں دریا گنج علاقے میں زیر تعمیر چار منزلہ عمارت کا ایک حصہ گرنے سے تین مزدوروں کی موت ہو گئی اور کئی دیگر بال بال بچے تھے۔ سبھی مہلوکین بہار کے مہاجر مزدور تھے۔ اطلاعات کے مطابق اس حادثہ کے وقت تقریباً 15 مزدور موقع پر موجود تھے۔

عمارت کے مالک اور ٹھیکیدار کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ اگر اطلاعات درست ہیں تو یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا سنگین معاملہ ہے۔ کمیشن نے اس معاملے میں دہلی حکومت کے چیف سکریٹری، دہلی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور وسطی دہلی کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس کو نوٹس جاری کیا ہے اور ان سے اس معاملے میں دو ہفتے کے اندر تفصیلی رپورٹ دینے کے لئے کہا ہے۔

دھلی ھسپتال گھوٹالہ

سوربھ بھاردواج کے خلاف ای ڈی کی چھاپہ ماری پر عآپ کا سخت ردعمل

کیجریوال و آتشی نے مرکز پر سیاسی انتقام اور عآپ کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا

نئی دہلی: دہلی کے 5590 کروڑ روپے مالیت کے مبینہ ہسپتال تعمیراتی گھوٹالہ کیس میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے منگل کی صبح عام آدمی پارٹی (عآپ) کے سینئر رہنما اور سابق وزیر صحت سوربھ بھاردواج کے گھر سمیت کئی مقامات پر چھاپے مارے۔ یہ کارروائی مانی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کی دفعہ 17 کے تحت کی جا رہی ہے۔ ای ڈی کے چھاپوں کے فوراً بعد عام آدمی پارٹی نے سخت ردعمل ظاہر کیا اور مرکز پر سیاسی انتقام کے الزامات عائد کیے۔ دہلی اسمبلی میں قائدِ حزب اختلاف اور سابق وزیر اعلیٰ آتشی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، "آج سوربھ بھاردواج کے یہاں ریڈ کیوں ہوئی؟ پورے ملک میں وزیر اعظم نریندر مودی کی ڈگری پر سوال اٹھ رہے ہیں۔ کیا اس بحث سے دھیان ہٹانے کے لیے یہ ریڈ ڈالی گئی ہے؟ جس وقت کا کیس بتایا جا رہا ہے اس وقت سوربھ وزیر بھی نہیں تھے، اس لیے پورا کیس جھوٹا ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "عآپ کے رہنماؤں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانا کوئی نئی بات نہیں۔ ستیندر جین کو تین برس جیل میں رکھنے کے بعد بھی سی بی آئی اور ای ڈی کو کلوزر رپورٹ دینا پڑی۔ اس سے ثابت ہے کہ عآپ کے خلاف تمام کیس صرف سیاسی محرکات پر مبنی اور بے بنیاد ہیں۔" عآپ کے کنوینر اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے بھی سخت ردعمل دیا۔ انہوں نے کہا، "یہ مودی حکومت کی ایجنسیوں کے بے جا استعمال کی ایک اور مثال ہے۔ عام آدمی پارٹی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے کیونکہ ہم مودی حکومت کی غلط پالیسیوں اور بدعنوان اقدامات کے خلاف سب سے مضبوط آواز ہیں۔ ہماری آواز دبائی نہیں جا سکتی۔" عآپ رہنماؤں کا کہنا ہے کہ ان کارروائیوں کا مقصد عوامی مسائل سے دھیان ہٹانا ہے۔ دوسری جانب ای ڈی اور اے سی بی کی مشترکہ ٹیمیں چھاپوں کے دوران مالی ریکارڈ، ٹھیکوں اور منی لانڈرنگ سے متعلق شواہد اکٹھے کر رہی ہیں۔ مزید سمن اور ممکنہ گرفتاریوں کے امکانات کو بھی رد نہیں کیا جا رہا۔ دہلی پولیس کی اینٹی کرپشن برانچ (اے سی بی) کی درج کردہ ایف آئی آر کی بنیاد پر یہ چھاپے مارے گئے، جس میں دہلی حکومت کے سابق وزراء، کچھ ٹھیکیداروں اور نامعلوم سرکاری افسروں پر سنگین الزامات شامل ہیں۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق دہلی حکومت نے 192018 میں 24 ہسپتال منصوبوں کو منظوری دی تھی جن میں 11 نئے ہسپتالوں کی تعمیر اور 13 پرانے ہسپتالوں کی توسیع شامل تھی۔ مجموعی لاگت 5590 کروڑ روپے طے کی گئی تھی، تاہم الزام ہے کہ منصوبے مقررہ وقت پر مکمل نہ ہوئے، لاگت کئی گنا بڑھی اور بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگی ہوئی۔ سب سے بڑا مبینہ گھوٹالہ آئی سی یو اسپتال منصوبے میں سامنے آیا۔ منصوبے کے تحت 6800 بیڈز پر مشتمل 7 آئی سی یو اسپتال چھ ماہ میں 1125 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہونا تھے، مگر تین سال بعد بھی صرف 50 فیصد کام ہوا اور 800 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ یہ ٹھیکہ ایس اے ایم انڈیا بلڈویل پرائیویٹ لمیٹڈ کو دیا گیا تھا اور منصوبے کی لاگت میں اب 100 فیصد سے زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایل این جے پی ہسپتال کا نیا بلاک 488 کروڑ سے بڑھ کر 1135 کروڑ تک پہنچ گیا لیکن تاحال ادھورا ہے۔ جوالا پوری اور مادیپور ہسپتالوں میں بغیر منظوری غیر قانونی تعمیرات ہوئیں جن میں پارنیکا کمرشل اور راماسیول جیسی کمپنیاں شامل ہیں۔

فڑنویس کی اسمارٹ ولیج اسکیم پر شیوسینا-یو بی ٹی کا طنز

'ریاست میں بدعنوانی بھی اسمارٹ!'

ممبئی: مہاراشٹر میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی اعلان کردہ 'اسمارٹ ولیج' اسکیم پر شیوسینا (یو بی ٹی) نے سخت تنقید کی ہے۔ پارٹی کے ترجمان 'سامنا' کے اداریہ میں حکومت کی اس پالیسی پر طنزیہ اور تنقیدی لہجہ اپناتے ہوئے کئی سوال اٹھائے گئے اور اسے 'ٹھیکیداروں کے لیے بنائی گئی نئی اسکیم' قرار دیا گیا۔ خیال رہے کہ وزیر اعلیٰ نے ناگپور میں اعلان کیا کہ ہر تعلقہ کے دس دیہات کو اسمارٹ بنایا جائے گا۔ اداریہ نے اس اعلان کو مہاتما گاندھی کے 'گاؤں کی طرف چلو' کے نعرے سے جوڑتے ہوئے طنز کیا کہ اصل سوال زمینی سطح پر ترقی اور شفافیت کا ہے، جو ماضی کی اسکیموں میں نظر نہیں آئی۔ سامنا میں پوچھا گیا کہ کیا 3500 دیہات کو اسمارٹ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے نوجوانوں کو روزگار ملے گا اور وہ شہروں کی طرف ہجرت نہیں کریں گے؟ کیا کسانوں کی خودکشی رک جائے گی؟ کیا دیہات بدعنوانی، مذہبی کشیدگی، خستہ حال سڑکوں، کمزور تعلیمی ڈھانچے اور خراب طبی سہولیات سے آزاد ہو جائیں گے؟

اداریہ میں 'اسمارٹ سٹی مشن' کی کارکردگی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا گیا، "آج بھی ان شہروں میں گڑھوں سے بھری سڑکیں، پانی اور بجلی کے مسائل اور بدترین ٹریفک کا سامنا ہے۔ جب اسمارٹ سٹی منصوبے پر خرچ ہوا پیسہ نظر نہیں آرہا تو دیہات کے لیے اعلان پر یقین کیسے کیا جائے؟" شیوسینا (یو بی ٹی) نے مزید کہا کہ جب تک اسمارٹ سٹی کے آٹھ شہروں کی میونسپل کارپوریشنز، کمشنروں اور سرپرست وزراء کے کام کا آزادانہ آڈٹ نہیں کیا جائے گا، بدعنوانی کے حقائق سامنے نہیں آئیں گے۔ ممبئی جیسے بین الاقوامی شہر کی حالت خود اس ناکامی کی گواہی ہے۔ اداریہ میں الزام لگایا گیا کہ اسمارٹ گاؤں اسکیم کہیں صرف 'اپنی ٹھیکیدار لابی کو فائدہ پہنچانے' کا ذریعہ نہ بن جائے تاکہ بعد میں اس رقم کا استعمال انتخابات میں کیا جا سکے۔ مضمون میں کہا گیا کہ 'لاڈلی بہن اسکیم میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔' مزید کہا گیا کہ "گزشتہ دس برس میں کئی دیہات میں بنیادی طبی سہولیات نہیں ہیں۔ حاملہ خواتین کو اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی سڑک پر بچے جننے پڑتے ہیں۔ اکثر بچوں اور ماؤں کی جان چلی جاتی ہے۔" شیوسینا نے وزیر اعلیٰ کے دور اقتدار میں 800 کروڑ روپے کے ایمبولینس گھوٹالے کا ذکر کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ "اس گھوٹالے پر کیا کارروائی ہوئی؟ ایمبولینس کہاں گئیں؟" اداریہ کے اختتام پر لکھا گیا، "حکومت ریاست کے 3500 دیہات میں کون سے 'اسمارٹ جھنڈے' گاڑنے جا رہی ہے؟ یہ 'ٹھیکیداروں کے ذریعے پیسہ بٹورنے کا نیا مشن' نہیں ہونا چاہیے۔ فڑنویس اسمارٹ ہیں، ان کے دور میں بدعنوانی بھی 'اسمارٹ' ہے۔"

تیجسوی یادو نے جرائم پر حکومت کو نشانہ بنایا

پٹنہ (یو این آئی) بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح پر حکومت کو نشانہ بنایا اور منگل کو ایک بیان میں کہا کہ بہار میں امن و امان مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر یادو نے کہا کہ دارالحکومت پٹنہ میں حالیہ واقعات نے ریاست میں امن و امان کی صورتحال پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پچھلے کچھ دنوں میں پٹنہ میں پانچ چھ معصوم بچوں کو ان کے گھروں میں گھس کر بے دردی سے قتل کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے عوام میں شدید غم و غصہ ہے، لیکن حکومت اور انتظامیہ پوری طرح سے غیر فعال ہے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر تیجسوی نے دارالحکومت پٹنہ کے پٹیل نگر کے واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا کہ ابھی کل ہی دو بچوں کے قتل سے ناراض لوگوں نے وزیر صحت منگل پانڈے کی گاڑی پر حملہ کر دیا۔

دریا گنج عمارت حادثہ: این ایچ آر سی نے متعلقہ حکام سے رپورٹ طلب کی

نئی دہلی (یو این آئی) قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے دہلی کے دریا گنج علاقے میں ایک زیر تعمیر چار منزلہ عمارت کے ایک حصے کے گرنے سے تین مزدوروں کی موت کے واقعے کی میڈیا رپورٹس پر از خود نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو نوٹس جاری کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ حادثہ 20 اگست کو پیش آیا جس میں تین مزدور ہلاک ہو گئے اور کئی دیگر زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والے مزدور بہار کے رہنے والے تھے۔ کمیشن نے منگل کے روز جاری بیان میں کہا کہ اس نے خبر کی جانچ کی ہے اور اگر یہ درست ہے تو یہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی کا معاملہ ہے۔ کمیشن نے قومی راجدھانی حلقہ دہلی سرکار کے چیف سکریٹری، میونسپل کمشنر اور دہلی کے ڈپٹی پولیس کمشنر کو نوٹس جاری کرتے ہوئے دو ہفتوں کے اندر تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔

بہار: صنعت کیلئے مفت زمین اور 40 کروڑ تک کی سبسیڈی

انتخاب سے قبل 'بہار انڈسٹریل پیکیج' منصوبہ نافذ

نئی دہلی۔ بہار میں انتخاب سے قبل وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے اعلانات کا سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے اب ریاست میں صنعتی ترقی اور روزگار پیدا کرنے کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ نتیش کمار نے سوشل میڈیا سائٹ 'ایکس' پر بہار صنعتی سرمایہ کاری فروغ پیکیج-2025 (BIPPP-2025) نافذ کیے جانے کی جانکاری دی۔ اس کے تحت انٹر پرینیورس کو کئی پرکشش سہولیات اور مرعات فراہم کی جائیں گی۔ ساتھ ہی وزیر اعلیٰ نے کابینہ کی میٹنگ میں 26 ایجنڈوں پر بھی مہر لگائی۔ نتیش کمار نے کہا کہ بہار میں صنعتوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت نے بیاڈا ایمنسٹی پالیسی 2025 کے بعد اب نیا بی آئی پی پی پی-2025 نافذ کیا ہے۔ اس کے تحت سہولتیں ملیں گی۔ -40 کروڑ روپے تک کے سود پر سبسیڈی دی جائے گی۔

منظور شدہ منصوبے کی لاگت کا 300 فیصد تک خالص ایس جی ایس ٹی کی ادائیگی 14 برسوں کے لیے کی جائے گی۔ -30 فیصد تک کیپٹل سبسیڈی فراہم کی جائے گی۔ -برآمدات حوصلہ افزائی کی حد 14 سال کی مدت کے لیے 40 لاکھ روپے فی سال ہوگی۔ اس کے علاوہ مہارت سے فروغ، ماحولیات تحفظ، قابل تجدید توانائی استعمال، اسٹامپ ڈیوٹی، صنعتی پارکوں کو تعاون، پیٹنٹ رجسٹریشن اور کوالیٹی سرٹیفیکیشن کے لیے مدد دی جائے گی۔

وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے مطابق اس نئے صنعتی پیکیج-2025 کے تحت سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے مفت زمین الاٹ کی جائے گی۔ 100 کروڑ سے زیادہ کی سرمایہ کاری کرنے والی اور 1000 سے زیادہ براہ راست روزگار پیدا کرنے والی صنعتی اکائیوں کو 10 ایکڑ تک زمین مفت الاٹ کی جائے گی۔ 1000 کروڑ سے زیادہ کی سرمایہ کاری کرنے والی صنعتی اکائیوں کو 25 ایکڑ تک زمین مفت الاٹ کی جائے گی۔ فارچیون اکائیوں کو 10 ایکڑ تک زمین مفت الاٹ کی جائے گی۔ نتیش کمار نے اپنے 'ایکس' پوسٹ میں کہا کہ صنعتی پیکیج-2025 کے تحت فائدہ اٹھانے کے لیے سرمایہ کاروں کو 31 مارچ 2026 سے پہلے درخواست کرنا لازمی ہوگا۔ اس نئے صنعتی پیکیج 2025 سے 5 سال میں 1 کروڑ نوجوانوں کو نوکری اور روزگار دینے میں مدد ملے گی۔ اس پہل کا مقصد ہے کہ بہار میں صنعتوں کو مزید فروغ ملے، بہار کے نوجوانوں کو ہنرمند اور خود انحصار بنایا جائے اور انہیں ریاست کے اندر ہی زیادہ سے زیادہ روزگار ملے اور ان کا مستقبل محفوظ ہو سکے۔

آر ایس ایس کا ترانہ گانے والے ڈی کے شیوکمار نے پیش کی وضاحت، معافی بھی مانگی

بنگلور (ایجنسی) کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے چند ماہ قبل ریاستی اسمبلی میں آر ایس ایس کا ترانہ گایا تھا۔ اس عمل کے بعد بی جے پی نے کئی مواقع پر انہیں ہدف تنقید بنایا۔ اب اس معاملے میں ڈی کے شیوکمار نے اپنی طرف سے وضاحت پیش کی ہے اور آر ایس ایس کا ترانہ گانے کے لیے انڈیا بلاک کے ساتھیوں سے معافی بھی مانگی ہے۔ ڈی کے شیوکمار کا کہنا ہے کہ اگر ان کے اس عمل سے کانگریس یا انڈیا اتحاد کے کسی بھی ساتھی کے جذبات مجروح ہوئے ہوں تو وہ افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور معافی مانگتے ہیں۔ ڈی کے شیوکمار نے اسمبلی میں آر ایس ایس کا ترانہ گانے سے متعلق اپنی وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے تو صرف مذاق میں بی جے پی کی ٹانگ کھینچنے کے لیے وہ ترانہ گایا تھا۔ میرے کچھ دوست اسے سیاسی رنگ دے کر عوام میں گمراہی پیدا کر رہے ہیں۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اگر کسی کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو میں معافی مانگتا ہوں۔" خود کو پیدائشی کانگریسی بتاتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "گاندھی فیملی پر کوئی سوال نہیں اٹھا سکتا۔ میں پیدائش سے ہی کانگریسی ہوں اور آخری سانس تک کانگریسی رہوں گا۔ میری الگ الگ پارٹیوں سے بھی دوستی اور رشتے ہیں۔

بزم ارمغان ادب امبیڈکر نگر کا 54واں آن لائن طرحی مشاعرہ منعقد

ممبئی: بزم ارمغانِ ادب امبیڈکر نگر کا 54واں آن لائن طرحی مشاعرہ گزشتہ شب منعقد ہوا۔ جس کا مصرع طرح تھا جنون شوق میں کانٹا بھی اب گلاب ہوا۔ جس میں ملک کے مشہور و معروف شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر عبد الرشید صاحب اور نظامت کے فرائض جناب افروز روشن کچھوچھوی نے بحسن و خوبی انجام دیا۔ مہمانان خصوصی ظہیر حسن اکبرپوری اور مشکور الٰہی قابل ذکر ہیں مشاعرہ کا آغاز استاد الشعراء نور سلطان پوری کے نعت پاک سے ہوا۔ مشاعرے میں شامل شعرائے کرام کے کچھ منتخب اشعار پیش خدمت ہے۔

ہمیشہ غیروں پہ جو انگلیاں اٹھاتا تھا
جب اس کے عیب گنائے تو لاجواب ہوا
اشہر حمیدی التفات گنجوی

گزر رہا تھا یوں ہی بچپنے کی سرحد سے
ادا و ناز سے وہ داخلِ شباب ہوا
ظفر فیض آبادی

کوئی گناہ نہیں تھا مگر عدالت میں
تمام عمر مرے جرم کا حساب ہوا
مولانا قسمت سکندر پوری

زمانے بھر کی نگاہوں میں پارسا ہے وہی
حقوق چھین کے لوگوں کا جو نواب ہوا
خالد اعظم ٹانڈوی

وہ دور رہ کے مرے دل کی دھڑکنوں میں رہا
میں کامیاب نہ ہو کر بھی کامیاب ہوا
رفیق سلطان پوری

دلوں میں فرقہ پرستی کی آگ بھڑکی ہے
ہمارے شہر میں جب سے حزبی خطاب ہوا
شاکر سلطان پوری

تلاش حق میں مرے عزم کی بلندی دیکھ
جنون شوق میں کانٹا بھی اب گلاب ہوا
ظہیر حسن اکبرپوری

جسے شعور تھا اس کو خطاب مل نہ سکے
جو بے شعور تھا وہ صاحب خطاب ہوا
رئیس احمد رئیس بریلوی

کہ نفرتوں نے بڑھائی ہیں دوریاں ساری
کسی سے ملنے ملانے میں اجتناب ہوا
توفیق فاخری جلال پوری

وہ ظلم کرتا رہے اور ہم رہیں خاموش
بھلا جھکاؤں کا یہ کیسے کوئی جواب ہوا
ڈاکٹر عنایت حسین عباسی

علاؤالدین محمد منفق سنبھلی، آصف علی قادری، فیصل قادری گنوری، وغیرہ کے کلام بھی پیش کیے گئے اور داد و تحسین سے نوازا گیا۔ مشاعرہ میں ان تمام شعراء کرام نے اپنے مخصوص انداز میں کلام پیش کیے جسے خوب داد و تحسین سے نوازا گیا بعد ازاں صدر مشاعرہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب نے اپنی مختصر و جامع خطبۂ صدارت میں بزم کے اراکین و شعراء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔ ساتھ ہی زبان و بیان کے حوالے سے کہا کہ زبان و ادب کو ہم مذہبی و مسلکی خانوں میں تقسیم نہیں کر سکتے اچھا شاعر و ادیب تو وہی گردانا جاتا ہے جو انسانیت کی ترجمانی کرتا ہے۔ اخیر میں بزم کے روح رواں نگراں و ناظم مشاعرہ حمیدی خالد اعظم کے رسم شکریہ پر مشاعرے کا اختتام ہوا جبکہ اطلاع بزم ارمغان ادب کے رکن توفیق فاخری جلال پوری نے دی۔

حسد، کینہ انسان کو ہلاک اور دین ودنیا میں نقصان پہنچانے کا باعث ہے: مفتی عفان

مسلم کمیٹی امروھہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا 17 روزہ تقریبات کا پہلا اجلاس

امروہہ: سالار غازی مسلم کمیٹی رجسٹرڈ امروہہ کے زیر اہتمام جشن آمد رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مناسبت سے سالانہ منعقد ہونے والی سترہ روزہ تقریبات کا پہلا اجلاس نعتیہ محفل اور اصلاحی خطاب مدرسہ بازار رزاق امروہہ میں منعقد ہوا اجلاس کا آغاز قاری احسان استاد مدرسہ جامعیہ اعلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ کے ذریعے پیش کی گیی تلاوت قران پاک سے کیا گیا جسکے بعد امروہہ معروف نوجوان اور سینیر نعت گو اور نعت خواں حضرات ناظم حسین عارف ،مہربان امروہوی ،امجد امروہوی ،انیس امروہوی ،ڈاکٹر ناصر امروہوی،مبارک امروہوی ،ڈاکٹر جمشید کمال امروہوی ،مولانا سعد امروہوی ، زبیر ابن سیفیؔ ڈاکٹر لاڈلے رہبر، حسن امام ڈاکٹر افسر پرویز نے بارگاہ رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ جناب رسول اللہ ﷺ میں نذرانہ عقیدت ہدیہ نعت پیش کیا محفل نعت کی سرپرستی حاجی نسیم احمد خاں صدارت ڈاکٹر افسر پرویز سابق چیرمین بلدیہ کونسل امروہہ نے کی جبکہ نظامت کے فرائض معروف شاعر ڈاکٹر ناصر امروہوی نے بحسن خوبی انجام دئے اس محفل نعت کے بعد معروف علم دین شیخ الحدیث مدرسہ جامعیہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے سیرت طیبہ پر بصیرت افروز کیا مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے کہا کہ ماہ مبارک ربیع الاول کے انوار و برکات تمام عالم پر سایہ فگن ہیں یہ ہی پاک اور مقدس ماہ ہے جس میں اللہ ﷻ کے پیارے حبیب رحمت عالم سرور کائنات حضور اقدس حضرت محمد مصطفیٰ جناب رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور آپکی آمد کے ساتھ ہی دنیا ظلم جبر جہالت کی تاریکیوں سے نکلکر علم مساوات امن وسلامتی سے منور ہوگیی رسولِ اکرم ﷺ جس وقت دنیا میں مبعوث ہوئے اور نبوت سے سرفراز کیے گئے وہ دور دنیا کا نہایت عجیب اور تاریک ترین دور تھا، ظلم وستم، ناانصافی وحق تلفی، جبر وتشدد، خدا فراموشی وتوحید بیزاری عام تھی، اخلاق وشرافت کا بحران تھا، اور انسان ایک دوسرے کے دشمن بن کر زندگی گزار رہے تھے، ھمدردی اور محبت کے جذبات، اخوت ومودت کے احساسات ختم ہو چکے تھے، معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑا اور سالہا سال تک جنگ وجدال کا سلسلہ چلتا تھا، ایسے دور میں آپ ﷺ تشریف لائے ،اور پھر قرآنی تعلیمات ونبوی ہدایات کے ذریعہ دنیا کو بدلا، عرب وعجم میں انقلاب برپا کیا، عدل وانصاف کو پروان چڑھایا، حقوق کی ادائیگی کے جذبوں کو ابھارا، احترام انسانیت کی تعلیم دی، قتل وغارت گری سے انسانوں کو روکا، عورتوں کو مقام ومرتبہ عطا کیا، غلاموں کو عزت سے نوازا، یتیموں پر دستِ شفقت رکھا، ایثار وقربانی، خلوص ووفاداری کا مزاج بنایا، احساناتِ خداوندی سے آگاہ کیا، مقصدِ حیات سے باخبر کیا، رب سے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑا، جبینِ عبدیت کو خدا کے سامنے ٹیکنے کا سبق پڑھایا اور توحید کی تعلیمات سے دنیا کو ایک نئی صبح عطا کی، تاریکیوں کے دور کا خاتمہ فرمایا، اسلام کی ضیاپاش کرنوں سے کائناتِ ارضی کو روشن ومنور کردیا۔ آپ ﷺ نے فرد کی اصلاح کی، نبی اکرم ﷺ کا یقیناً انسانیت پر سب سے بڑا احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے بھولی بھٹکی انسانیت کو پھر سے خدا کے در پر پہنچایا اور احساسِ بندگی کو تازہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے یہ حیرت انگیز کارنامہ صرف 23 سالہ مختصر مدت میں انجام دیا۔ 23 سالہ دور میں آپ نے ساری انسانیت کی فلاح وصلاح اور کامیابی کا ایک ایسا نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ اس کی روشنی میں ہر دور میں انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے اور اصلاح وتربیت کا کام انجام دیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جن عظیم مقاصد کو دے کر دنیا میں بھیجا، آپ ﷺ نے ان مقاصد کو بروئے کار لا کر اپنی حیاتِ مبارکہ میں جدو جہد فرمائی وہ ہمارے لیے ایک رہنمایانہ اصول ہیں جانے کا یہ ہے کہ آپ ﷺ انسانوں کے دلوں کو پاک صاف کریں، ان کے دلوں میں کفر وشرک کی جو گندگیاں اور اخلاق واعمال کی خرابیاں ہیں ان کو نکال باہر کریں اور دلوں کو اس قابل بنائیں کہ وہ یادِ الٰہی کا مسکن اور محبتِ رسول ﷺ کا مرکز بن سکے؛ چناں چہ آپ ﷺ نے جہاں معاشرہ کی اجتماعی اصلاحی کوششیں کی، وہیں انفرادی طور پر بھی دلوں کی اصلاح کا اہتمام فرمایا۔ خدا کی حضوری کا احساس پیدا کیا، روزِ قیامت کی بازپرس کی فکر پیدا کی، اللہ تعالیٰ کے حاضر وناظر ہونے کا خیال دلوں میں راسخ کروایا۔ یہی نتیجہ تھا کہ معمولی درجہ کا گناہ بھی سرزد ہوجاتا یا تنہائیوں میں کسی جرم کا ارتکاب کرلیتے تو فوری رسالت مآب ﷺ کے حضور حاضر ہوکر اس کی تلافی کروالیتے؛ تاکہ آخرت کے سخت ترین عذاب سے حفاظت ہوجائے۔ مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے مزید کہا انسانی معاشرہ کو آلائشوں اور گندگیوں سے عمومی طور پر بچانا ہو تو فرداً فرداً انسانوں کی اصلاح ضروری ہے، اور یہ ہر انسان کے دل کی اصلاح پر موقوف ہے؛ اسی لیے سب سے پہلے دل کو درست کرنا ضروری ہے؛ کیوں کہ دل ہی تمام جسم کا سردار اور سارے اعضاء میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسمِ انسانی میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم صحیح ہوگا اور اگر وہ خراب ہوجائے تو جسم سارا فساد میں مبتلا ہوجائے گا، اس کے لیے آپ ﷺ نے امت کو اس بات کی تعلیم دی کہ ہمیں سب سے پہلے اپنے دل کو برائیوں سے پاک کرنا ضروری و لازم ہے؛ تاکہ اچھی طرح قلب میں محسنات جا گزیں ہوں۔ جو چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی اور دین ودنیا میں نقصان کا باعث ہوتی ہیں جیسے: حسد، کینہ، کذب، غیبت، بغض، عناد، طمع اور بخل ان تمام سے بہت اہتمام کے ساتھ بچنے کی تعلیم دی۔ دل کی اصلاح یقیناً سارے اعمال میں انقلابی روح پیدا کرنے والی آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا آخر میں صدر کمیٹی اقبال احمد خاں جنرل سکریٹری اقرار احمد انصاری اور کنوینر نعتیہ محفل کوثر علی عباسی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اس موقع پر جملہ عہدہ داران واراکین مسلم کمیٹی کے علاوہ کثیر تعداد میں اہلیان شہر موجود رہے

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

ردولی ایودھیا (نامہ نگار) جامعہ چشتیہ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ، ردولی شریف میں قدیم روایت کے مطابق دو ربیع الاول کو جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ اس محفل کی سرپرستی خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں صاحب قبلہ نے فرمائی، جبکہ جامعہ چشتیہ کے صدر مفتی و شیخ الحدیث مفتی شفیع عالم اشرفی نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ مفتی شفیع عالم اشرفی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت کے بارے میں علما و مشائخ کے درمیان مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض نے دو، بعض نے نو، بعض نے بارہ اور بعض نے آٹھ ربیع الاول کا ذکر کیا ہے لیکن خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کے مشائخ نے دو ربیع الاول کو ترجیح دی ہے اور صدیوں سے اسی تاریخ کو جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوتا آیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علما و مشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت ربیع الاول شریف میں اور دوشنبہ (پیر) کے دن ہوئی۔ اس بات کی صراحت خود حدیث نبوی میں موجود ہے کہ جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ دوشنبہ کو روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ میں دوشنبہ کے دن پیدا کیا گیا ہوں۔ مفتی صاحب نے ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت پیش آنے والے نورانی مناظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں نور دیکھا۔ انہوں نے حضرت عبدالمطلب کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب انہیں آپ ﷺ کی ولادت کی اطلاع دی گئی تو وہ کعبہ سے دوڑتے ہوئے آئے۔ جب حضور ﷺ کے ہونٹوں کے قریب کان لگایا تو محسوس کیا کہ آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے یہ کلمات ادا ہو رہے تھے: "ربی ھب لی امتی" یہ الفاظ اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ آغاز ہی سے اپنی امت کے غم خوار اور شفیق تھے۔ محفل کے صدراتی کلمات میں صاحب سجادہ نیر میاں نے نہایت مختصر جامع اور پراثر خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے مکمل ضابطۂ حیات اور بہترین نمونۂ عمل ہے۔ حضور ﷺ کی ذات اقدس ہر دور کے انسان کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کو جس پہلو سے بھی دیکھا جائے، وہ انسان کے دل و دماغ کو ایک نئی سمت عطا کرتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آج دنیا کی بڑی طاقتیں اپنے آپ کو سپر پاور قرار دیتی ہیں لیکن اگر وہ حضور ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو جان لیں گی کہ حقیقی سپر پاور وہ ہے جس کے پاس اخلاق، عدل، رحم اور بصیرت ہو۔ حضور ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ سبق دیا کہ وقتی نقصان برداشت کر کے بھی مستقبل کی عظیم کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس صحابہ کی مضبوط جماعت اور عسکری قوت موجود تھی، لیکن آپ ﷺ نے ایسے شرائط پر صلح کر لی جنہیں بظاہر ناقابلِ قبول سمجھا جا رہا تھا۔ مگر حضور ﷺ کی دوراندیشی نے یہی صلح بعد میں فتح مکہ جیسی عظیم کامیابی میں بدل دی۔ آج کے حکمرانوں کے لیے لازم ہے کہ وہ حضور ﷺ کی سیرت کے اس پہلو کو اپنائیں اور اپنے فیصلوں میں حکمت، صبر اور تحمل کو ترجیح دیں۔ اس موقع پر جامعہ چشتیہ کے پانچ طلبہ نے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی، جن کی گل پوشی کی گئی اور اساتذہ کرام نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ آخر میں خصوصی دعا پر یہ بابرکت اور روح پرور محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔

تلہر: میں جشن عید میلاد النبی کے سلسلے میں میٹنگ منعقد

شاہ جہاں پور 26 اگست (پی این ایس) تلہر میں جشن عید میلاد النبیؐ کے موقع پر محلہ کچا کٹرہ سے نکالے جانے والے جلوس محمدی کی تیاریوں کے حوالے سے شہر کے امام محمد صالح عرف سعد میاں کی صدارت میں میٹنگ ہوئی جس میں متفقہ طور پر اعلان کیا گیا کہ جلوس میں ڈی جے پر پابندی ہوگی۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا زبیر احمد رضوی نے کہا کہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے جلوس نکالا جا رہا ہے، اس لیے جلوس میں سجاوٹ کو برقرار رکھیں، سڑک کے ایک طرف چلیں، تاکہ کسی کو کوئی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور جو تبرک وغیرہ تقسیم کیا جارہا ہے وہ پھینکنے سے گریز کریں۔ میٹنگ میں غلام احمد رضا، حافظ سہیل رضا، سہیل میاں، سید افتخار علی، رو بید، حافظ نسیم، حافظ عقیل، اقبال حسین عرف پھولسیاں وغیرہ موجود تھے۔

سالانہ سترہ روزہ تقریبات کے عزم کے ساتھ مسلم کمیٹی کا استقبال ماہ ربیع الاول تقریب کا انعقاد

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) مسلم کمیٹی (رجسٹرڈ) امروہہ کے زیر اہتمام جشن آمد حضرت محمد مصطفیٰ جناب رسول اللہ ﷺ کی مناسبت سے استقبال ماہ ربیع الاول تقریب کا انعقاد برمکان صدر کمیٹی اقبال احمد خاں زیر سرپرستی محمد آصف قریشی اور زیر صدارت حاجی نسیم احمد خاں سابق صدر مسلم کمیٹی کے ہوا اس دوران ماہ ربیع الاول کی مبارک یاد پیش کرتے ہے حاضرین کو مقدس مہینے کی فضیلت سے روشناس کیا گیا اس کے ساتھ ہی مسلم کمیٹی رجسٹرڈ امروہہ کے زیر اہتمام سالانہ منعقد ہونے والی سترہ روزہ تقریبات کا مکمل خاکہ تیار کیا گیا۔ قانونی مشیر عارف ملک ایڈوکیٹ نے حاضرین کو ربیع الاول کے مقدس مہینے کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس سال بھی مسلم کمیٹی (رجسٹرڈ) کے زیر نگرانی ہر سال منعقد ہونے والی سترہ روزہ تقریبات کا انعقاد جوش وخروش کے ساتھ عقیدت واحترام کے ساتھ کیا جائے گا کنوینر فکری، اصلاحی اور بیداری کانفرنس مراد عارف ایڈوکیٹ نے اپنی تیاریوں سے حاضرین کو روبرو کیا۔ کمیٹی صدر اقبال احمد خان نے ماہ مبارک کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کمیٹی گزشتہ ستر برسوں سے عید میلاد النبیؐ کے تحت عظیم الشان سترہ روزہ تقریبات کا انعقاد کرتی ہے اس سال بھی اس کے تحت دینی بیداری اصلاحی اسلامی اجتماعات نعتیہ مشاعرہ اور کانفرنسوں کی تیاریاں کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جلوس محمدی سے متعلق تمام اہم ذمہ داریاں کمیٹی کے ذمہ داران اور اراکین کمیٹی کو سونپ دی گئی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں جلوس کو بیحد شائستگی اور احترام کے ساتھ شریک ہونے ہے ہر شہری اس میں اپنا تعاون کرتا ہے جلوس کے دوران کسی بھی انسان کو کو تکلیف آپکی وجہ سے نہیں ہونی چاہیے جو ہمارے نبی کا فرمان ہے تقریب کی نظامت کے فرائض حاجی اقرار احمد انصاری جنرل سکریٹری نے بحسن خوبی انجام دئے اس موقع پر بنیادی ممبر نعیم الحق صدیقی ،کوثر علی عباسی، رومی شفاعت، ترجمان مسلم کمیٹی سالار غازی، ڈاکٹر افسر پرویز، ریاض منصوری، عارف قریشی، عبدالوہاب سیفی، احسان سلمانی، عرفان قریشی، بابر بیگ، شہزاد انصاری، عطا النبی خان، انس عباسی، وسیم صدیقی، وسیم بھارتی، مونو خان، ظاہر احمد وغیرہ موجود تھے۔

سی ایم یوگی اور ایم ایل اے شلبھ منی کو جان سے مارنے کی دھمکی، پولیس تفتیش میں مصروف

دیوریا:26 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے دیوریا ضلع سے ایک سنگین معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں دیوریا صدر کے ایم ایل اے ڈاکٹر شلبھ منی ترپاٹھی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ یہ دھمکی ایم ڈی سراج نامی ای میل آئی ڈی سے بھیجی گئی ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر تحقیقات شروع کرتے ہوئے اسے سائبر سیل کے حوالے کردیا۔ یہ پورا معاملہ دیوریا کے گورکھپور روڈ پر واقع ایک مزار سے متعلق ہے۔ ایم ایل اے شلبھ منی ترپاٹھی نے پہلے شکایت کی تھی کہ یہ مزار ریلوے اوور برج کے قریب غیر قانونی طور پر بنایا گیا ہے اور اس کا دائرہ ہر سال بڑھتا جارہا ہے۔ ایم ایل اے نے سوال اٹھایا تھا کہ یہ سرکاری اراضی اور نیشنل ہائی وے پر کیسے بنایا گیا اور اس کی اجازت کس نے دی؟ ایم ایل اے نے اس معاملے پر جون 2025 میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے بھی ملاقات کی تھی۔ یہ دھمکی سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی اور ایک ویب سائٹ کے کمنٹ باکس میں لکھا گیا، "مزار کو چھو کر دیکھو، ہم صدر ایم ایل اے کو گولی ماردیں گے، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی حالت بھی خراب کردیں گے۔" اس پوسٹ کے وائرل ہونے کے بعد پولیس نے ازخود نوٹس لیا۔ دیوریا کے ایس پی وکرانت ویر نے کہا کہ معاملے کی جانچ شروع کردی گئی ہے۔ کمنٹ باکس کو چیک کیا جارہا ہے اور ای میل آئی ڈی اور آئی پی ایڈریس کو ٹریک کرنے کے لیے کیس سائبر سیل کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ پولیس اس معاملے کو بہت سنجیدگی سے لے رہی ہے۔

اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند میں بی بی اے، بی سی اے شعبہ میں نئے داخلہ لینے والے طلبہ وطالبات کے لئے اورینٹیشن پروگرام "ابتدا" کا انعقاد

دیوبند:26 /اگست (فیروز خان) اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند میں بی بی اے، بی سی اے شعبہ میں نئے داخلہ لینے والے طلبہ وطالبات کے لئے اورینٹیشن پروگرام "ابتدا" کا انعقاد کیا گیا، اس پروگرام کا مقصد طلبہ کو ادارے کے قواعد وضوابط اور تعلیمی نظام میں نظم وضبط برقرار رکھنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے ذریعے نئے طلباء کو کالج کے ماحول کو سمجھنے، ہم جماعتوں سے ملنے اور یونیورسٹی کے مقرر کردہ اہداف کو حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اس دوران ڈیپارٹمنٹ ہیڈ محترمہ خالدہ زویا نے طلبہ وطالبات کو کیریئر کی تعمیر کے لیے اہم ٹپس دیتے ہوئے کامیابی کے لئے وقت کی پابندی کو ضروری قرار دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کالج کے قیام سے ادارہ کی اب تک کی ترقی کے بارے میں بتایا۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر وکیل احمد نے کہا کہ یہ نئے طلباء کے لیے خوش قسمتی کی بات ہے کہ انہیں یہاں ماہر اور تجربہ کار اساتذہ سے رہنمائی ملے گی۔ انہوں نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی دلچسپی اور پسندیدہ سبجیکٹ کے ذریعہ تعلیمی دشواریوں کو آسانی سے حل کرسکتے ہیں۔ انہوں نے طلباء کو سمجھایا کہ آنے والے وقت میں ان کے سامنے مواقع کے ساتھ ساتھ چیلنجز بھی ہوں گے لیکن کامیابی صرف ان لوگوں کو ملتی ہے جو کھلے ذہن، سیکھنے کی عادت اور خود کو بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اس موقع پر منیجمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے صاحب علی، فضل الرحمن، محمد عثمان، شبھم کمار، کاشف صدیقی اور شہباز وغیرہ موجود تھے۔

میں تم کو بتاتا ہوں کہ کیسا ہے مدینہ ☆ دنیا میں ہی جنت کا نمونہ ہے مدینہ

عید میلاد النبی کی 17 روزہ تقریبات کا پہلا پروگرام نعتیہ مشاعرہ منعقد

امروہہ (سید شیبان قادری) جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی 17 روزہ تقریبات کا پہلا پروگرام نعتیہ مشاعرہ برائے ایصال ثواب ڈاکٹر محمد احسان حسین محلہ محلہ نوبت خانہ میں ماسٹر اسلم عثمانی کے مکان پر منعقد کیا۔ جس کی صدارت انجینئر دانش صدیقی نے کی۔ مہمانِ خصوصی معروف عالم دین مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر آج ہم اپنی زندگیوں کو سیرت النبی کے سانچے میں ڈھال لیں تو ہمارے گھروں میں محبتیں قائم ہوسکتی ہیں، محلوں میں امن اور معاشرے میں عدل وانصاف قائم ہوسکتا ہے۔ سیرت کا پیغام یہ ہے کہ ہم جھوٹ، نفرت اور ظلم سے دور رہیں اور سچ، محبت اور انصاف کو اپنائیں۔ مشاعرہ کی نظامت اسلم عثمانی اور نوجوان شاعر سید شیبان قادری نے مشترکہ طور پر کی۔ مشاعرہ کا آغاز قاری احسن اللہ نے تلاوت قرآن سے کیا۔ اس کے شعراء نے بارگاہ رسالت مآب نعت شریف پیش کی۔ منتخب اشعار درج ذیل ہیں۔

محفل سجا کے دیکھئے خیر الانام کی
بارش فلک سے ہوگی دُرود و سلام کی
(زبیر ابن سیفی)

تبصرہ قوم پہ کرنا ہے تو یہ لازم ہے
پہلے خود اپنا بھی کردار سنوارا جائے
(لاڈلے رہبر)

وحشی ،اور درندوں کو تہذیب سکھایا کرتے ہیں
میرے آقاؐ تلواروں کو پھول بنایا کرتے ہیں
(ڈاکٹر جمشید کمال)

میں تم کو بتاتا ہوں کہ کیسا ہے مدینہ
دنیا میں ہی جنت کا نمونہ ہے مدینہ
(مولا سعد امروہوی)

ہے جو حسرت تو ایک حسرت ہے
ہم بھی کہلائیں خادمانِ رسولؐ
(ڈاکٹر مبارک امروہوی)

میں نعت کہنے کو بیتاب ہوتا ہوں جب بھی
مرے حضورؐ کی فوراً مدد پہنچتی ہے
(سید شیبان قادری)

ہجرِ طیبہ کی گھنی رات کوئی لمحہ اور
دل بیتاب سنبھل جا کے سحر آتی ہے
(ڈاکٹر ناصر امروہوی)

کیا حسیں محفل سجی ہے احمدِ مختار کی
ایسا لگتا ہے سواری آئی ہر سرکار کی
(حبیب احمد)

اندھیرے چھٹ گئے سارے جب آئے رحمت عالم
ضیائے حق تعالیٰ ہے ضیائے رحمت عالم
(انیس احمد)

آدم سے لے کے حضرت عیسیٰ کی ذات تک
سردارِ انبیاء کی امامت کے دھوم ہے
(مہربان امروہوی ایڈوکیٹ)

ان کے علاوہ ناصر عزیز ایڈووکیٹ، محمد فہیم و دیگر نعت خواں حضرات نے بھی نعت کلام پیش کیا۔ اس موقع پر محبوب حسین زیدی، نعیم الحق، ڈاکٹر ظفر محمود، خورشید حیدر زیدی، چندن نقوی، انجینئر دانش صدیقی، علی امام رضوی، مراد عارف ایڈوکیٹ، منصور احمد ایڈووکیٹ، قمر نقوی، حاجی ناصر فاروق محمد احمد زیدی، عبدالقیوب رائینی، عدنان مسرور، سرکار عالم، فہیم نبی، دلشاد معویز کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ آخر میں مفتی صاحب نے دعا کرائی۔ محفل کے کنوینر اسلم عثمانی نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

ووٹرادھیکار یاترا نکالنے والے کانگریس پارٹی لیڈران کو پولیس نے ان کے گھروں میں کیا نظر بند

دیوبند:26 /اگست (فیروز خان) کانگریس پارٹی کی اعلیٰ قیادت کی ہدایت پر دیوبند اسمبلی علاقہ میں نکالی جانے والی ووٹ چوروں، گدی چھوڑو (ووٹرادھیکار یاترا) کو روکنے کے لئے انتظامیہ نے کانگریس پارٹی کی ضلع نائب صدر شازیہ ناز سمیت کانگریس پارٹی کے دیگر مقامی لیڈران کو ان کے گھروں میں نظر بند کردیا۔ جیسے ہی کانگریس کارکنان کو پارٹی لیڈران کی نظر بندی کی خبر ملی تو وہ بڑی تعداد میں اپنے حامی لیڈران کے گھر پہنچ گئے۔ اس موقع پر کانگریس پارٹی لیڈران نے کہا کہ ووٹرادھیکار یاترا کو عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے، بی جے پی حکومت کی پابندیوں کے باوجود کانگریس پارٹی ووٹروں کے حقوق کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آئین کے تحفظ کی قسم کھائی ہے اور ہم قانون پر عمل کرتے ہوئے، اپنی تحریک جاری رکھیں گے کیونکہ ہمارا آئین ہمیں احتجاج کا حق دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمیں یاترا نکالنے کی اجازت نہیں ملی ہے باوجود اس کے جب تک ملک کے ووٹر کے حقوق اور ملکی آئین کا تحفظ یقینی نہیں ہوجاتا تب تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ووٹرادھیکار یاترا کو روکنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بی جے پی حکومت ہماری تحریک سے خوف زدہ ہے۔

جلوس محمدی 5 ستمبر کو صبح 8 بجے نکالا جائے گا

شاہ جہاں پور 26 اگست (پی این ایس) تلہر شہر کی مشہور درگاہ حضرت سید شاہ شمس الدین میاں محلہ کچا کٹرہ سے ہر سال عید میلاد النبی کے موقع پر نکالے جانے والی جلوس محمدی 5 ستمبر کو صبح 8 بجے نکالا جائے گا۔ جو درگاہ سے شروع ہوکر آریہ سماج، ہاسپٹل روڈ، اولڈ روڈویز، معظم پور، پیر غیب تالاب، پکا کٹرا، دلازق نگر، چوبیہ بازار، کنکر، نیت گنج، ہندو پٹی، زبیر گڑھ، تیراہا سے ہوتا ہوا کچا کٹرہ پر اختتام پذیر ہوگا۔ جلوس محمدی کی صدارت سٹی امام محمد صالح عرف سعدان میاں کریں گے اور سٹی قاضی محمد اکرم سلیم کی قیادت میں درگاہ شمشیر علی کے سجادہ نشین سید افتخار علی ہوں گے اور جلوس کا اہتمام ان کے متعلقہ انجمنوں کے ائمہ کرام حافظ رضا حافظ ساجد خان، قاری اور لیش رضا، حافظ نسیم، حافظ عقیل، حافظ فہیم، حافظ واجد، حافظ ریحان، حافظ زاہد، حافظ غلام احمد رضا کریں گے۔ جلوس میں مولانا زبیر احمد، مفتی یاد علی، قاری غلام احمد رضا، اقبال حسین عرف پھول میاں خطاب کریں گے۔ جلوس کے منتظمین نے تمام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی تمام تنظیمیں جلوس میں شرکت کرکے پیغمبر اسلام کے 1500 ویں یوم ولادت کی مبارکباد پیش کریں۔

بارہ ربیع الاول سے قبل پولیس کی جائزہ میٹنگ

پولیس اور شہری مل کر بنائیں گے محفوظ ماحول

کانپور:26 اگست (پی این ایس) آئندہ بارہ ربیع الاول کے پیش نظر کانپور پولس انتظامیہ پوری طرح چوکس ہوگئی ہے۔ جوائنٹ کمشنر آف پولیس لا اینڈ آرڈر آشوتوش کمار کی صدارت میں پولیس آفس کے آڈیٹوریم میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ کا مقصد تہوار کو پرامن اور ہم آہنگی کے ماحول میں منعقد کرنا تھا۔ میٹنگ میں ڈی سی پی ایسٹ، ویسٹ، ساؤتھ، سینٹرل، ٹریفک، میونسپل کمشنر سمیت کئی سینئر افسران موجود تھے۔ اس کے علاوہ شہر کے مختلف علاقوں سے معزز شہری اور امن کمیٹی کے ارکان بھی اجلاس کا حصہ بنے۔ جوائنٹ کمشنر آف پولیس آشوتوش کمار نے کہا کہ بارہ ربیع الاول جیسے مذہبی موقع پر بھائی چارے اور باہمی ہم آہنگی کا پیغام سب سے اہم ہے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت کی کہ وہ شہر کے حساس علاقوں میں خصوصی چوکسی اختیار کریں۔ ہر پولیس اسٹیشن کو اپنے علاقوں میں گشت بڑھانے، چوکسی رکھنے اور پرہجوم علاقوں میں اضافی پولیس فورس تعینات کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ملاقات میں ٹریفک کے نظام پر بھی خصوصی گفتگو ہوئی۔ ٹریفک پولیس سے کہا گیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جلوسوں اور مذہبی پروگراموں کے دوران راستوں پر جام نہ ہو۔ اس کے لیے متبادل روٹ پلان اور ٹریفک ڈائیورژن کی تیاری پر زور دیا گیا۔ اجلاس میں امن کمیٹی کے اراکین اور شہریوں کے نمائندوں نے بھی اپنی تجاویز دیں۔ سبھی نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تہوار کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے انتظامیہ اور عوام کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ پولیس حکام نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی قسم کی افواہ یا اشتعال انگیز سرگرمی کے بارے میں فوری طور پر انتظامیہ کو مطلع کریں، تاکہ صورتحال خراب ہونے سے پہلے ہی اس پر قابو پایا جاسکے۔

الیکٹرانکس شعبہ بھارت کی معیشت کا تیزی سے ابھرتا ہوا میدان ہے

وزیر اعلیٰ نے مجوزہ 'اتر پردیش الیکٹرانکس پرزہ جات مینوفیکچرنگ پالیسی-2025 'پر تبادلہ خیال کیا، ضروری ہدایات جاری کیں

لکھنؤ:26 اگست۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر بلائی گئی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں مجوزہ اتر پردیش الیکٹرانکس پرزہ جات مینوفیکچرنگ پالیسی-2025 پر غور و خوض کیا اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات جاری کیں۔یہ پالیسی آئی ٹی و الیکٹرانکس محکمہ نے تیار کی ہے۔وزیر اعلیٰ نے ریاست کو الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کا عالمی مرکز بنانے کے مقصد سے یہ پالیسی نافذ کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ الیکٹرانکس سیکٹر آج بھارت کی معیشت کا سب سے تیزی سے ترقی کرتا ہوا شعبہ ہے۔آج بھارت دنیا کا دوسرا سب سے بڑا موبائل تیار کرنے والا ملک ہے، جس میں اتر پردیش کی حصہ داری تقریباً 60 فیصد ہے۔ریاست کو اس شعبے کی بے پناہ امکانات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ آٹھ برسوں میں ریاست نے صنعتی ترقی کے میدان میں تاریخی کامیابی حاصل کی ہے۔اب وقت آ گیا ہے کہ اتر پردیش الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ میں بھی عالمی سطح پر ایک منفرد شناخت قائم کرے۔ یہ پالیسی وزیر اعظم نریندر مودی کے "آتم نربھر بھارت" اور "میک ان انڈیا" کے عزم کو مضبوط بنائے گی اور ریاست کی معیشت کو نئی بلندیوں پر لے جائے گی۔وزیر اعلیٰ نے پالیسی کی دفعات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے مرکز کی الیکٹرانکس کمپونینٹ مینوفیکچرنگ اسکیم کے ساتھ ساتھ اتر پردیش کی طرف سے اضافی ترغیبات (ٹاپ اَپ انسینٹیوز) دیے جائیں۔

اسی طرح: سرمایہ کاری پر کشش سبسڈی، اضافی مراعات، اسٹامپ ڈیوٹی و بجلی کے بل میں چھوٹ، سود پر سبسڈی، لاجسٹکس و آپریشنل مدد جیسے اقدامات شامل کیے جائیں۔انہوں نے کہا کہ جو سرمایہ کار ریاست میں روزگار پیدا کریں اور مقامی نوجوانوں کو ترجیح دیں، انہیں خصوصی مراعات دی جائیں۔

وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ اس پالیسی پر شفاف اور وقت بند طریقے سے عملدرآمد کیا جائے۔سرمایہ کاروں کو سنگل ونڈو سسٹم کے تحت تمام سہولیات فراہم کی جائیں اور ایز آف ڈوئنگ بزنس کو سب سے اعلیٰ ترجیح دی جائے۔نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع کو صنعتوں کی حقیقی ضروریات سے جوڑا جائے اور اسکل ڈیولپمنٹ پروگرام اسی کے مطابق چلائے جائیں۔انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کو الیکٹرانکس پرزہ جات کی تیاری کا عالمی مرکز بنانے کے لیے ٹھوس ایکشن پلان تیار کیا جائے۔

یہ پالیسی: غیر ملکی سرمایہ کاری کو متوجہ کرے گی، درآمدات پر انحصار کم کرے گی، گھریلو قدر میں اضافہ کرے گی، اور زرمبادلہ کی بچت میں مددگار ثابت ہوگی۔محکمہ جاتی افسران نے وزیر اعلیٰ کو آگاہ کیا کہ: مالی سال 2014-15 میں بھارت میں صرف 1.9 لاکھ کروڑ روپے کے الیکٹرانکس مصنوعات تیار ہوتے تھے، جبکہ مالی سال 2024-25 میں یہ رقم بڑھ کر 11.3 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی ہے۔موبائل پیداوار 18 ہزار کروڑ روپے سے بڑھ کر 5.45 لاکھ کروڑ روپے، اور موبائل برآمدات 1500 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہیں۔ مالی سال 2023-24 میں اتر پردیش سے تقریباً 37 ہزار کروڑ روپے کا الیکٹرانکس ہارڈ ویئر برآمد کیا گیا۔میٹنگ میں بتایا گیا کہ مجوزہ پالیسی کا ہدف اگلے پانچ سالوں میں 50 بلین امریکی ڈالر مالیت کی الیکٹرانکس پیداوار کرنا ہے، اور تقریباً 10 لاکھ براہ راست و بالواسطہ روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔یہ پالیسی ریاست کو 1 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے ہدف میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

وزیر اعلیٰ کو یہ بھی بتایا گیا کہ: پالیسی تحقیق و ترقی، جدت طرازی (انوویشن)، مہارت افزائی (اسکل ڈیولپمنٹ) اور اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کو فروغ دے گی۔ نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا اور یمنا ایکسپریس وے اتھارٹی میں قائم الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کلسٹرز کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔ جیور انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور دہلی-ممبئی صنعتی راہداری (Industrial Corridor) کے ذریعے ریاست کو عالمی سپلائی چین میں مزید مضبوط پوزیشن حاصل ہوگی۔

وزیر نریندر کشیپ نے پسماندہ طبقات بہبود اور معذور بہبود محکموں کی اسکیموں کا جائزہ لیا

استفادہ کنندگان کو بروقت فوائد فراہم کرنے، آگاہی مہم کو تیز کرنے نیز روزگار میلوں کے انعقاد کی ہدایات

لکھنؤ:26 اگست۔محکمہ پسماندہ طبقات بہبود اور معذور بہبود کے ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) نریندر کشیپ نے منگل کو ودھان سبھا واقع آڈیٹوریم میں دونوں محکموں کی اسکیموں کا مشترکہ جائزہ لیا۔انہوں نے کہا کہ 2 اکتوبر گاندھی جینتی پر، ہم محکمہ معذور بہبود اور پسماندہ طبقات کی اسکیموں سے مستفید ہونے والوں کو فائدہ پہنچایا جائے گا۔اس موقع پر پہلی مرتبہ وقت سے پہلے اہل طلبہ میں وظائف تقسیم کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ محکمہ جاتی اسکیموں پر سال بھر پروگرام منعقد کریں، تاکہ اسکیموں کی زیادہ سے زیادہ تعداد میں استفادہ کنندگان تک رسائی کو یقینی بنایا جاسکے۔میٹنگ میں پسماندہ طبقے کی بہبود کے محکمے کی اسکیموں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر موصوف نے اسکالرشپ، فیس کی واپسی، کمپیوٹر ٹریننگ اور شادی گرانٹ اسکیموں کی تازہ ترین پیشرفت کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے ہدایت دی کہ زیادہ سے زیادہ اہل طلباء گاندھی جینتی تک اسکالرشپ اسکیم کے فوائد حاصل کرنے کے قابل ہوں۔اس کے لیے اضلاع کے بیسک ایجوکیشن افسران اور ڈسٹرکٹ بیک ورڈ کلاس ویلفیئر افسر کے درمیان تال میل قائم کیا جائے اور اسکولی سطح پر خصوصی عوامی بیداری مہم چلائی جائے۔میرج گرانٹ اسکیم کے تحت موصول ہونے والی درخواستوں کی بروقت ادائیگی اور فوری نمٹانے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی بھی سطح پر غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے کمپیوٹر ٹریننگ اسکیم میں ٹرپل سی اور او لیول کے علاوہ جدید تکنیکی تربیت کو شامل کرنے کی تجویز تیار کرنے کی ہدایت کی۔معذور بہبود محکمے کے جائزہ میں انہوں نے مالی امداد، اسکالرشپ، آلات کی تقسیم، خود روزگار کی تربیت، شادی کی ترغیبات، شاپ آپریشن اور مفت بس سفر کی سہولت جیسی اسکیموں کی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور ان کی تشہیر کو مزید موثر بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ معذور افراد کو خود انحصار بنانے کے لیے محکمہ جاتی سطح پر روزگار میلے منعقد کیے جائیں۔انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے 3 دسمبر 2025 کو منعقد ہونے والے عالمی یوم معذوری" کے موقع پر ریاستی سطح کے ایوارڈ دیے جائیں گے۔اس کے لیے اضلاع سے 30 اگست 2025 تک تجاویز طلب کی جارہی ہیں۔وزیر کشیپ نے عہدیداروں کو میڈیا، سوشل میڈیا، اسکولوں، پنچایتوں، شہری اداروں اور مقامی کیمپوں کے ذریعہ ایک جامع مہم چلانے کی ہدایت دی تاکہ اسکیموں کی معلومات سماج کے آخری فرد تک پہنچ سکے۔ انہوں نے کہا کہ نچلی سطح پر اسکیموں کو نافذ کر کے زیادہ سے زیادہ اہل مستفیدین کو جوش و خروش سے استفادہ کرنا چاہیے۔

لکھیم پور کی چندن چوکی ایکوٹورازم کی نئی شناخت بنے گی

سیاحوں کو جنگلی حیات اور فلاح و بہبود کی منزل کی سہولت ملے گی: جیویر سنگھ

لکھنؤ:26 اگست۔سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے لکھیم پور کھیری میں چندن چوکی کو ایک اہم ماحولیاتی سیاحت اور فلاح و بہبود کی منزل کے طور پر تیار کرنے کے منصوبے کو تیز کیا ہے۔یہ منصوبہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت تیار کیا جائے گا۔اس منصوبے میں ماحول دوست رہائش کی سہولیات، فلاح و بہبود کے مراکز، مہم جوئی کی سرگرمیاں، ریسٹورن کے ساتھ ساتھ مقامی لوگوں کے ذریعہ چلائے جانے والے ہوم اسٹے، سوینئر شاپ اور ویک اینڈ ہاٹ شامل ہوں گے۔محکمہ سیاحت کا مقصد اس ترقی کے ذریعے علاقے میں پائیدار سیاحت اور مقامی کمیونٹی کی شرکت کو فروغ دینا ہے۔اس کام میں تھارو قبائل اور سیلف ہیلپ گروپس اہم کردار ادا کریں گے، تاکہ سیاح یہاں آ کر مقامی ثقافت کا تجربہ کر سکیں۔یہ اطلاع اتر پردیش کے وزیر سیاحت جیویر سنگھ نے دی۔انہوں نے کہا کہ اس منصوبے میں عالمی معیار کی رہائشی سہولیات، فلاح و بہبود کے مراکز، ایڈونچر سرگرمیوں کی سہولیات، ریستوراں اور کمیونٹی کی شرکت کے تجربات شامل ہوں گے۔ان میں ہوم اسٹے، دستکاری اور ویک اینڈ ہاٹ جیسی سرگرمیاں شامل ہوں گی۔اس منصوبے سے مقامی کمیونٹی کے لیے روزگار اور آمدنی کے مواقع بھی وضع ہوں گے۔وزیر سیاحت نے کہا کہ 2024 میں ریکارڈ 57 لاکھ سیاحوں نے لکھیم پور کھیری کا دورہ کیا، اسی وقت، 2025 کی پہلی سہ ماہی میں ہی تقریباً 6.5 لاکھ سیاح نیپال سے متصل اس علاقے کا دورہ کر چکے ہیں۔ وزیر نے کہا کہ اس سال سیاحوں کی تعداد میں 12-15 فیصد اضافہ متوقع ہے۔ بڑھتی ہوئی آمد سے پتہ چلتا ہے کہ لکھیم پور کھیری تیزی سے اتر پردیش کے اہم سیاحتی مقامات میں اپنی شناخت بنا رہا ہے۔ دودھوا ٹائیگر ریزرو کے قریب واقع چندن چوکی کو اس طرح سے تیار کیا جا رہا ہے کہ یہ جنگلی حیات کی سیاحت کو تندرستی، ثقافت اور دیہی زندگی کے ساتھ جوڑ سکے۔اس کا مقصد ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے ساتھ ساتھ دہلی-این سی آر خطے سے آنے والوں اور بین الاقوامی سیاحوں کو فطرت کے قریب لانا ہے۔سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ محترم وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں، ہم ماحولیاتی سیاحت کے میدان میں اتر پردیش کو ملک کا بہترین سیاحتی مقام بنانے کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ چندن چوکی کو ایک ماحولیاتی سیاحت اور فلاح و بہبود کے مرکز کے طور پر ترقی دینے سے نہ صرف ریاست کے قدرتی ورثے کو ایک نئی جہت ملے گی بلکہ دیہی معیشت کو بھی تقویت ملے گی۔ ہمارا مقصد سیاحت کو ثقافت، فطرت اور روزگار وضع کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ بنانا ہے۔ڈائرکٹر ایکوٹورازم پرکھر مشرا نے کہا کہ چندن چوکی کو ایک جامع سیاحتی مرکز کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے جہاں سیاح فلاح و بہبود، ایڈونچر اور دیہی زندگی کا ایک ساتھ تجربہ کر سکتے ہیں۔ یہاں کی ترقی مکمل طور پر ماحول دوست ہوگی۔ پہلے سے تیار شدہ ڈھانچے اور کم اثر والی تعمیر نہ صرف فطرت کی حفاظت کرے گی بلکہ پائیدار سیاحت کو بھی فروغ دے گی۔

نبی پاکؐ نے پوری دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دیا: مولانا محمد مشتاق

اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام "۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ و سیرت صحابہؓ و تحفظ شریعت" کا انعقاد

لکھنؤ،۲۶ر اگست۔ نبی پاکؐ کی زندگی تمام انسانوں کے لیے اسوہ ہے، وہ سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔انہوں نے پوری دنیا کو توحید و رسالت اور امن و سلامتی کا پیغام دیا۔صحابہ کرامؓ کی جماعت اسلام سے قبل جہالت و گمراہی کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ آپؐ کی تربیت اور فیض سے وہ دنیا کی ایک قابل تقلید جماعت بن گئی۔ان خیالات کا اظہار مولانا محمد مشتاق صدر آل انڈیا سنی بورڈ نے کیا۔ وہ آج دارالعلوم فرنگی محل میں ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے منعقد ہونے والے بارہ روزہ جلسہ بعنوان "جلسہ سیرت النبیؐ، سیرت صحابہؓ و تحفظ شریعت" کے دوسرے جلسے کو خطاب کر رہے تھے۔

مولانا نے کہا کہ ہم سب آپؐ کی امت کے فرد ہیں اور ہم کو آپؐ کی نسبت پر فخر ہے۔ہم آپؐ کی شان میں کسی بھی طرح کی بے ادبی اور گستاخی گوارا نہیں کر سکتے۔ہم حضورؐ اور حضورؐ کے اصحاب کرام سے عشق و محبت رکھتے ہیں اور یہی ایک مومن کی پہچان ہے۔انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے ہم اپنا طرز حیات بدلیں اور اسوہ رسولؐ کی روشنی میں اپنی زندگی گزاریں۔ آج پوری دنیا ایک بار پھر جہالت و گمراہی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ بدعنوانی اور بے حیائی عام ہے۔ ہر شخص اپنے مفاد کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ہم سب مل کر عہد کریں کہ اپنی زندگی اسوہ رسولؐ کے آئینہ اور سیرت پاکؐ کی روشنی میں بسر کریں گے۔ جلسے کا آغاز قاری محمد تنویر عالم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بارگاہ رسالت مآبؐ میں نذرانہ عقیدت و حمد و نعت و منقبت دارالعلوم فرنگی محل کے استاد قاری قمر الدین نے پیش کیا۔نظامت کے فرائض مولانا محمد ہارون نظامی نے انجام دیے۔ جلسے کا اختتام مولانا محمد مشتاق کی دعا پر ہوا۔اس موقع پر دارالعلوم کے اساتذہ مولانا اظہر الدین، مولانا عتیق الرحمن، قاری قمر الدین، قاری تنویر عالم، قاری عبدالمغیث، قاری محمد شمیم، قاری محمد ارشاد اور طلبہ موجود تھے۔

عید میلاد النبیؐ میں نبی کے اسوہ کو اپنانے سے اس کی افادیت میں اضافہ: اقبال ہاشمی

آل انڈیا محمدی مشن کے زیر اہتمام "جامعہ بحر العلوم فرنگی محل" میں جلسے کا انعقاد

لکھنؤ 26 اگست (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کے زیر اہتمام جامعہ بحر العلوم فرنگی محل میں مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی سرپرست آل انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن کی صدارت میں 12 روزہ جشن عید میلاد النبی کی پروگرام کا اہتمام کیا جارہا ہے۔اس حسین موقع پر سامعین کو خطاب کرتے ہوئے محمدی مشن کی قومی صدر سید اقبال ہاشمی نے فرمایا کہ ماہ ربیع الاول اپنی جلوہ سامانیوں کے ساتھ ہمارے بیچ رونما ہو گیا ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کا انتہائی فضل ہے کہ بارہ ربیع الاول کو ہمارے آقا و مولاؐ کی صبح صادق کے وقت اس دنیا میں تشریف آوری کے سبب تمام عیدوں سے بڑھ کر عید کا دن بن گیا اور یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے موسوم ہوا۔اور ماہ رحمت بن کر تمام دنیا و آخرت کی انعامات سے سرفرازی کا سبب بنا۔سید اقبال ہاشمی نے فرمایا کہ ہمارا دین رسمی نہیں ہے بلکہ نبیؐ نے خود عملی زندگی گزار کر اپنی امت کو بھی عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔سید اقبال ہاشمی نے فرمایا اپنے گھروں میں ہم سبھی کو میلاد شریف کر کے اپنے بچوں کو اصل عملی زندگی گزارنے کا سبق دینا چاہیے اور درود شریف کی کثرت پورے آداب کے ساتھ محبت و خلوص کے ساتھ کرنا چاہیے۔سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اطلاع دی کی عید میلاد النبی کے مبارک موقع پر 5 ستمبر بروز جمعہ کو ہر سال کی طرح اس سال بھی جلوس محمدی مختلف علاقوں سے نکل کر درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ پہنچے گا۔درگاہ سے مرکزی جلوس محمدی برامد ہو کر منڈی کراسنگ چرک چورا ہا ہوتے ہوئے جیوتی با پھولے پارک میں پہنچ کر جشن عید میلاد النبی میں تبدیل ہو جائے گا۔سید اقبال ہاشمی نے عوام الناس سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تمام عاشقان رسول اپنے اپنے گھروں میں ہرے پرچم نصب کریں اور روزانہ اپنے گھروں میں عید میلاد النبی کی محفلیں کا اہتمام کریں زور زور سے درود و سلام کا نذرانہ حضورؐ کی بارگاہ میں پیش کریں اور ملک کی خوشحالی کے لئے دعا کریں۔ محفل کا آغاز استاد دارالعلوم ہذا مولانا عبدالقدوس صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضورؐ کی بارگاہ میں نعت پاک کے نذرانے محمد سیف اور محمد راشد نے پیش کئے۔ درود و سلام و قل شریف کے بعد مولانا عفان عتیق میاں فرنگی محلی کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔اس موقع پر آل انڈیا محمدی مشن کے طارق ہاشمی ایڈوکیٹ، قاری سعید، ایم یو صدیقی، مولانا سجاد، قاری شکیل نظامی، ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی و دیگر شہر کے معزز لوگوں نے خاص طور سے شرکت کی۔

یوگی 2425 ہیڈ نرسوں اور 13 فارماسسٹوں کو دیں گے تقرری لیٹر

لکھنؤ:26 اگست (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بدھ کو لوک بھون آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک پروگرام میں چائلڈ ڈیولپمنٹ اینڈ نیوٹریشن ڈپارٹمنٹ میں 2,425 نئے منتخب ہیڈ نرسوں اور 13 فارماسسٹوں کو تقرری لیٹر سونپیں گے۔یہ تقریب گزشتہ دو دہائیوں میں محکمہ اطفال اور غذائیت میں سب سے بڑی تقرری ہے، جو خواتین کو بااختیار بنانے اور صحت کی خدمات کو مضبوط بنانے کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز اینڈ نیوٹریشن ڈپارٹمنٹ کی ڈائریکٹر سرنیت کور بروکا نے کہا کہ امیدواروں کا انتخاب اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن نے کیا ہے۔ انتخاب کا عمل مکمل طور پر شفاف اور منصفانہ رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ خود نئے منتخب امیدواروں کو تقرری لیٹر تقسیم کریں گے۔

نائب صدر کے امیدوار جسٹس بی۔سدرشن ریڈی کے لکھنؤ آمد پر استقبال

لکھنؤ 26 اگست۔بھارت کے نائب صدر کے عہدے پر انڈیا اتحاد (INDIA Alliance) کے امیدوار جسٹس بی۔سدرشن ریڈی کے لکھنؤ آمد پر اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے (سابق وزیر) کانگریس لیجسلیٹیو پارٹی کی لیڈر آرادھنا مشرا 'مونا'، پرمود تیواری اور بڑی تعداد میں کانگریس کارکنان کی موجودگی میں چودھری چرن سنگھ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔اس کے بعد جسٹس بی۔سدرشن ریڈی جی ریاستی کانگریس دفتر پہنچے جہاں ریاستی کانگریس صدر اجے رائے (سابق وزیر) کی قیادت میں ہزاروں کارکنان نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔کانگریس دفتر پہنچ کر سب سے پہلے جسٹس سدرشن ریڈی نے احاطہ دفتر میں نصب مجسموں پر پھول نچھاور کر کے خراج عقیدت پیش کیا جن میں شامل تھے بابائے قوم مہاتما گاندھی، آزاد بھارت کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو (بھارت رتن) بھارت کی پہلی خاتون وزیر اعظم اندرا گاندھی (بھارت رتن) جدید بھارت کے معمار سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی، اس کے بعد دفتر کے اندر ایک مختصر ضیافت کے دوران جسٹس بی۔سدرشن ریڈی نے ریاستی صدر اجے رائے، آرادھنا مشرا مونا رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری جناب کشور لال شرما عمران مسعود اکیش راٹھور تنوج پنیا رکن اسمبلی ویریندر چودھری سابق وزیر نسیم الدین صدیقی قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ سابق وزیر نقول دوبے وغیرہ کے ساتھ آئندہ انتخابات پر تفصیلی گفتگو کی۔اسی سلسلے میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر شری شیام لال پال بھی ریاستی کانگریس دفتر پہنچے جن کا استقبال اتر پردیش کانگریس میڈیا ونگ کے وائس چیئرمین منیش سریواستو ہندوی نے گلدستہ پیش کر کے کیا اور عزت و احترام کے ساتھ انہیں اجلاس میں شرکت کے لیے ہال تک پہنچایا۔اس موقع پر یوپی کانگریس کے لیگل ڈپارٹمنٹ کے کوآرڈینیٹر آصف رضوی رنکو ٹیچرز سیل کے ریاستی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر امیت کمار رائے اور کو-کوآرڈینیٹر پروفیسر شروَن کمار گپتا بھی خصوصی طور پر موجود تھے۔جسٹس بی۔سدرشن ریڈی کے دفتر آمد پر دیگر نمایاں شخصیات میں شامل تھے، سابق رکن اسمبلی شری شیام کشور شکلا، گیا دین انوراگی، سابق ریاستی جنرل سیکریٹری مکیش سنگھ چوہان، ضلع کانگریس صدر رودر دمن سنگھ ببلو، شہر کانگریس صدر امت سریواستو تیاگی، ڈاکٹر شہزاد عالم، ریاستی ترجمان انشو اوستھی، پرینکا گپتا، سچن راوت، ڈاکٹر سدھا مشرا، ڈاکٹر پرمود کمار پانڈے، سشیل تیواری، سینئر کانگریسی لیڈر دیویندر ترپاٹھی، اسمیتا شرما، ویریندر مدان، ڈاکٹر لالتی دیوی، پرمود سنگھ، اونکار ناتھ سنگھ، ارجی رضا برجندر سنگھ، سشیلا شرما، ڈاکٹر رچا شرما کوشک، نہاریکا سنگھ، مہتاب جائسی، ایوب صدیقی، آلوک ترپاٹھی اور کانگریس کے سینکڑوں کارکنان نے گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔

آر ڈی ایس او میں احتسابی بیداری مہم 2025 کا آغاز

لکھنؤ۔آر ڈی ایس او نے 18 اگست سے 17 نومبر تک احتساب: ہماری مشترکہ ذمہ داری کے موضوع کے تحت احتسابی بیداری مہم 2025 کا آغاز کیا ہے۔اس موقع پر احتسابی نظامت کی جانب سے آر ڈی ایس او میں اعلیٰ کارکردگی کے لیے نظام میں بہتری کے عنوان پر ایک ویب بینار کا انعقاد کیا گیا، جس میں آر ڈی ایس او کی احتسابی نظامت کے افسران نے شرکاء سے خطاب کیا۔اس سیشن میں نمونہ جانچ کو آسان بنانے، فروشندہ (وینڈرز) کے انتظام کو مضبوط بنانے، ریلوے بورڈ کی تبادلے (روٹیشن) کی پالیسیوں کو نافذ کرنے اور مسلسل بہتری (Kaizen) کے تصور کو فروغ دینے جیسے اقدامات پر روشنی ڈالی گئی۔اس پروگرام میں لکھنؤ کے علاوہ ممبئی، دہلی، بنگلورو، کولکاتا، جے پور اور بھوپال میں واقع آر ڈی ایس او کی مختلف اکائیوں سے تقریباً 385 افسران و ملازمین نے بھرپور شرکت کی۔یہ مہم آر ڈی ایس او کی دیانت داری، شفافیت اور جواب دہی کے تئیں عزم کو ایک بار پھر مستحکم کرتی ہے۔

درگاہ شاہ میناشاہ میں جشن عید میلاد النبیؐ کا انعقاد

لکھنؤ۔کائنات میں کفر و شرک اور وحشت و بربریت کا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر تشریف لے گئے تقریباً چھ سو برس گزر چکے تھے۔ تعلیمات انبیاء کو لوگوں نے فراموش کر دیا تھا۔ کمزوروں، بیواؤں، یتیموں اور مظلوموں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ انسانیت سسک رہی تھی۔ بے حیائی اور برائی کا دور دورہ تھا۔ انسان جانور کے مانند زندگی گزار رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنے محبوب ہادیٔ اعظم پیغمبر عالم، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظلوموں، بے سہاروں، یتیموں اور بیواؤں کا مونس و غمخوار بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول شریف کو صبح صادق کے وقت دنیا میں جلوہ گر ہوئے اور انسانیت کو تاریکیوں سے نکال کر علم و آگہی کے اجالوں میں لے آئے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناشاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبیؐ سے خطاب کرتے ہوئے قاری محمد اسلام قادری نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ 12 ربیع الاول کے اس مبارک و مسعود دن کی یاد جشن عید میلاد النبیؐ کی شکل میں دنیا بھر کے مسلمان جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں اور اللہ کے احسان عظیم کو یاد کر کے اس کا شکر بجا لاتے ہیں۔ حدیث قدسی میں خود رب ذوالجلال فرماتا ہے اگر میں محمد مصطفیٰ کو پیدا نہ کرتا تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو پھر دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا۔ معلوم ہوا کائنات اور کائنات کی ساری بہاریں میلاد رسول مقبول کا صدقہ ہیں۔ پروگرام کی صدارت درگاہ کے متولی و سجادہ نشین پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے کی اور آغاز قاری محمد اجمل نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔

کاکوری کے بیتا نالے میں بزرگ کی لاش تیرتی ہوئی ملی، قتل کا الزام

کاکوری، لکھنؤ: منگل کے روز کاکوری تھانہ علاقے کے ٹکیت گنج میں واقع بیتا نالے میں ایک بزرگ کی لاش تیرتی ہوئی ملی، جس کے بعد پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔لاش ملنے کی خبر تیزی سے پھیل گئی، جس کے بعد جائے وقوعہ پر بڑی تعداد میں دیہاتی اور متوفی کے اہل خانہ جمع ہو گئے۔ متوفی کی شناخت گولا کواں کے رہائشی 60 سالہ پرمیشور راوت کے طور پر ہوئی ہے۔ اہل خانہ اور مقامی لوگوں نے سیدھے طور پر قتل کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ لاش کو نالے میں پھینکا گیا ہے، جس سے معاملہ مزید پیچیدہ ہو گیا ہے۔اہل خانہ کا الزام ہے کہ پرمیشور راوت کو زمین کے تنازعے کے سبب قتل کیا گیا۔ان کا کہنا ہے کہ کافی عرصے سے ان کا چند افراد کے ساتھ زمین کو لے کر جھگڑا چل رہا تھا۔انہیں شبہ ہے کہ اسی تنازعے کی وجہ سے پرمیشور راوت کو قتل کر دیا گیا اور پھر شناخت چھپانے اور ثبوت مٹانے کے ارادے سے لاش کو بیتا نالے میں پھینک دیا گیا۔اہل خانہ نے اس واقعے کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا ہے۔ دیہاتیوں کی اطلاع پر کاکوری پولیس موقع پر پہنچی۔ پولیس نے مقامی افراد کی مدد سے لاش کو نالے سے باہر نکالا۔ابتدائی تفتیش کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے تاکہ موت کی اصل وجہ معلوم کی جا سکے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ اس معاملے کو سلجھانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔ متوفی کے اہل خانہ نے اس سلسلے میں کاکوری تھانے میں تحریری شکایت دی ہے، جس میں انہوں نے کچھ افراد پر قتل کا الزام عائد کیا ہے۔